
بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان



حمد بیحد کے لائق وہ خالق کون و مکاں ہے جس کے قبضۂ قدرت میں تمام عالم کی جان ہے
اور درود و نامحدود اُن سرور کائنات پر شایاں ہے کہ جن کا نور باعث ظہور جہاں ہے۔
بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے خاکسار ازلی
محمد عنایت علی بیٹا محمد گلاب خاں کا پوتا محمد سکندر خاں کا ساکن قصبۂ کلانور
محلہ جیون خاں ضلع رہتک کمشنری دہلی ناظرین باتمکین کی خدمت میں عرض رسا ہے
کہ اس حقیر نے سنہ ۱۳۰۲ھ میں انشاء عنایت علی تصنیف کرکے پانچسو جلدیں چھپوائیں
شائقین کی حسن قدردانی سے دست بدست ایسی فروخت ہوئیں کہ ایک جلد تک باقی
نہ رہی جب وہ انشاء ہر صغیر و کبیر کے مرغوب الطبع ہوکے مطابع میں چھپکر کثرت سے
بکنے لگی تب اس حقیر کو یہ خیال ہوا کہ ایک کتاب بطور سوال و جواب اُردو زبان
میں ایسی سلیس لکھی جائے کہ جس سے طالب علموں کو خطوط کے لکھنے پڑھنے میں نہایت
آسانی ہو اور بعد مرگ زمانہ میں بطور یادگار اپنی نشانی رہے۔
چنانچہ سنہ ۱۳۰۴ھ میں بہ تحریر چند رقعات اوراق سفید کو سیاہ کرکے نام اُسکا
رقعات عنایت علی رکھا اللہ تعالےٰ مفید عام و نافع انام فرمائے
اگر بہ مقتضائے بشریت کوئی بیجا غلطی واقع ہوئی ہو تو اس سے ناظرین حق گزیں اس
مؤلف کو معاف فرمائے اصلاح دیویں اور جو صاحب اسکے پڑھنے سے فائدہ
اُٹھائیں للہ اس عاصی کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔

نظم

به فضلِ خدا و طفیلِ رسول — خلائق کی نظروں میں ہو یہ قبول

اسے جو پڑھے جلد ہو پُر تمیز — رہے تا قیامت یہ ہر دل عزیز

اور اس روزمرّہ کا چرچا رہے — شغل اس کا ہر وقت ہر جا رہے

ہیں رقعات اس میں نہایت سلیس — ہے طلبا اُردو کی گویا انیس

نہ اپنے سخن پر مجھے ناز ہے — یہ عاصی وے عرض پرداز ہے

جو ہوں حق گزیں اسکے پڑھنے سے شاد — دعا خیر سے مجھ کو فرمائیں یاد

اور یہ کتاب سات فصل پر مرتب ہوئی پہلی فصل میں ہر ایک کے القاب و آداب لکھنے کے طریقے دوسری فصل میں سوال و جواب چھوٹوں اور بڑوں کے تیسری فصل میں سوال و جواب برابر والوں کے چوتھی فصل میں تہنیت کے خطوط پانچویں فصل میں تعزیت کے خطوط چھٹی فصل میں تجارتی کاروباری خطوط ساتویں فصل میں طریقہ تحریر عرضی و رقعہ و تمسک و رسید فارغخطی ۔ رہن نامہ ۔ بیعنامہ ۔ تملیک نامہ ۔ وصیت نامہ ۔ اقرارنامہ نکاح نامہ طلاق نامہ ۔ سرخط ۔ پٹہ ۔ راضی نامہ ۔ تقسیم نامہ ۔ حاضر ضامنی ۔ مال ضامنی فعل ضامنی محضر نامہ ۔ مختار نامہ عام ۔ وکالت نامہ ۔

پوشیدہ نہ رہے کہ اوّل مرتبہ یہ کتاب سرسری طور پر لکھ کر چھپوا دی تھی ۱۳۰۹ھ میں بازاد چند رقعات بعد نظر ثانی درست کرکے پھر چھپوائی ۔

پہلی فصل میں ہر ایک کے القاب و آداب کے لکھنے کے طریقے

چونکہ اس وقت کے فصحاء و بلغا بڑے بڑے القاب لکھنا پسند نہیں کرتے لہذا مختصر لکھے

تصریح مراتب	مضمون القاب و آداب
باپ کو یہ لکھے	جناب قبلہ و کعبہ والد ماجد صاحب مدظلہ العالی۔ آداب تسلیمات خادمانہ و کورنشات فرزندانہ بجا لاکر عرض پرداز ہے۔
ماں کو یہ لکھے	والدہ ماجدہ میری مدظلہا بعد ادائے آداب فرزندی دست بستہ عرض رسا ہے۔
بیٹے کو یہ لکھے	فرزند دلبند اطال اللہ عمرہ بعد دعائے عمر خضری و طالع اسکندری واضح ہو کہ
دادا۔ نانا۔ چچا۔ خالو پھوپھا ماموں خسر کو یہ لکھے	جناب قبلہ گاہی صاحب دام اقبالہ۔ بشرائط تسلیمات نیازمندانہ و قواعد کورنشات فدویانہ بجا لاکر عرض کرتا ہے۔
دادی۔ نانی چچی۔ خالہ کو یہ لکھے	مخدومہ مکرمہ دام عظمتہا قواعد فدویانہ بجا لاکر عرض رسا ہے۔
پھوپھی۔ ممانی کو یہ لکھے	مکرمہ میری محترمہ۔ بعد ابلاغ تسلیم و تعظیم کے جو ذریعہ سعادت دارین ہے عرض کرتا ہے۔
بھتیجا۔ بھانجا۔ پوتا۔ نواسا داماد کو یہ لکھے	برخوردار سعادت آثار اطال اللہ عمرہ۔ بعد دعائے حصول سعادت ابدی مطالعہ کرو۔
حقیقی و مجازی بڑے بھائی کو یہ لکھے	اشرف الاخوان امیدگاہ برادران مدظلہم۔ تبلیغ مراسم تسلیم کے بعد ملتمس ہے۔
حقیقی و مجازی بڑی بھاوج کو یہ لکھے	رونق بخش دولتخانہ بھاوج صاحبہ دام الطافہا کورنشات نیازمندانہ کے بعد ملتمس ہے۔
حقیقی و مجازی بڑی بہن کو یہ لکھے	خواہر صاحبہ توجہ فرمائے برادراں سلمہا۔

تصریح مراتب	مضمون القاب و آداب
	بعد تقدیم لوازم تعظیم ملتمس ہے۔
حقیقی و مجازی چھوٹے بھائی کو یہ لکھے	عزیز القدر گرامی منش سلمہٗ۔ بعد دعائے خیر مدعا یہ ہے۔
مجازی بڑی بہن کو یہ لکھے	ہمشیرہ مکرمہ توجہ فرمائے برحال بندہ سلمہا بعد ادائے لوازم تعظیم ملتمس ہے۔
حقیقی چھوٹی بہن کو یہ لکھے	میری ہمشیرہ صغیرہ جیتی رہو دعائے درازی عمر کے بعد معلوم کرو کہ۔
مجازی چھوٹی بہن کو یہ لکھے	میری عزیزہ عصمت پناہی ہمیشہ حفاظت الٰہی میں رہو بعد دعائے طول حیات واضح ہو۔
بیٹی بھتیجی پوتی۔ نواسی بھانجی و شاگردنی کو یہ لکھے	نور چشمی راحت جان ہمیشہ حمایت سبحانی میں رہو۔ بعد ادعیہ وافیہ معلوم کرو۔
شوہر کو یہ لکھے	تسکین بخش خاطر بیقرار سلمہ اللہ الغفار۔ اشتیاق مواصلت و آرزوے مکالمت کے بعد ملتمس ہوں۔
بیوی کو یہ لکھے	محرم راز و مونس دمساز زاد محبتہا بعد شوق ملاقات جسمانی کہ موجب لذت زندگانی ہے مدعا نگار ہوں۔
اُستاد کو یہ لکھے	قبلہ خدائیگاں و قدر دان تلمیذاں دام فیوضہٗ۔ یہ خیر طلب مکتب ادب میں مؤدب بیٹھ کر سبق مدعا پڑھتا ہے۔
شاگرد کو یہ لکھے	تلمیذ عزیز سراپا تمیز زاد اللہ علمہٗ و ہنرہٗ پس از دعائے ترقی فہم و ذکا مطالعہ کرو۔
[illegible] کو یہ لکھے	جناب مولوی صاحب فضائل مآب دام فیضہم۔ مدرسہ عقیدت تمام و عبودیت میں بزانوے ادب بیٹھ کر کتاب مطلب کی درس کرتا ہے۔
[illegible] لکھے	پیر روشن ضمیر سلمہ الرب القدیر۔ شرائط تسلیمات مریدانہ و قواعد

مضمون القاب و آداب	تصریح مراتب
کورنشات معتقدانہ. بجالا کے عرض رسا ہے	
کابل الاتقیا و واثق الاعتقاد ہمیشہ راہ رضا پر رہو بعد دعائے حصول مقاصد کونین معلوم کرو۔	مرید کو یہ لکھے
فرازندۂ رایت شریعت مروج احکام فتوات دام عظمتہٗ بعد سلام سنت الاسلام کہ طریق اہل اسلام ہے واضح رائے عالی ہو۔	قاضی اور مفتی کو یہ لکھے
حکیم صاحب مسیح دوران سلامت۔ آپ کی ملاقات کو قوت روح سمجھ کر عارض حال ہوں۔	حکیم کو یہ لکھے
جناب میر صاحب زبدۂ سادات و ستودہ صفات عم نوالہٗ آداب و نیاز کے بعد گذارش کرتا ہوں۔	سید کو یہ لکھے
معدن لطف و کرم جناب شیخ صاحب دام کرمہٗ بعد ادائے مراسم اشتیاق ملتمس ہوں۔	شیخ کو یہ لکھے
جناب مرزا صاحب مجمع مکارم اخلاق بے پایاں دام لطفہٗ بعد آرزوے ملاقات واضح رائے ہو	مغل کو یہ لکھے
مشفق شفیق رفیق بالتحقیق زاد اشفاقہٗ پس از سلام علیک مدعا طراز ہوں	برابر والے کو یہ لکھے
خانصاحب مجمع خوبہائے بیکراں مصدر اخلاق بے پایاں دام اخلاقہم۔ بعد تبلیغ ہدیۂ سلام علیک مدعا طراز ہوں۔	پٹھان کو یہ لکھے
میرے ولی نعمت دام اقبالہٗ و افضالہٗ سر تسلیم آستانہ عجز پر رکھ کر عرض کرتا ہے۔	مخدوم یعنی آقا کو یہ لکھے
معتمد الخدمت مسمی فلاں کو معلوم ہو۔	خادم کو یہ لکھے
جناب نواب صاحب فیض مآب معلی القاب دام اقبالہٗ نہایت عجز و ادب سے دست بستہ خدمت والا میں عرض رسا ہے۔	نواب کو یہ لکھے

تصریح مراتب	مضمون القاب وآداب
حاکم مقتدر کو یہ لکھے	غریب پرور سلامت
وزیر و نیز ارا کین سلطنت کو یہ لکھے	بعز عرض عالی متعالی پہونچتا ہے۔
بادشاہ کو یہ لکھے	حضرت ظل اللہ خلد اللہ ملکہ ودولتہ

دوسری فصل میں سوال وجواب چھوٹوں اور بڑوں کے

سوال۔ اے میرے سرمایۂ زندگی۔ ماں باپ کیسے پیار و محبت سے اولاد کو پرورش کرتے ہیں اس کی پرورش و تعلیم میں کیسی کیسی تکلیف اپنے اوپر اُٹھاتے ہیں تو اولاد کو بھی لازم ہے کہ ماں باپ کو اپنی اطاعت گذاری سے خوش رکھے۔ کیونکہ لڑکے کو صرف اسی واسطے پرورش کرتے ہیں اور تعلیم دلاتے ہیں کہ وقت ضعیفی میں اس سے آرام ملے۔ مگر ابتدا ملازمت سے اس وقت تک ایک کوڑی خرچ کی تم نے نہیں بھیجی۔ بدون خرچ جیسی ہم پر تکلیف گذرہی ہے لائق تحریر نہیں۔ للعاقل تکفیہ الاشارۃ فقط۔

جواب۔ میرے والد ماجد مدظلہ العالی۔ والا نامہ صادر ہوا معزز فرمایا واقعی خدا و رسول کے بعد بزرگ ماں باپ ہیں کیونکہ سبب تمام سامان ظاہری کے ہوئے اُن کا ادب و لحاظ سچے دل سے کرے جہاں تک ہو سکے ان کی خدمت گذاری و فرمانبرداری میں قصور نہ کرے جس قدر اُن کی خدمت کرے اُن پر احسان نہ دھرے بلکہ شرم کرے ان کا حق زیادہ ہے چونکہ حالت موجودہ سے پہلے بوجہ تقلیل تنخواہ خرچ بھیجنے سے قاصر تھا آیندہ خرچ بھیجنے میں کمی نہ کروں گا مبلغ دو سو روپیہ بذریعہ منی آرڈر مرسل ہیں ڈاک خانہ کلانور سے وصول فرما کر رسید بھیجیے فقط۔

سوال۔ برخوردار نور بصر بے خبر از حال پدر خط لکھتے لکھتے ہاتھ تھکے قلم گھسا مگر تمھاری عقل پر کیا پتھر پڑ گئے کہ نہ خط بھیجا نہ خطوں کا جواب لکھا شاباش

جزاک اللہ یہی چاہیے جوہر دانائی اسی کا نام ہے بھلا ماں باپ سے اب کیا کام ہے یہ نہیں سمجھتے کہ جس نے خدمت والدین کی جنت مول لی۔ الجنۃ تحت اقدام امہاتکم یعنی جنت ہے نیچے قدم والدین تمہارے کے اس میں تمہارا شکوہ نہیں زمانہ کی خوبی ہے تیرھویں صدی کی اسلوبی ہے میں نے چاہا تھا کہ اب تم کو خط نہ لکھوں لیکن تمہارا سا دل کہاں سے لاؤں ہمارا حال دیکھ کر دشمن کو خوشی دوست کو رنج ہوتا ہے۔ تہیدستی میں ندامت کے سوا اور کیا ہوتا ہے۔ الغرض بڑھاپے کے دن نکمے ہوتے ہیں دنیا میں اور کوئی اس سے زیادہ مصیبت نہیں۔ اے بیٹا؟ کیا ہمارا دم ہے نہ جینے کی خوشی نہ مرنے کا غم ہے۔ اب زیست ہماری باُمید مرگ ہے۔ ہماری زندگی کا اعتبار کیا تم عصائے پیری ہو ہمارا خط کاسۂ گدائی ہے سمجھو یا نہ سمجھو تم کو اختیار ہے۔ فقط۔

جواب۔ قبلۂ حاجات دوجہانی دام ظلکم۔ مفخر نامہ نفاذ پذیر ہوا فدوی نے ذریعہ افتخار سمجھا۔ واقعی خدمت والدین اولاد پر فرض ہے۔ اُن کی اطاعت سعادت دارین ہے اولاد سر بسر والدین کی پرورش یافتہ ہے اُس کی پرورش و پرداخت میں بخوشی اپنی آرام کو ترک کر کے تکلیف کو گوارا کرتے ہیں۔ پس والدین سے زیادہ ہمدرد اولاد دنیا میں کوئی نہیں جو ان کی خدمت گذاری و فرمانبرداری سے منحرف ہے وہ لاکلام دوزخی ہے اولاد کتنی ہی خدمت کرے مگر حق تو یوں ہے کہ ماں باپ کا حق ادا نہیں ہوتا۔ خدا اور رسول شاہد ہیں کہ میں آپ کو اپنے سر پر غنیمت سمجھتا ہوں خداوند کریم آپ کے سایہ بلند پایہ کو میرے سر پر ہمیشہ قائم رکھے کمترین بکار سرکار کلکتہ گیا ہوا تھا پرسوں واپس آیا ہے سردست مبلغ پچاس روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں وصولی سے آگاہی بخشئے فقط۔

سوال۔ برخوردار غفلت شعار آفریں صد آفریں۔ عرصہ ہوا کہ مبلغ پانچ روپیہ تم نے بھیجے تھے ہم نے لکھ دیا تھا کہ آنسوؤں سے پیاس نہیں بجھتی پھر تم نے خیال نہ کیا کہ میرا باپ کیا کھاتا پیتا ہے کیونکر جیتا ہے لالہ جمنا داس سے پچاس روپیہ قرض لیے

مجھے دو ہی مہینہ کے علاج بیماری دکھانے پینے میں صرف ہوگئے ضعیفی میں بیماری مفلسی
میں قرضداری خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے مصرعہ

جوانی چین سے گذری بڑھاپے میں مصیبت ہے

خیال تو کرو کیسی کیسی تکلیف سے تم کو پرورش کیا اور کس کس محنت سے تم کو پڑھوا کر
نوکر کرایا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے حال سے غافل ہو تم چین کرو ہم فاقہ کریں
تم کھاؤ اور ہم منھ دیکھیں۔ بڑا رونا رزق کا ہے رزق ملے تو پھر کیا غم ہے
میں تمھاری طرف سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ ہر طرح اپنی قسمت کو رو بیٹھا تمھارا کچھ قصور
نہیں اپنی تقدیر کی خوبی ہے۔ اگر ہمارے دن سیدھے ہوتے تو تم خبرگیراں رہتے
اے بیٹا! خوش رہو آباد رہو ہمارا تو انھیں فکروں میں کسی دن کوچ ہوجاویگا فقط۔

جواب۔ جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلکم۔
فدوی سے ایک کام میں سہواً غلطی ہوگئی تھی اس کی جوابدہی میں چار مہینہ تک
پریشان رہا۔ لیکن خدا کے فضل سے حاکم منصف کی رائے میں وہ قصور عمداً
ثابت نہ ہوا معاف کردیا۔ اسی وجہ سے ارسال خرچ میں توقف ہوا سررشتہ دار
عدالت ہذا مجھ سے عداوت رکھتا ہے جب میرا دامن پاک ہے تو مجھ کو اس سے کیا
باک ہے نیت میری درست دشمن قوی ہیں سست اپنے خدا پر نظر رکھ کر کام متعلقہ
کو ہوشیاری سے انجام دیتا ہوں فی الحال مبلغ سو روپیہ معرفت محمد کمال بھیجتا ہوں
وصولی سے آگاہی فرمائیے فقط۔

سوال۔ برخوردار فراموش کار۔ ہم نے بہ طلبی خرچ کئی خط تمھارے پاس بھیجے
مگر با وصف انتظار نہ خرچ آیا نہ کسی خط کا جواب پایا۔ ہر چند بذریعہ تحریر تم کو سمجھایا
لیکن افسوس ہمارا کہنا تمھارے خیال میں نہ آیا واقعی میں بڑا بیحیا ہوں جو بار بار تم کو
لکھتا ہوں الا کیا کروں بے لکھے کچھ بن نہیں آتی ارے میاں ہمارا خیال نہ سہی، اپنے
بچوں کے تو خبرگیراں ہوئے ہوتے دس بارہ آدمیوں کا خرچ و نیز روزمرہ کا صرف
آوے تو کہاں سے آوے ہر طرف سے لاؤ لاؤ بتاؤ کہاں سے لاؤں تہیدستی

مگر مدت

مفلسی کی پریشانی غلہ کی گرانی جثہ ضعیف اس سن میں یہ تکلیف حالت بڑھاپے میں گردشِ تقدیر
کیا دکھاتی ہے عقل حیران ہے کیا کروں کدھر جاؤں خدا جانے کس شغل میں ہو تم کو
خوف خدا نہیں ایسے وقت میں یہ غفلت پہلے تمھارا ایسا مزاج نہ تھا بے
مانگے خرچ بھیجتے تھے اب مانگنے سے بھی مُنھ چھپاتے ہو نہیں معلوم تم کس طرح
کھاتے پیتے ہو ہمارا یہ حال تمھارا یہ خیال واللہ بارے فکر کے بوٹیاں نوچتا ہوں
زندہ ہوں لیکن مردہ سے بدتر ہوں فکر کی صعوبت کا متحمل نہیں کبھی اسی مصیبت میں
قالب سے روح نکل جائے گی۔ بس تمھارا رنگ ڈھنگ دیکھ لیا اور کیا لکھوں
انتہا تحریر کی ہو چکی فقط۔

جواب۔ قبلہ صوری و معنوی دام مجدہٗ۔ تاریخ ۴ فروری کو حکم محکمہ کمشنری بنام
فدوی اس مضمون کا صادر ہوا کہ تم ایک ہفتہ کے واسطے بکار سرکار فوراً یہاں آؤ
بندگی بیچارگی حکم پہونچتے ہی میں روانہ ہو کر محکمہ کمشنری میں پہونچا۔ وہاں تین مہینے
لگ گئے یکم مئی کو خاص اپنے مقام پر واپس آیا آپ کے مفخر نامہ جات سے جو میری
عدم موجودگی میں نافذ ہوئے تھے مشرف ہوا چنانچہ مبلغ دو سو روپیہ بتوسل
ڈاک خانہ خدمت عالی میں بھیجتا ہوں وصول فرما کر آگاہی بخشیے۔ اے قبلہ برحق
آپ کا مجھ پر بڑا حق ہے۔ یہ خاکسار آپ کی خدمت گذاری کو ہر طرح اپنا
فخر سمجھتا ہے فقط۔

سوال۔ حضرت والد ماجد مدظلہ العالی۔ نہایت عجز و ادب سے عرض کرتا ہوں
کہ عرصۂ دو ماہ سے والا نامہ صادر نہ ہوا۔ اس سبب سے ہر وقت طبیعت متفکر رہتی
ہے۔ امید کہ کیفیت مزاج وہاج خود بدولت سے مفصل اطلاع بخشیے دو سو روپیہ
فدوی نے ڈاک خانہ سے روانہ کیے ہیں۔ وصول فرمائیے امسال یہاں کال ہوا
بارش ایسی ہوئی کہ بوئے ہوئے دانے بہہ گئے۔ جنھوں نے نہیں بوئے تھے وہ
بونے سے رہ گئے فقط۔

جواب۔ جان پدر نور نظر۔ خط مسرت نمط تمھارا آیا دو سو روپیہ ڈاک خانہ سے وصول

پائے۔ بیٹا! ہمارا کیا حال پوچھتے ہو حواس میں فتور نسیان کا دور چلنے پھرنے سے
مجبور حال روز بروز ابتر ہوتا جاتا ہے پوست و استخوان جسم ناتوان میں باقی ہے
سب اعضاء جواب دے گئے ہر وقت طبیعت علیل زندگی کے دن قلیل رحلت
کی دلیل آئے دن بیمار رہتا ہوں طاقت یک قلم نہ رہی۔ حکیم ہمیں وہ انہیں بجز خدا
دوسرا نہیں اے میرے باعث تاب و تواں جس طرح ہو سکے جلد آؤ حال دیکھ
جاؤ اب میرے جینے کا کیا اعتبار ہے خدا جانے آج گیا ہے کل گیا ہو۔
میں تو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں۔ موت کا منتظر ہوں مہمان ہوں چراغ
سحری ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے دیدار کی تمنا میں کسی دن
کوچ ہو جاوے فقط۔

سوال۔ عصائے پیری و ناتوانی برخوردار محمد جیلانی گرمی کے موسم میں تو یہ
گھر بھاڑ سے بدتر تھا ہی اب برسات آئی تو یہ مصیبت و تباہی ہم پر لائی کہ
کوٹھری کیچڑ سے بھری ہوئی ہے دالان میں دلدل اسباب بہا بہا پھرتا ہے۔
چارپائی ہاتھوں ہاتھ چاروں کونے دوڑتی ہے۔ رہی سہی حیثیت برسات
نے بگاڑ دی شاہراہ کی طرف کی دیوار منہدم ہو گئی مکان بے پردہ ہو گیا دروازہ
ہیں یا زدو نہ چوکھٹ شاہراہ کے آنے جانے والوں سے ہر دم کی لڑائی اور
کھٹ پٹ۔ خلق خدا دیکھ کر ہنستی ہے۔ چور اُچکے کے ڈر سے پہاڑ سی رات
جاگتے کٹتی ہے۔ روپیہ جلد بھیجو چشم براہ سمجھو تاکہ درستی مکان کروا کے
حرمت کے ساتھ رہیں فقط۔

جواب۔ قبلہ کونین دام مجدکم۔ خدا جانے کس زمانے کا وہ مکان بنا ہوا ہے
جو باوصف مرمت ہونے ہر سال کے کچھ آرام نہیں ملتا بندہ کی منشاء دلی یہ ہے
کہ وہ مکان مسمار کرا کے از سر نو پختہ بنوایا جائے۔ چنانچہ تین ہزار روپیہ
خدمت فیض درجت میں بھیجتا ہوں ہر موسم کے لائق تعمیر کرائیے مکان کا صحن فراخ
رکھوائیے تاکہ ہر طرف سے ہوا اس میں آسکے قریب زنانہ مکان کے مردانہ

نشست گاہ بنوایئے بہر کیف مکان دلچسپ اور وسیع ہو باغ میں چاہ پختہ واقع ہو جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو طلب فرمایئے بلا عذر روانہ خدمت بابرکت میں کرتا رہوں گا فقط۔

سوال۔ قبلۂ دین و دنیا دام ظلکم۔ فدوی کو بوجہ بیکاری انتشار تھا کہ اب کیونکر اوقات بسر ہوگی مگر مسبب مطلق نے حالت اضطراب میں یہ رحم فرمایا کہ تاریخ ۱۵ دسمبر کو صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع نے از راہ قدردانی و فیض رسانی خدمت نائب تحصیلداری پر بندہ کو مقرر کیا خدا ایسے حاکم شرفا پرور کو خوش رکھے گو تمنا دیرینہ بر آئی لیکن درست بر آئی اُمیدواری میں ایذا بہت اُٹھائی اِلّا نوکری خاطر خواہ ہاتھ آئی شکر کا مقام ہے کہ انجام بخیر ہوا فقط۔

جواب۔ فرزند دانشمند تمہارے نائب تحصیلدار ہونے سے ہماری اُمید بر آئی ساجد بدرگاہ احدیت ہو کر یہ شعر پڑھا ؎

اے خدا قربان احسانت شوم | این چہ احسان است قربانت شوم

بیٹا بہت سمجھ بوجھ کر کام کرنا حرص اور نفسانیت کو مزاج میں دخل نہ دینا حسن انتظام و خیر خواہی کے التزام سے اپنے حاکم کو خوش رکھنا شعلۂ غضب کو آب حلم سے بجھانا وسوسۂ شیطانی سے اپنے دل کو بچا کے راستی پر رہنا کسی کی خاطر سے کسی کی حق تلفی نہ کرنا ہر وقت خدا سے ڈرنا چال چلن کی عمدگی کا خیال رکھنا۔ کام خراب نہ کرنا بُری صحبت سے بچنا خوشامدی بہت ہوتے ہیں دوست خیر خواہ ناصح دلسوز نہیں ملتا بہت سی باتیں ملاقات پر منحصر ہیں تپ و لرزہ یہاں عالمگیر ہے گرفتار مصیبت ہر برنا و پیر ہے فقط۔

سوال۔ عزیز وافر تمیز۔ ہر والدین پر فرض ہے کہ حتی المقدور اپنی حیثیت اور آمدنی کے موافق اپنے لڑکے کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلاویں و ہنر معقول سکھاویں سو اب خدا فضل سے برخوردار لطف علی خاں مدعمرہ پانچ برس کا ہوا اس کی تعلیم کے واسطے معلم ادیب و نیک چلن و خوش مزاج ایسا بہم پہونچاؤ کہ جس سے علاوہ

تحصیل علم کے درستی اخلاق کی اُمید ہو کیونکہ جیسا سکھانے والا سکھاتا ہے ویسا ہی سیکھنے والا سیکھتا ہے استاد بد اخلاق اور معیوب کی صحبت طلباء کے حق میں زہر قاتل سے بھی زیادہ بد اثر ثابت ہوئی ہے فقط۔

جواب۔ سرپرست ما فدویان۔ نامۂ عالی کے صادر ہونے سے بندہ کی نہایت عزت ہوئی اللہ تعالیٰ تا دور شمس و قمر آپ کو سلامت رکھے برخوردار لطف علی خاں گالیاں دینا حجت کرنا چلانا و مچلنا مطلق نہیں جانتا۔ جب اس سے کوئی حرکت، بد خلقی و بے ادبی کی ظہور پذیر ہوتی ہے تو میں اس سے تنہائی میں منع کر دیتا ہوں۔ ہر روز بڑی فجر سے اُٹھ کر دیوان خانہ میں آتا ہے پانچوں وقت نماز میرے ساتھ ادا کرتا ہے یہ اس کی سعادت مندی و بلند اقبالی کے آثار نمایاں ہیں۔ ہفتہ عشرہ میں دہلی جا کر حسب منشاء عالی ایک معلم تجویز کر کے لاؤں گا فقط۔

سوال۔ سرمایۂ سعادت۔ عرصہ سے تمہارا خط نہیں آیا۔ موجب توقف کیا ہے لکھو۔ اے برخوردار اس زمانہ میں اکثر بیوقوف لوگ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ دیکھو فلانا ہمعصر تھوڑا لکھنا پڑھنا سیکھ کر فلاں محکمہ میں نوکر ہو کر اپنی اوقات بسر کرتا ہے ہم کو کیا ضرورت ہے کہ رات دن در دسری سے اپنی جان کو مفت میں گنوائیں آؤ ہم بھی کچھ نہ کچھ ملازمت کے مزے اُڑائیں جب یہ بات اُن کے دل میں جم جاتی ہے تو کتب علم کو بالائے طاق رکھ کر طالب روزگار پھرتے ہیں حسب لیاقت کسی نے اُن کو کوئی کام سپرد کیا تو اول چار۔ پانچ روپیہ ماہوار پر خوش ہو گئے پھر جب تنخواہ اُن کو مکتفی نہ ہوئی تب اُس وقت مشکل آ پڑی زیادہ لیاقت نہیں کہ ترقی ہو یا کسی محکمۂ عالیہ میں نوکر ہو جاویں بقول ع

کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

الغرض جب انسان اپنے وجود میں کمالات پیدا نہیں کرتا ہے۔ اور کسب علوم عجیبہ و فنون غریبہ کے سیکھنے میں سُستی روا رکھتا ہے تو اس کی حالت کیسے درست ہو سکتی ہے۔ نہیں نہیں ہرگز نہیں پس تم کسی کی واہی تباہی باتوں پر خیال نہ کر کے

تحصیل علم میں بدل و جان مصروف رہو کیونکہ ؎
علم سے عقل۔ عقل سے تدبیر اس سے حاصل مرادہائے کثیر

جواب۔ جناب قبلہ چچا صاحب دام افضالہٗ۔ عالی نامہ نفاذ پذیر ہوا سرفراز فرمایا
عرصہٗ دو ماہ سے اس قصبہ و نیز گرد و نواح کے باشندوں کو امراض بخار و اسہال
و ہیضہ نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ چنانچہ فدوی بھی عارضۂ بخار و ہیضہ میں مبتلا
تھا اب خدا کے فضل سے صحتِ کلی ہے عارضہ دامنگیر ہونے کی وجہ سے خطوں
کے بھیجنے میں تاخیر ہوتی تھی یہ حقیر بہبودی اپنی سمجھ کر ہر وقت لکھنے پڑھنے میں مصروف
رہتا ہے فقط۔

سوال۔ برخوردار خفتہ بخت۔ ہم نے سنا ہے کہ تحصیل علم کی طرف تمہاری طبیعت
بالکل مائل نہیں ہوتی ڈانواں ڈول پھرتے ہو یہ حال سن کر بمقتضائے فرط محبت و
مزید الفت۔ ہم کو کمال ملال ہوا افسوس تم کو یہ نہیں معلوم کہ صرف علم و ہنر سے ہی
انسان حیوان سے اشرف ہے ورنہ اس میں اور اُس میں فرق ہی کیا ہے بشر کی
عزت بڑھتی ہے تو علم سے دولت و منزلت بڑھتی ہے تو علم سے غرض کہ سب
نعمتیں اسی سے میسر ہوتی ہیں دنیا کی بہتری و عاقبت بہبودی کے لیے
کوئی آلہ نہیں ؎

لازم ہے آدمی کو کرے جستجوے علم لہو لعب سے کوئی رذالت سوا نہیں
غفلت کو کاہلی کو نہ دے دخل آدمی ہو پیر بھی تو اُس کو کھولت روا نہیں

پس تم تحصیل علم میں رات و دن مصروف رہو تاکید جانو فقط۔

جواب۔ قبلہٗ و کعبہ بندہ دام ظلہٗ۔ مفخر نامہ پہونچا۔ مفاخرت کونین حاصل ہوئی اے
قبلہٗ عالم علم کوئی ایسی چیز نہیں جو بغیر عمدہ طریقہ و بدون معلّم لائق و بہترین سامان
کے آسان طور سے آجاوے جب تک بندہ کے واسطے اچھا تعلیم کا ذریعہ تجویز نہ
فرمائیے گا تحصیل علم ممکن نہیں۔ بہر حال بندہ ہر وقت لکھنے پڑھنے میں مصروف
رہتا ہے۔ اطلاعاً عرض کیا فقط۔

جواب ۔ برخوردار سعادت آثار ۔ تمھارا لخصیص علم میں مصروف ہونا موجب خوشی کا ہے سنو جسے علم نہیں وہ اندھا ہے اگرچہ آنکھوں سے دیکھتا ہے علم وہ چیز ہے کہ جس کی قوت سے مشکل حل ہوتی ہے غنی وہ ہے جس کو دولت علم حاصل ہو کیونکہ نہ اس کو چور لیوے نہ اس پر کوئی دعویٰ کر سکے جتنی خرچ کرو اتنی بڑھے علم جوہر بے بہا انسان کی زیب و زینت ہے جس میں یہ ہو وہ ہر دلعزیز ہے ۔ ہر کو دریافت دریافت عقلمندوں کا وقت لکھنے پڑھنے میں گذرتا ہے نادانوں کی زندگی بیہودہ گوئی و خواب غفلت میں گذرتی ہے ۔ تم علم کے سیکھنے میں ہرگز کاہلی نہ کرو ۔ خطوں میں مختصر عبارت پُر از مطلب نہایت سلیس لکھو کہ سامع سُنکر تمھارے الفاظ ملائم اور روزمرّہ محاورہ مناسب کو پسند کرے فقط ۔

جواب الجواب ۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب ۔ مفاخرت نامہ نے پہونچکر افتخار بخشا اللہ تعالےٰ آپ کی ذات بابرکات کو میرے سر پر دائم و قائم رکھے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس امر میں آپ ارشاد فرمائیں میں اس سے غافل رہوں ۔ قبلہ گاہا بجز لکھنے پڑھنے کے کمترین کو کسی امر کا خیال نہیں ۔ اطمینان فرمائیے فقط ۔

سوال ۔ برخوردار ناپسندیدہ اطوار سب سے زیادہ ہم کو یہ افسوس ہے کہ تم نے اب تک کچھ علم نہیں پڑھا ۔ جگہ جگہ تمھاری جہالت کا چرچا ہے ہرچند کہ میرا قلم نصیحت کے قصص لکھتے لکھتے گھس گیا ہاتھ تھک گیا مگر تمھارے دل پر اُس کا ذرا بھی اثر نہ ہوا ؎

گفتہ گفتہ من شُدم بسیار گو از شما یک تن نہ شد اسرار جو

ہائے افسوس تحصیل علم سے باز رہنا و عمر عزیز کو بطالت میں تلف کرنا بڑی نادانی اور کمبختی کی نشانی ہے اب بھی اگر تم کمال استقلال و ثبات دلی سے علم کے سیکھنے میں محنت کرو امید ہے کہ تاریکی جہالت کی تمھارے دل سے دور ہو جاوے گی اور تمھارے وجود پر سنگ پارس کی تعریف صادق

آئے گی ۔

میاموز جز علم گر عاقلی	کہ بے علم بودن بود غافلی

جواب ۔ ملجائے فرزنداں مدظلہٗ ۔ گرامی نامہ نصیحت شمامہ صادر ہوا اعزاز بخشا۔ بخدا مجھ کو تحصیل علم کا کمال شوق ہے اور ہردم یہ خیال ہے کہ جہاں تک ہوسکے تحصیل علم میں ترقی کرتا جاؤں سوائے لکھنے پڑھنے کے کسی کام میں مصروف نہ ہوں مگر کیا کروں عرصہ دو ماہ سے عارضہ بخار میں مبتلا ہوں حکیم نہیں دوا نہیں طبیعت رو بصحت کیونکر ہو اکثر ہندوستانی لوگ جو نسخہ علاج الغربا۔ طب احسانی۔ بغل میں دابے حکیم یونانی بنے پھرتے ہیں اُن سے علاج کرنا مناسب نہیں کیونکہ وہ تشخیص بیماری کی اچھی طرح نہیں کرسکتے قطع نظر اس کے ستیاناس ہوجائے میاں کے عطاروں کا کہ گلی سڑی دوائیاں رکھتے ہیں جن سے بجائے فائدے کے اکثر ضرر ہوتا ہے ایسی صورت میں بشرط اجازت خدمت عالی میں حاضر ہوکر علاج ڈاکٹری کرانا چاہتا ہوں فقط ۔

سوال ۔ سعادت نشان برخوردار ظفر علی خاں زاد علمہٗ ۔

دعائے حصول علم کے بعد واضح ہو کہ مدت سے خط تمھارا نہیں آیا اس لیے طبیعت از حد پریشان ہے ۔ لازم ہے دو کلمہ خیریت سے جلد خوش کرو تحصیل علم میں بدل و جان ساعی رہو کیونکہ عقل کا عروج ذہانت کا صعود تحصیل علوم و تکمیل فنون پر منحصر ہے جس قدر انسان علم و ہنر میں ترقی کرے گا اُسی قدر اُس کی عقل و فہم میں ترقی ہوگی ۔ انسان کو ہر حال میں مناسب ہے کہ حتی المقدور تحصیل علوم میں سعی بلیغہ عمل میں لاکر ظرف عقل کو صفائی دیوے تاکہ سعادت دارین حاصل ہو علم کا ثمرہ عمل ہے جس عالم میں عمل نہیں وہ مانند درخت بے ثمر کے ہے بلکہ بدرجہا اُس سے بدتر ہے فقط ۔

جواب ۔ جناب پھوپھا صاحب دام اقبالہٗ ۔ نصیحت نامہ فیض شمامہ صادر ہوا۔ معزز فرمایا ۔ فدوی دنیا و عقبیٰ میں اپنی سرخروئی سمجھ کر ہر وقت پڑھنے لکھنے میں

کہ جب انسان پر گردش مشغول رہتا ہے اور علم سیکھنا زیادہ تر اس لیے ضروری ہے زمانہ سے کوئی آفت ناگہانی و حادثہ آسمانی وارد ہوجاتا ہے تو وہ اپنے علم و عقل کے زور سے ایسی تدابیر صائب اخراج کرتا ہے کہ غم و الم سے آزادی پاجاتا ہے۔ برخلاف جاہل خالی الذہن کے کہ جب کوئی صعوبت اس پر نازل ہوجائے تو تمام عمر اُسی میں مبتلا رہتا ہے کیا مقدور کہ کوئی تدبیر اپنی دانائی سے مخلصی کی نکال سکے ہرچند اپنی طرف سے کوشش کرتا ہے مگر وہ اُلٹی ہی پڑتی ہے فقط۔

سوال۔ وائے میرے برخوردار کب تک خواب غفلت میں پڑے رہو گے جاگو جاگو ہوشیار ہو علم حاصل کرو۔ انسان دنیا و آخرت میں محض اس کی بدولت عزّت و وقعت پاتا ہے حتیٰ کہ مقبول بارگاہ الٰہی ہوجاتا ہے۔ جو شخص اس دولت کو حاصل نہیں کرتا وہ دست نگر دیگر ہوتا ہے اور کوڑی کوڑی کو دربدر محتاج پھرتا ہے ؎

نیک و بد کی تمیز علم سے ہے — سب کے دل میں عزیز علم سے ہے
رُخ غیرت پہ نور علم سے ہے — زیب علم و شعور علم سے ہے

ہائے غضب تم ایسی بے بہا نعمت کو حاصل نہیں کرتے بیہودہ کاموں میں تضیع وقات کرتے ہو حالانکہ ایک مولوی فاضل کامل تمہاری تعلیم کے لیے گھر پر موجود ہیں پھر بھی تم نے کچھ حاصل نہیں کیا مقتضائے دانشمندی یہ ہے کہ محنت کر کے علم سیکھ لو کیونکہ ؎

علم ہی سے قدر ہے انساں کی — ہے وہی انسان جو جاہل نہیں

زیادہ والدعا فقط۔

جواب۔ قبلہ گاہا۔ بیشک علم کے پڑھنے سے انسان خدا اور رسول کو پہچانتا ہے۔ ادب و تہذیب سے کامیاب ہوتا ہے۔ حیوان سے انسان کو بڑائی باعتبار علم کے ہے ورنہ انسان بے علم گو کہ صورت انسان کی ہو لیکن سیرت میں حیوان ہے

بس باوجود میسّر ہونے سب سامان کے جان بوجھ کر کے تحصیل علم میں غفلت کروں
تو عین میری بیوقوفی ہے چنانچہ بندہ کے لکھنے پڑھنے کی صداقت میں جناب مولوی
صاحب کی تحریر بمرشتہ عریضہ ہذا ہے۔ اور یہ لکھنا آپ کا کہ جو شخص علم حاصل
نہیں کرتا وہ کوڑی کوڑی کے لیے دربدر محتاج پھرتا ہے گستاخی معاف کمترین اسکا
قائل نہیں کیونکہ نصیب خاں کو دیکھیے کہ باوصف پوری تحصیل علم عربی وفارسی
کے ہر روز کاسۂ رزق ہاتھ میں لیے دربدر ٹکریں مارتے اور گھر بگھر
دامن آرزو پھیلائے پھرتے ہیں کہیں سے روکھی سوکھی نان جویں میسّر ہو جاتی
ہے اور کہیں سے صاف جواب ہی ملتا ہے غرضکہ شب و روز ان کا یہ ہی
حال رہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ علم سے سب نعمتیں حاصل ہوتی ہیں گر دولت
حاصل نہیں ہوتی بمصداق ؎

ملتی ہے قضا اور قدر سے دولت	ہاتھ آتی ہے کب علم و ہنر سے دولت
مانوس ہے بل احمق و خر سے دولت	جو علم و ہنر رکھتے ہیں وہ ہیں محروم

زیادہ حد ادب فقط۔

سوال۔ اے میرے عزیز تم کو یہ معلوم نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور ہم کو
کیا کرنا چاہیے۔ تم اپنے اوقات کو محض غفلت میں بسر کرتے ہو۔ تمھاری
بے علمی اور غفلت پر نہایت افسوس کرتا ہوں اور بار بار لکھتا ہوں اور
فواعد علم کے بتلاتا ہوں اے میرے پیارے بھائی تم کو تحصیل علم کا عادی ہونا چاہیے
مگر تم کو میری نصیحت کارگر نہیں ہوتی اس کا کیا سبب ہے جو تم اپنے آپ کو علم
کی نعمت سے محروم رکھتے ہو۔ دیکھو تمھارے جمع میں جب عالم و فاضل آتے
ہیں تو ان کی کیسی عزّت و آبرو کرتے ہو۔ اپنی جگہ چھوڑ کر اعلیٰ درجہ پر ان کو بٹھاتے
ہو جو وہ کہتے ہیں آمنّا صدّقنا کے سوائے کسی طرح کا اعتراض نہیں کرتے یہ سب
توقیر و منزلت ان کی علم سے ہوتی ہے پھر بھی ایسے شخصوں کی توقیر دیکھ کر تم کو
علم سیکھنے کا خیال نہیں ہوتا والدعا فقط۔

جواب - اجی صاحب یہ تو میں پہلے ہی آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ میری ہمدردی کا یہاں کسی کو مطلق خیال ہی نہیں نہ پڑھانے لکھانے کی کسی کو خواہش نہ میری صحت و عافیت کا کوئی خواہاں اس لیے میرا پورا ارادہ اور دلی آرزو ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم عربی حاصل کروں مجھے امید ہے کہ آپ سچے دل سے مجھے طلب فرمائیں گے فقط -

سوال - برخوردار ناکامگار - خط تمھارا آیا ہم نے دیکھا نہ خط درست نہ مضمون چُست انشا سے بیگانگی ظاہر سبحان اللہ اسی شعور و لیاقت پر روزگار کرنے کا حوصلہ ہے چاکری مالی کو علمی لیاقت چاہیے افسوس تم کو پڑھتے ہوے چھ برس ہوے مگر ہنوز طریقہ تعلیم تحریر معلوم نہ ہوا حالانکہ سب سامان لیاقت و علمیت حاصل کرنے کا مہیا تھا مگر پھر بھی تحصیل علم میں تم نے غفلت کی بُرا کیا محنت نہ کی - کیا تم کو کسی کی نصیحت اثر پذیر نہیں ہوئی جو تحصیل علم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اس تمھارے مفت اوقات ضائع ہونے پر ہم کو سخت ملال ہوتا ہے - بہتر ہے اب بھی سمجھو ورنہ پچھتاؤ گے - مصرعہ

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

تم فضل الٰہی سے ذہین ہو تھوڑے دنوں کی محنت میں پوری استعداد حاصل کر لو گے اگر طریقہ تعلیم میں بے تدبیری ہے تو اطلاع دو کہ اس کی تدبیر کی جاوے فقط -

جواب - سرپرست بندہ جناب چچا صاحب دام اقبالہٗ - بعد ابلاغ مراسم نیاز عرض پرداز ہے مفاخرت نامہ کے صادر ہونے سے اس احقر کو فخر ہوا - واقعی فدوی کے پڑھنے میں جواب تک ابتری رہی وہ صرف معلموں کی بے تدبیری سے رہی اوقات ضائع نہ ہو تو کیا ہو نوشت و خواند سے جلد فارغ کیونکر ہوں - ان دنوں یہاں مرض ہیضہ کا زیادہ زور و شور ہے - ہر شخص زندہ درگور ہے - کسی کو بھوک نہ پیاس زندگی سے یاس بستیاں ویران محلے سنسان ہو گئے خدا اپنی رحمت سے

اس زحمت کو دور کرے فقط۔

سوال۔ مکھدوم بندہ تسلیم۔ آپ نے کئی سکس کچہری میں نوکر کرائے۔ اب
پھدوی بھی لکھ پڑھ کر بھارگ ہوا اس واسطے ارادہ روجگار کرنے کا ہے۔ آپ
بیس روپیہ کھرچ کو بھیج دیں تاکہ کھدمت پھیجدرجت میں حاجر ہوں میرا کھت اسوکھت
کسی کدر کچا ہے یکین ہے کہ کچہڑی کے کام کی مسک میں پکتا ہو جاوے گا فقط۔

جواب۔ برخوردار نافہمید۔ خط تمھارا آیا حال معلوم ہوا۔ تمھاری علمیت کی
یہاں تک مٹی خراب ہے کہ مبتدی لڑکوں نے پڑھ کر قہقہہ مارا تم نے مخدوم کو مکھدوم
شخص کو سکس، کچہری کو کچہڑی، فدوی کو پھدوی، فارغ کو بھارگ۔ غرضیکہ
تھوڑے سے مضمون میں بہت سے الفاظ بے محاورہ اور غلط لکھے ہیں پس
جس شخص کی علمیت و لیاقت کا حال یہ ہو کہ صحیح و غلط املا کی بھی اسے کچھ تمیز نہ ہو
اور نہ بول چال میں شین قاف درست ہو تو وہ کار سرکار کیا خاک انجام دے گا۔ عدالت
کے کام کرنے کو علمی لیاقت چاہیے نہ یہ کہ بلا سوچ سمجھے ایسی فاش غلطیاں۔
افسوس تم نے لکھنے پڑھنے میں کچھ محنت نہ کی یہ اطوار تمھارے نہایت خراب
دکھائی دیتے ہیں۔ اب بھی دور اندیشی کو کام میں لاکر واہیات باتوں کو
چھوڑ کر جہاں تک ہو سکے علم کے حاصل کرنے میں پوری کوشش کرو
تاکید جانو فقط۔

سوال۔ میرے نور نگاہ۔ ہم نے سنا ہے کہ تم کتب تاریخ کو واہیات سمجھ کر کبھی
نہیں دیکھتے اے برخوردار ایسا نہ سمجھو کہ تواریخ واہیات ہے کون اُسے دیکھے
نہیں نہیں ہرگز نہیں یہ خیال تمھارا بالکل غلط ہے۔ تواریخ کا دیکھنا تمام عمر
کام آتا ہے انسان لائق اور متحمل بن جاتا ہے۔ اگر انقلاب زمانہ سے کوئی اس پر
مصیبت نازل ہو جائے تو وہ اس کو بڑی سنجیدگی سے برداشت کرتا ہے۔ تواریخ
رائے کو صائب عقل و فہم کو باضابطہ کر دیتی ہے قوت ادراک ترقی پکڑتی ہے
اب تم اس کے دیکھنے میں دل لگاؤ فقط۔

جواب۔ قبلہ مکرم و کعبہ معظم دام مجدکم۔ نامۂ عالی صادر ہوا مفاخرت دارین حاصل ہوئی۔ حسب الارشاد آپ کے کتب تواریخ کا دیکھنا شروع کر دیا ان دنوں اس دیار میں بیماری چیچک کا زور زیادہ ہے اکثر اطفال خرد سال اس کمبخت مرض نے بستر لحد میں سُلا دیے ہیں یہاں کے باشندے ٹیکے کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے فقط۔

سوال۔ اخی صاحب پشت پناہ برادران دام فیوضنہ۔ یہاں مدرسہ کی تعلیم ہے برخوردار لطف علی خاں و خورشید علی خاں علم ادب سے بالکل بے بہرہ ہیں اسی وجہ سے اوقات عزیز کو ناشایستہ صحبت اور بے موقع نشست و برخاست میں صرف کرتے ہیں ان کو مطلق تعلیم نہیں ہوئی شایستگی کا حاصل ہونا بغیر علم ادب و اخلاق کے غیر ممکن ہے میں دیکھتا ہوں کہ مدارس دیہات کے طلباء اردو کی پہلی دوسری یا فارسی کی پہلی دوسری پڑھ کر اربعہ تناسبہ سیکھ کر عرضی ہاتھ میں لیے ہوے بندوبست کی کچہریوں میں بہ تلاش روزگار بھٹکتے پھرتے ہیں یا پٹواریوں کے بستے اٹھانے دھرنے میں اوقات عزیز کو ضایع کرتے ہیں لیاقت خاک نہیں تعلیم کا نام بدنام اگر ارشاد ہو تو برخورداران مذکور کو اپنے ساتھ لے جا کے تعلیم ادب و اخلاق سے شایستہ بناؤں واجب تھا عرض کیا فقط۔

جواب۔ برادر ذی شعور تمھارے خط کے آنے سے آنکھوں میں روشنی دل کو خوشی ہوئی قاعدے کی بات ہے کہ جب تک انسان کو جس امر کا علم نہ ہوگا وہ کیونکر اس کی برائی بھلائی سے واقف ہو سکتا ہے۔ ہماری منشا بھی یہی ہے کہ تم برخورداران لطف علی خاں و خورشید علی خاں کو اپنے ہمراہ لے جا کر علم ادب اور اخلاق کی تعلیم دو ہم یقین کرتے ہیں کہ تمھارے پاس رہنے سے بے تمیزی کی خصلت و بدتہذیبی کی عادت بالکل جاتی رہے گی تھوڑے ہی دنوں میں وہ خود اپنی عادت میں نیک و بد کی تمیز کرنے لگیں گے اور شایستہ بن جائیں گے فقط۔

سوال - بھائی صاحب - امیدگاہ برادران کمترین بحصول رخصت دو ماہ مکان پر آیا سب کو بخیریت پایا - برادران امراؤ علی خاں و احمد علی خاں کا امتحان لیا مولوی صاحب کی تعلیم درستی کے ساتھ نہیں پائی - کیا معنی لڑکے نے الف بے کی دو چار تختیاں پڑھ لیں تو اُنھوں نے اُس کو کریما - محمود نامہ بغیر معنوں کے شروع کرا دیا لڑکوں نے طوطے کی طرح یاد کر لیا - لیکن ان کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ کریما کس چیز کا نام ہے اور محمود نامہ کس کو کہتے ہیں - گلستاں اور بوستاں جو پڑھائی ہیں ان کے معنی بے محاورہ نہایت خراب طور سے بتائے ہیں درحالیکہ حضرت اُستاد آپ ہی نہیں جانتے کہ ماضی و مضارع کیا ہے فاعل و مفعول کسے کہتے ہیں تو لڑکوں کو کیا خاک بتا دیں بقول شخصے ع

او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

اگر حکم ہو تو عزیزان مذکور کو سرکاری مدرسہ میں داخل کرایا جائے فقط -

جواب - عزیز دلی برادر کرامت علی - خط تمھارا آیا منکشف حالات کا ہوا ہم کو تمھاری رائے کے ساتھ اس وجہ سے اتفاق ہے کہ مدارس سرکاری میں ابتدا مدرسہ سے لے کر گورنمنٹ کالج تک درجہ بدرجہ سب علموں کی تعلیم ہوتی ہے ہم مکاتب دیسی کو مکاتب سرکاری پر کسی طرح ترجیح نہیں دے سکتے قطع نظر تحصیل علم کے اخلاق و عادات کی درستی کے واسطے اس سے بہتر اور کوئی نسخہ متصور نہیں ہو سکتا ابتداء عمر میں جس قسم کے خیالات بچّوں کی طبائع میں متمکن ہو جاتے ہیں - ممکن نہیں کہ پھر کسی تدبیر سے وہ دور ہوں پس تم دونوں لڑکوں کو مدرسۂ سرکاری میں داخل کر دو فقط -

سوال - اشرف الاخوان سلمہ الرحمن - دو مہینہ سے نامۂ عالی نزول نہ ہوا اور نہ کچھ خرچ مرحمت فرمایا بدون خرچ تکلیف کثیر ہے اس سبب سے فکر و امنگیر ہے امید کہ صحت و دری مزاج مبارک سے آگاہی بخشیے نیز خرچ معقول بھیجیے - برخوردار لطف علی کو ہر وقت پڑھنے لکھنے کا شغل ہے باقی ہر طرح خدا کا

فضل ہے فقط۔

جواب۔ سعادت مند انلی برادر احمد علی۔ ہم خدا کے فضل سے اچھی طرح ہیں اور
تمہاری خیریت چاہتے ہیں۔ مبلغ دو سو روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجے جاتے ہیں
وصول کرکے رسید بھیجو برخوردار لطف علی خاں اطال اللہ عمرہٗ کو قصص و حکایات
کی کتابیں پڑھنے کی رغبت دلاؤ اور اس کے پڑھنے کا ایک خاص وقت مقرر کردو
کیونکہ قصہ جات کے مطالعہ سے ایک خاص قسم کا اثر انسان کی طبیعت پر ہوتا ہے
وہ بہ مقابلہ خشک تعلیم پانے والے کے بہت جلد محاورات روزانہ و مضمون نویسی
و عبارت آرائی پر حاوی ہوسکتا ہے طبیعت کو جولانی و مزاج کو رنگینی پیدا ہوتی ہے
زبان شیریں و گفتگو پاکیزہ ہوجاتی ہے۔ قطع نظر اس کے طرح طرح کے قصہ و کہانیوں
کے پڑھنے سے تجربے بے شمار حاصل ہوتے ہیں فقط۔

سوال۔ برخوردار سعادت آثار مد عمرہٗ۔ بعد دعائے ترقی مراتب مطالعہ کرو کہ
خط تمہارا آیا حال معلوم ہوا ہم اس بات سے نہایت خوش ہوئے کہ دونوں لڑکیوں
نے کلام مجید پڑھ لیا اب ہماری دلی منشا یہ ہے کہ ان دونوں کو علم ادب و اخلاق
کی تعلیم دلاؤ کیونکہ علم کی روشنی جہالت کی تاریکی کو رفع کرتی ہے اور بے علم کی
عمر لڑائی جھگڑوں میں گذرتی ہے حق تو یہ ہے کہ عورت کی تعلیم ہی نجات ابدی کا
باعث ہے کیونکہ اگر عورت کو علم ہوگا تو اس کے بچے بھی ابتدا سے اچھے ہونگے
بری عادتوں سے بچیں گے بدون علم کے انسان کو انسانیت نہیں آتی جبکہ لڑکیاں
کتب اخلاق وغیرہ اچھی طرح سے پڑھیں گی تو احکام الٰہی سے آگاہ ہوکر حقوق ہر
ایک کے پہچانیں گی بہرکیف نتیجہ تعلیم و تحصیل علم کسی طرح برا نہیں ہر طرح
اچھا ہے فقط۔

جواب۔ مربی دو جہاں جناب چچا صاحب۔ نامۂ عالی نے صادر ہوکر فدوی
کی آبرو بڑھائی بیشک شائستگی کا حاصل ہونا بغیر علم ادب اور اخلاق کے غیر ممکن ہے
جو عورت زیور علم سے آراستہ ہوگی وہ کسوت عقل سے ضرور پیراستہ ہوگی مگر یہاں

وجود ایسی عورت کا غیر ممکن ہے کہ جس سے لڑکیوں کی تعلیم دلائی جاوے
اطلاعاً گذارش ہے فقط۔

سوال۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب۔ فدوی تین مہینہ کی رخصت لے کر
مکان پر آیا۔ سب عزیزوں کو بخیر و عافیت پایا۔ برادران کرامت علی خاں و
احمد علی خاں علم فارسی حاصل کر چکے ہیں عربی میں شرح ملا پڑھتے ہیں گو میں اُنکی
اس تحصیل سے خوش ہوا کہ اس میں ترقی و بہبودی دینی متصور ہے لیکن یہ افسوس ہوا
کہ اُنھوں نے وہ تعلیم نہ پائی کہ جس کا سیکھنا زمانہ موجودہ کی رفتار کے موافق نہایت
ضروری ہے رفتار زمانہ اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ تعلیم انگریزی کو بُرا اور نہ
فضول سمجھا جاوے جو بعض حضرات نیم ملا انگریزی کو بہت ہی بُرا جانتے ہیں بلکہ
اس کے تحصیل کنندہ پر از راہ نادانی فوراً فتوئے کفر لگا دیتے ہیں یہ اُن کی ہٹ دھرمی
ہے ہاں جو شخص اپنی مذہبی تعلیم کو بُرا سمجھ کر انگریزی کو ہر طرح علم عربی پر ترجیح دیوے
بیشک وہ بُرا ہے سو مذہبی تعلیم صرف اس قدر چاہیے کہ وہ باتیں جو خدا نے اور
اُس کے سچے رسولؐ نے فرمائی ہیں ہیں ان کی حقیقت سے واقف ہو کر پورے طور
پر اس کا پابند رہے اگر آپ کا ارشاد ہو تو برادران مذکور کو مدرسۂ علیگڈھ میں
داخل کر دیا جائے فقط۔

جواب۔ برخوردار بلند اقبال۔ خط تمھارا آیا اس کے مضمون دل پسند نے ہم کو
بہت خوش کیا بعض حضرات ناعاقبت اندیش باوجود انقلاب زمانہ ہنوز اسی پُرانی
لکیر کے فقیر ہیں جانتے نہیں کہ علاوہ پابندی مذہب دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور کیا کرنا
چاہیے اُن کم ہمتوں سے کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ خیراتی ٹکڑوں کا سہارا تکنا اور دریوزہ گری
کرنا کب روا ہے جو انگریزی تعلیم کو برا جانتے ہو افسوس عقل کے اندھے اتنا نہیں سوچتے
کہ روزگار کی بدولت انسان کی آبرو و کاروبار دنیوی میں ترقی ہوتی ہے اس زمانہ
میں نوکری کے واسطے زبان انگریزی سیکھنا ضرور ہے جہاں تک غور کیا جاتا ہے
بغیر تعلیم انگریزی حالت کا درست ہونا غیر ممکن ہے دیکھو جو لوگ انگریزی پڑھے

ہوئے ہیں ان کی حالت کیسی بڑھی ہوئی ہے لہذا ہم کو تمھاری رائے سے اتفاق ہے فقط۔

سوال۔ عموی صاحب فیض رساں دام فیضہ۔ عرصہ ہوا فدوی علم فارسی و عربی حاصل کر چکا اب یہ تمنا ہے کہ مدرسہ رڑکی میں داخل ہو کر علم انگریزی پڑھے لیکن پیرجی نورالدین و مولوی قطب الدین صاحب انگریزی پڑھنے سے مانع ہو کر فرماتے ہیں کہ انگریزی پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے اور دائرۂ اسلام سے باہر ہو جاتا ہے۔ حالانکہ میری دانست میں علم انگریزی کے پڑھنے سے بجز فائدے کے نقصان نہیں آپ کی کیا رائے ہے۔ فقط۔

جواب ۔ ستودہ خصال برخوردار محمد کمال خوشحال رہو۔ تمھارے خط نے پہونچ کر میرے دیدۂ منتظر کو منور کیا۔ اس زمانہ کے جاہل پیرزادوں و خودغرض نیم ملاؤں نے تحصیل علوم و فنون کو مسلمانان ہند سے معدوم کر دیا انگریزی مت پڑھو کرسٹان بن جاؤ گے۔ ریاضی نہ سیکھو دہریہ ہو جاؤ گے عربی بھی اب وہ عربی نہیں چھاپے میں نئی نئی کتابیں چھپ گئیں ان کو ہرگز نہ دیکھنا اگر دیکھو گے تو وہابی ہو جاؤ گے جہنم کو جاؤ گے۔ فارسی پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے۔ آہ! افسوس بیچارے جاہل مسلمان ان کے وعظ سننے سے پست ہمت ہو جاتے ہیں۔ اگر دو چار آنہ کماتے ہیں تو ان کی ضیافت میں نذر کر دیتے ہیں ان دین کے دشمنوں نے دین کے پیرایہ میں اپنے حلوے مانڈے کی خاطر کیسی کیسی خرابیاں ڈال رکھی ہیں جہاں جس نے اکتساب علوم و فنون نادرہ کی طرف میلان کیا تو اس کی کمبختی آئی اب لامذہب ہے تو وہ وہابی ہے تو وہ مشرک و بدعتی ہے تو وہ ہے بس جی بس دنیا و دین سے گیا گذرا ہوا حیف یہ ظلم اور یہ زیادتی اس روشنی میں یہ تاریکی ذرا سوچو تو سہی دین اسلام کیا ہے اور مسلمان کس کو کہتے ہیں تواریخ دیکھو کہ اگلے لوگوں نے

کس جد و جہد سے علوم نادرہ و فنون مفیدہ کو دنیا میں پھیلا کر دین اسلام کو کیسی رونق دی ۔ اے طالبان علم و ادب ان جاہل پیرزادوں اور جعلی نیم ملاّؤں سے بچو قرآن و حدیث پر عمل کرو علم سیکھو چاہے کوئی سا ہو فقط ۔

سوال ۔ امیدگاہ دو جہاں دام عظمتہ ۔ بعد اظہار لوازم تسلیم مراسم عرض ہے کہ ایک شخص مولویانہ صورت مسجد میں آکر وارد ہوا نام اپنا حاجی کریم الدین دہلوی بتایا ۔ دوسرے دن طرح طرح کے شعبدے ظاہر کیے عموی غلام حسن خاں صاحب کو بخلوص نیت ثابت ہوا کہ یہ شخص بڑا کامل ہے اور اس قدر اس کا اعتبار ہوا کہ اس کو اپنے دیوان خانے میں لے جا کر ایک کوٹھری میں کہ جس میں پانچ سو روپئے نقد رکھے تھے چلہ کھینچنے اور وظیفہ پڑھنے کو بٹھلایا تیسرے روز وہ گندم نما جو فروش پانچ سو روپیہ بغل میں دبا نہیں معلوم کس وقت اُڑ نچھو ہوگیا اطلاع تھانہ میں کی گئی حاجی صاحب تو گویا ولی تھے ہی مگر اُن کے مرشد کامل اہالیان پولیس دوسرے ہی دن مع مال مسروقہ گرفتار کر لائے سچ ہے ولی کو ولی پہچان لیتا ہے آخر کو ملزم نے جرم کے ارتکاب میں دو برس کی سزا پائی اور چچا صاحب موصوف کو زر بازیافت عدالت سے وصول ہوا فقط ۔

جواب ۔ فرزند ارجمند زاد اللہ قدرہٗ ۔ تمھارا خط آیا حال معلوم ہوا اگر کوئی شخص مولوی وغیرہ بن کر دھوکا دیوے تو اس کے دھوکے میں آجانا یا اس کو اچھا سمجھنا دانائی سے بعید ہے انسان کو چاہیے کہ بلا سوچے سمجھے کسی کا معتقد نہ ہو جاوے بلکہ اعتقاد لانے والا فوراً دھوکا کھا جاتا ہے مقتضائے دانشمندی یہ ہے کہ کسی کے معتقد ہونے سے پہلے ہی اس کو اچھی طرح سے آزمالے کہ اس کا فعل مطابق قول ہے یا نہیں فقط ۔

سوال ۔ اخوت پناہ دام شفقتہ ۔ فدوی کا ارادہ ہے کہ برخوردار لطف علی خاں مدعمرہٗ کو مدرسۂ انگریزی میں داخل کر دے ۔ لیکن اس میں آپ کی اجازت درکار ہے

عرصہ پانچ روز کا ہوا ٹیڑی دل اس قدر آیا کہ قصبہ و نیز گرد و نواح کی تمام فصل باجرہ وغیرہ کو کھا کر بالکل نیست و نابود کر دیا۔ وائے بر تقدیر کاشتکاران کہ پارسال بارش کی قلت اور امسال ٹیڑی کی کثرت سے پریشان حال ہیں فقط۔

جواب ۔عزیز از جان ظفر علی خاں۔خط تمہارا آیا تسکین وہ ہمارے دل کا ہوا جو شخص چھوٹی عمر کے بچے کو مدرسہ انگریزی میں داخل کر دیتا ہے وہ میرے نزدیک عقل سے خارج ہے کیونکہ اس عمر میں اس کو اپنے مذہب سے بالکل واقفیت نہیں ہوتی اور اس وقت اُس کو جس طرح رغبت دلائی جائے تو وہ تقاضائے عمر کے باعث سے اسی طرف مائل ہو جاتا ہے پس جبکہ اُس کو لڑکپن ہی میں انجیل کی تعلیم دی جائے اور دین عیسوی کی طرف رغبت دلائی جاوے تو ممکن ہے کہ یہ خیال جو ہر وقت اُسکے دل میں ہے ایک دن اپنا اثر دکھائے یعنی وہ اپنا مذہب کہ جس سے اسے ناواقفیت ہے ترک کر کے کرسچین ہو جائے۔ہرگز میری منشاء نہیں ہے کہ ابھی برخوردار مذکور اطال اللہ عمرہٗ کو مدرسہ انگریزی میں تعلیم دلائی جاوے ہاں پہلے اپنے مذہب کی تعلیم دلاؤ بعدہٗ مدرسہ انگریزی میں داخل کرو تاکہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہ کر علم انگریزی بھی حاصل کرے فقط۔

سوال ۔جناب بھائی صاحب برخوردار معشوق علی خاں نے علم انگریزی پڑھ کر عیسائی دین قبول کر لیا تھا ہم لوگوں کے سمجھانے اور واویلا کرنے سے تائب ہو کر وہ اپنے اصلی دین میں آگیا ہے۔مگر حقیقت میں اس کا عقیدہ جیسا کہ چاہیے اپنے مذہب پر قائم نہیں ہے اور وہ اپنے عقائد دینیہ و اصول مذہبیہ سے بالکل بے بہرہ ہے پادریوں کی تعلیم کچھ ایسی سرسری نہیں ہوتی جو نقش بر آب کی طرح جلد زائل ہو جاوے اس کے علاوہ دنیاوی طمع اور آزادی اس میں اور معاون ہو جاتے ہیں اسی حالت میں اُس کا اپنے اصلی مذہب کا پیرو ہونا بہت مشکل ہے فقط۔

جواب ۔عزیز من اس میں سراسر غلطی واجد علی خاں کی ہے جو اُس نے برخوردار معشوق علی خاں کو ابتدا میں اپنے علم دین کی تعلیم نہیں دلائی پہلے ہی اسکو اسکول میں

داخل کرادیا ادھر برخوردار مذکور اپنے دین اسلام کے معاملات سے محض ناواقف
اُدھر پادریوں کے وعظ و نصائح میں اپنے مذہب کی بُرائی اور عیسائی دین کی
سچائی و خوبی سنی تو خواہ مخواہ اُس کا دل اپنے مذہب کی طرف سے منحرف و برگشتہ ہوگیا
اب اس کو کتنی ہی فہمائش کی جاوے لیکن وہ بات جو پادریوں نے اسکے ذہن نشین
کردی ہے دوسری طرف مائل ہونے دیگی اسی واسطے حکماء نے لکھا ہے کہ انسان
کی طبیعت بحالت طفولیت نہایت ملائم ہوتی ہے جس امر کی طرف اسکو لگایا جائے
جلد قبول کرلیتی ہے بلکہ نقش برسنگ کی طرح پائدار ہو جاتی ہے۔ پس لڑکوں کو
جبتک پہلے سے مذہبی عقائد و اصول دین سے من کل الوجوہ آگاہ نہ کردیا جائے
تب تک کبھی انگریزی اسکول اور خاصکر اس اسکول میں نہ داخل کیا جائے جو عیسائی
مشنریوں کے نگرانی میں قائم ہو فقط۔

سوال۔ مخدوم بندہ تسلیم۔ خارجاً مسموع ہوا ہے کہ ان دنوں ایک عیسائی نے
مذہبی معاملہ میں آپ سے چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے اگر ایسا ہو تو فدوی ایک عرصہ
سے ایسے موقع کا جویاں ہے کہ دین عیسوی کی حقیقت لوگوں پر اظہار کرے کہ کہاں
تک وہ از روئے عقل قابل تسلیم ہے بشرط اجازت یہ کمترین حاضر ہو کر انشاءاللہ تعالے
ایسے صریح دلا جواب دلائل سے بحث کرے گا کہ جس سے اس مذہب کی بخوبی حقیقت
کھل جائے گی فقط۔

جواب۔ ذخیرۂ علم و ہنر زاداللہ فہمہٗ۔ تم نے جو سنا ہے وہ صحیح ہے۔ اب حتی المقدور
اپنے آنے میں دیر نہ کرو جلد آؤ دوشنبہ کے دن دولت خاں مرگئے جمع کرکے دھر
گئے ان کا مال دوسروں کے ہاتھ لگا اُن کے کس کام آیا اس کی حفاظت میں
مفت ایذا اُٹھائی مزے اُڑانے والوں کی اُمید بر آئی۔ مال وہی خوب ہے
جو ساتھ جائے عاقبت میں کام آئے اب اُن کے مال میں اُڑانے کا
لگا لگا ہے فقط

سوال۔ برخوردار گجر فتار۔ افواہاً سنا گیا ہے کہ تم نے عیسائیوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا

جائز رکھا ہے بلکہ انھیں کے اطوار و عادات کے پابند ہو گئے ہو ایسی تم پر کون سی مصیبت آن پڑی ہے کہ خواہ مخواہ کرسٹانوں کے ساتھ کھانا کھانا نہایت ضروری سمجھا انگریزی تو دنیا پڑھتی ہے مگر ہوشیار لوگ اپنے دین اسلام پر قائم رہتے ہیں تم نے انگریزی کیا پڑھی گویا خانۂ دین ویران کر دیا حیف تمھاری عقل پر کیا دیکھتے نہیں کہ عیسائی لوگ اپنے اصول مذہب سے کیسے واقف ہوتے ہیں ہر وقت اپنے مذہب کے اصول میں بحث کر کے وہ معلومات مذہبی کے زیادہ کرنے میں ساعی رہتے ہیں دلائل عقلیہ و نقلیہ میں کیسی بات کرتے ہیں کہ جاہل مسلمان اور بیوقوف ہندو اُن کے کہنے میں آ کر دفعتاً اپنے مذہب سے نفرت پذیر ہو جاتے ہیں۔ ایسا حال ہے تو ہم تم سے مخاطب ہو کر یہ کہتے ہیں کہ تم یہاں چلے آؤ۔ تاکہ اثر صحبت سے تمھارے عقائد درست ہوں فقط۔

جواب۔ قبلۂ عالم دام ظلہ۔ جبکہ خداوند کریم نے ہم کو ضیائے علم و دانش سے مجلی کر کے نفع و نقصان نیک و بد میں بخوبی تمیز کرنے کا ملکہ عطا فرمایا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم سا شفیع ہم پر نازل کیا جو ہمیں راہ راست پر لایا پھر ہم اگر ایسے نبی کے حکموں کو بجا نہ لاویں اور خلاف چلیں تو ہمارے ایمان اور مسلمانی پر حیف ہے۔ پس ہر ایک اہل اسلام کو واجبات سے ہے کہ اپنے اصول مذہب بخوبی ملحوظ و مضبوط رکھے اور اقوال ائمہ مذہب کو اپنے ذہن میں ایسا منقش کرے کہ جس میں نسیان بار یاب نہ ہو سکے اور اپنے عقائد و طریق مذہب میں نسبت توافق کا خیال رکھے تاکہ ان مخترعات باطلہ سے جو فی زمانا نشو و نما پا رہے ہیں محفوظ رہے اور اُنکے دام تزویر میں گرفتار نہ ہو آپ میری طرف سے ہر طرح سے مطمئن رہیے کسی کے کہنے اور سننے پر خیال نہ کیجیے فقط۔

سوال۔ اے بدنام کنندہ ننگ و ناموس واہ واہ سبحان اللہ کیا کہنے ہیں۔ اب تو تم نے جاکٹ و پتلون کا پہننا میز پر کھانا کھانا ہر وقت کرسچین لوگوں کی صحبت میں رہنا پسند کیا ہے مگر یہ تو بتاؤ کہ تمھارے باپ کون مسٹر صاحب تھے جو تم نے یہ طریقہ

اختیار کیا اور کم آمدنی پر اس قدر فضول خرچی ۔ اللہ اللہ تیری اُلوالعزمی ادھر عیش و آرام ادھر بالعوض قرضہ کل جائداد برسر نیلام آخ تھو ایسے کرتوت پر اور لعنت ہے ایسی سمجھ پر اب تک تو جائداد ضائع شدہ کی بدولت قرض لے کر گلچھرے اُڑائے اب بچا بتاؤ کہاں سے کھاؤ گے بقول شخصے کاجل کا لگانا تو آسان ہے لیکن دیدہ مٹکانا مشکل ہے جاکٹ اور پتلون پہننا تو سیکھ لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ اس کا پہننا چند ہی روز میں عذاب جان ہو جائیگا اور لینے کے دینے پڑ جائیں گے تم دین و دنیا سے گئے گذرے ہوئے ۔ دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اسی کو کہتے ہیں فقط ۔

جواب ۔ او مائی ڈیر تمہارا اس کسم کا چھٹی جس میں پُرانی گرڈھٹ کا کھیالات درج تھا پہونچا کھوب کیپٹ معلوم ہوا ۔ اب تم پرانی راہ و رسم کو جانے ڈو بڑا کھراب باٹ ہے جائداد وگیرہ پر الوڈاع بھیجو تمہارے لکھنے پر ہم کو ہنسی آتا ہے شب گلٹ باٹ ہے جب سے میں پورا جنٹلمین ہوا ہوں تم لوگوں کو کھٹ و سلام لکھنا اپنا ہتک سمجھتا ہوں تمھیں یاڈ نہیں کرٹا تم ہمیں کیوں یاڈ کرتا ہے ۔ مائی ڈیر بگیر تعلک کسی کو تکلیف دینا بیوقوفی کی باٹ ہے ۔ کھواہ مکھواہ چٹھیاں لکھ کر ہماری ٹبیعٹ کو ڈک کرتا ہو ہماری ترپ سے کسی کو کچھ نہ کہنا اگر پوچھیں تو جواب تک نہ ڈینا اُن کو ہمارا پتہ نہ بٹانا کش واسطے کہ کالا لوگ کے دیکھنے سے ہم کو نپھرت آتا ہے فقط ۔

سوال ۔ برخوردار ناشایستہ کردار ۔ جب کسی مجلس میں کسی کا نام نیکی سے لیا جاتا ہے تو وہ نیک اور لائق مشہور ہوتا ہے اور جس شخص کا ذکر بدی سے کیا جاتا ہے وہ نالائق کہلاتا ہے ۔ چنانچہ ایک جگہ پر تمہارا ذکر سنا گیا کہ تم نہ لکھتے ہو نہ پڑھتے ہو نہ خدا کی عبادت کرتے ہو ہر وقت جاہلوں کی صحبت میں جو خاص افلاس و ادبار کا نمونہ ہے رہتے ہو ۔ بیجا غصہ کرنے کی تمہاری عادت ہو گئی ہے ۔ جبکہ باری تعالےٰ نے تم کو گوش و ہوش و عقل و شعور سب کچھ دیا ہے ۔ تو لازم ہے کہ تحصیل علم کے ساتھ بندگی خدا میں غفلت نہ کرو اچھے آدمیوں سے ملو بُروں کی صحبت سے بچو کلمات بد کے کہنے سے سننے سے احتیاط رکھو طمع ناجائز سے اپنے کو بچاؤ خواہش نفس کو اپنے اوپر

غالب نہ آنے دو بلکہ تابع عقل مصلحت اندیش کے رہو پہلے نتیجہ سوچ لو پیچھے حرکت کرو تاکہ
حرکت لغو خلاف عقل کے نہ ہو تا وقتیکہ تم ہماری اس تحریر پر عمل نہ کروگے ہم ہرگز تم سے
خوش نہ ہوں گے فقط۔

جواب۔ قبلہ برحق و کعبہ مطلق دام ظلکم۔ آپ کا نصیحت نامہ فیض شمامہ فدوی کے
حق میں اکسیر ہوا ہر فقرہ اُس کا تاثیر بخش کثیر ہوا اب تک بندہ سے جو کچھ بے عنوانی ہوئی
اس سے از بس نادم ہو کر صدق دل سے توبہ کر کے دست بستہ عرض پرداز ہے کہ انشاء اللہ
اب آیندہ آپ کے ارشاد کے موافق پورا پورا عمل کرے گا سر مو فرق نہ ہوگا واقعی جس پہ
حق تعالےٰ کا رحم ہوتا ہے اس پر پانچ چیزیں میسر ہوتی ہیں۔ اول ہر روز ترقی علم دوسرے
بندگی خدا کی تیسرے شناسائی ولی کی چوتھے سچائی بات کی۔ پانچویں صحبت و محبت
بھلے آدمی کی فقط۔

سوال۔ حضرت ولی نعمت دام اقبالہٗ۔ بعد تقدیم مراسم فدویت عرض رسا ہے
فدوی انگریزی عملداری سے لے کر تا بہ ریاست نظام دکن غیر ملک کے شخصوں کی
ترقی و بہبودی روزانہ دیکھتا ہے۔ وہ لوگ برابر عروج پاتے جاتے ہیں اور ہمارے
خاص ضلع ہریانہ کو یہ دن نصیب نہیں ہوتا اور یہ بات کیوں نہیں حاصل ہوتی اس کی
کیا وجہ ہے آگاہی بخشئے فقط۔

جواب۔ برخوردار نیک کردار زاد لیاقتہ۔ ہمارے دیار ہریانہ میں چند در چند ایسی
قبائح و برائیاں پھیلی ہوئی ہیں اور اُن پر اُن بدنظمیوں نے قدم جمایا ہے کہ جن سے بہتری
نصیب ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ غیر ملک کے باشندے جو عروج پا رہے ہیں اور روزانہ ترقیاں
پاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ علم حاصل کرتے ہیں۔ دفتری کارروائی سیکھتے ہیں ہر
ایک شخص اپنی اولاد کو ادب و تہذیب کی تعلیم دلا کر علم و ہنر سکھلانے کے قابل بناتا ہے
مالی خدمت پر نوکر کراتا ہے۔ اور اکثر حضرات ہنر و علم کو واہیات و خرافات سوچ سمجھ کر
اوقات عزیز کو کھیل کود میں ضائع کرتے ہیں۔ فوجی نوکری میں فخر سمجھتے ہیں یہی وجہ
اُن کی مفلسی و کم نصیبی کی ہے فقط۔

سوال ۔ نفرت پذیر محمد نظیر ۔ ہم نے سنا ہے کہ تم لوگوں کے ملنے جلنے سے نفرت کرتے ہو ۔ نہ کوئی تمھارے پاس آتا ہے اور نہ تم کسی کے پاس جاتے ہو ۔ ہم تمھاری اس عادت ناپسندیدہ سے بہت ناراض ہوئے ۔ اب تم اپنے کو نیک اخلاق و ملنسار بناؤ کیونکہ جب تک تم لوگوں سے ملنت و ملاپ پیدا کرو گے تب تک تم کو جہان میں عزت و نیک نامی حاصل نہ ہوگی ۔ جو لوگ بد زبان و چیں بجبیں ہو کر آدمیوں سے پیش آتے ہیں وہ ہر وقت خلقت کی طعنہ زنی و بدگوئی سے ذلیل و خوار رہتے ہیں ۔ جب کوئی حادثہ یا واقعہ اتفاقیہ وارد ہو جاتا ہے تو سب ایک تن ہو کر انکی تخریب کے درپے ہو جاتے ہیں اور اُن کو کسی ایسے پھندے میں پھنساتے ہیں کہ جس سے اُن کی رہائی مشکل ہو جاتی ہے بہرحال انسان کو چاہیے کہ ہر ایک فرد بشر سے محبت و ملنساری کا شیوہ بجالائے عوام میں وہ روئیہ اختیار کرے جس سے اسکی حرمت و توقیر ہو لوگوں میں عزت و وقعت کثیر ہو فقط ۔

جواب ۔ مشفق بندہ جناب خالو صاحب میں فدوی درسی کتابوں کے مطالعہ میں جنکے مضامین شایستہ ہیں ہر وقت مصروف رہتا ہوں کسی سے فضول بات چیت کرنے میں اپنے اوقات ضائع کرنا نہیں چاہتا ۔ اسی باعث سے کسی کے پاس نہیں جاتا نہ کوئی میرے پاس آتا ہے ۔ واقعی کتب بینی ایسی چیز ہے کہ انسان کے دل کو روشنی اور عقل کو جلا دیتی ہے ۔ اگر کسی شخص کو ایسی دوا کی تلاش ہو کہ گھر بیٹھے ہفت اقلیم کی سیر اور اگلے پچھلے حالات دیکھا کرے تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ سوائے کتب بینی کے اس کے لیے کوئی دوسرا نسخہ بھی ہے مگر اب احقر نے حسب الارشاد والا شیوۂ ملنساری کو کتب بینی پر اعلیٰ سمجھا فقط ۔

سوال ۔ مرید ناقہمیدہ ۔ ہم نے سنا ہے کہ تم نے اس خیال غفلت مآل سے نماز و روزہ ترک کر رکھا ہے کہ ابھی ہم جوان ہیں خدا کی بندگی کو بہتیرے دن پڑے ہیں بخاطر جمع سے کرلیں گے بالفعل کام دنیا کے کریں کیا تم یہ نہیں جانتے کہ موت ہمیشہ خدا کے حکم کی منتظر رہتی ہے جس کا وقت نہیں معلوم اور نہ یہ معلوم کہ دور ہے یا نزدیک جس وقت حکم ہوگا پلک مارنے کی مہلت نہ ملے گی تاسف رہ جائے گا وہاں بجز اعمال کے کچھ کام نہ آئے گا ۔

اے غافل روزہ و نماز مسلمان پر فرض ہے کسی وقت کی بھی نماز قضا کرنیکا حکم نہیں ہے

خیال مغفرت اے بے خبر ناداں نیسازی | چرا غافل تو کار آخرت ساماں نیسازی
ز طاعت توشۂ ایں راہ بے پایاں نیسازی | چرا فے نیاز خود بسوئے رحماں نیسازی

اگر تم کو ذرا بھی غیرت ہے اور پاس عقل کی دولت ہے تو وہ کام نہ کرنا جس میں موجب ناراضی خدا اور رسول ہووے

دہر فانی میں خدا کی یاد سے غافل نہ ہو | کھویا توشہ اس نے جو سویا مسافر راہ میں

زیادہ دعا فقط ۔

جواب ۔ پیر بے نظیر دام افضالہٗ ۔ اطاعت مریدانہ بجا لاکر دست بستہ عرض رسا ہے ۔ درحالیکہ پروردگار نے عبادت کے لیے انسان کو پیدا کیا ہے تو یہ خاکسار اس کی یاد سے کب غافل رہ سکتا ہے پنجوقتی نماز ادا کرتا ہے روزہ برابر رکھتا ہے جو شخص قال اللہ و قال الرسول کو خیال میں نہ لائے گا بیشک اپنے عمل بد کی سزا پائے گا جس کسی نے جو کچھ بندہ کی نسبت آپ سے کہا ہے وہ غلط کہا ہے فقط ۔

سوال ۔ مرید ناسعید ہمیشہ راہ رضا پر رہو خالق مطلق نے انسان کو جوہر عقل اسواسطے عطا فرمایا ہے کہ خیر و شر میں امتیاز کر کے نیک کام اختیار کرے مگر تمھاری بد وضعی کی کیفیت سن کر بدرجہ کمال ملال ہوا افسوس ہے کہ تم نے اس کی قدر نہ جان کر عمداً خدا کے حکم کی عدول حکمی کی حالانکہ یہ اظہر من الشمس ہے کہ جو فعل بد کرتا ہے وہ قطع نظر بدنامی دنیا کے عقبیٰ میں بھی طرح طرح کے عذاب میں گرفتار رہوتا ہے بد کردار آدمی کیسا ہی صاحب عقل اور اہل مال و مکنت ہو لیکن پھر بھی جس جگہ دیکھو حقیر و بے توقیر ہی ہو گا ۔ اے ناداں وہ دن یاد نہیں لاتا جب ملک الموت آئے گا اور تجھے لے جائے گا نہ کوئی تیرے ساتھ جائے گا نہ کوئی مدد کو پہونچے گا وہاں فقط اعمال صالح کام آوینگے دنیا کی سب چیزیں فانی ہیں اِلّا اعمال فنا نہیں ہوتے خداوند کریم بدوں کو سزا اور نیکونکو جزا دے گا ۔

کر تو یہاں کچھ نیک عمل چلنا ہے تجھکو ایکدن | ایسا نہ ہو اے غافلو خالی رہو اعمال بن

پس مقتضائے دانشمندی یہ ہے کہ جو کرنا ہے کرو ورنہ پھر یہ وقت ہاتھ نہ آئیگا فقط۔
جواب۔ پیر دستگیر روشن ضمیر سلمہ الرب القدیر سر نیاز آستان مغفرت نشان پر رکھ کر عرض پرداز ہے کہ عالی نامہ نصیحت شمامہ صادر ہوا معزز فرمایا حالانکہ خدائے تعالےٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے تو انسان کو واجب ہے کہ اسکی بے بہا عنایت کی شکرگذاری کرے اور اس کی عبادت میں بدل مصروف رہے بیشک یہ دنیا مانند کھیتی کے ہے جو گندم بوئے گا وہ گندم اور جو جو بوئے گا وہ جو اٹھائیگا یہ ہرگز نہیں کہ بوئے جو اٹھائے گیہوں جیسا کہ مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے

گندم از گندم بروید جو ز جو　　از مکافاتِ عمل غافل مشو

چنانچہ حتی المقدور یہ بےشعور خدا کی بندگی میں قصور نہیں کرتا ہر وقت ممنوعات سے محترز رہتا ہے بدوضعی و فعل نامشروع سے کوسوں بھاگتا ہے جس شخص نے میری طرف سے آپ کو بدگمان کیا ہے اس کا نام کیا ہے ایماء فرمائیے فقط۔

سوال۔ قبلہ بندہ باوصف ارسال چند قطعہ عریضہ عرض حال ہنوز جواب سے کامیاب نہ ہوا ایسی فدوی سے کیا خطا ہوئی جو مورد عتاب ہوا اے حضرت اگر کوئی قصور اس بےشعور سے ظہور پذیر ہوا ہو تو آگاہی بخشئے کہ خواستگار معافی کا ہو کر آیندہ کو متنبہ ہو زیادہ حد ادب فقط۔

جواب۔ برخوردار نابنجار۔ واقعی ہم تم سے بدیں وجہ ناراض ہیں کہ تم نماز و روزہ کے پابند نہیں ہو۔ افسوس یہ تم کو معلوم ہی نہیں کہ ہر وقت اجل سر پر کھڑی ہے فرصت کو بقا نہیں وقت کا قیام غیر ممکن ہے ہے

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی　　گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

اگر تم ہماری خوشنودی چاہتے ہو تو بہبودی عاقبت سمجھ کر نماز و روزہ کو سب کام پر مقدم جانو اور یہ یاد رکھو کہ ہے

جس سے ہووے ایک وقتی بھی قضا　　واسطے اُسکے بھی ہے دو زخ لکھا

درحقیقت بےنمازی سگ و خر سے بدتر ہے فقط۔

سوال - فرزند نخوت پسند طال اللہ عمرہٗ - دہلی میں دو شخص تمہارے عملے کے ہم سے ملے
اُن کی گفتگو سے ثابت ہوا کہ تمہارے مزاج میں انتہا درجہ کی رعونت آگئی ہے اے برخوردار
جو شخص تکبر کرتا ہے وہ ہرگز انسان نہیں بلکہ اخوان الشیاطین سے ہے غرور خدا کو پسند
نہیں عاجزی مرغوب ہے سنو نمرود و فرعون وغیرہ مغرور ہو کر مقہور ہوئے پس متکبر آدمی
دونوں جہان میں ذلیل و خوار ہوتا ہے - ہاں برخلاف اس کے جو شخص عجز و انکساری صبر و
خاکساری کو ہر دم مد نظر رکھتا ہے وہ مقبول بارگاہ صمدیت و ہر دل عزیز ہو جاتا ہے اب تم کو
چاہیے کہ خود بینی کو چھوڑ کر انکساری اختیار کرو -

سمجھانے سے ہم کو تھا سروکار — اب مان نہ مان تو ہے مختار

جواب - قبلہ و کعبہ دو جہاں دام ظلکم - آداب و تسلیمات کے بعد دست بستہ عرض رسا
ہے افتخار نامہ کے صادر ہونے سے مفاخرت دین و دنیا حاصل ہوئی اے قبلہ عالم
خاکساری نام ہے اس امر کا کہ انسان اپنے آپ کو ایسے اعمال و افعال سے بچائے جو
تکبر و نخوت پر دال ہوں اور ہمیشہ اپنے آپ کو خلق اللہ کی نظروں میں نیک کردار سعادت اطوار
حلیم المزاج کریم النفس خوش خلق ثابت کرے انکساری سے یہ مراد نہیں ہے کہ انسان اپنے
مراتب و مدارج کو کم کر دے یا اپنے ماتحتوں کے ساتھ اپنے عزیزوں اور دوستوں کی طرح
پیش آوے کیونکہ اس سے انتظام میں فرق آتا ہے اور ریاست بے سیاست ہوتی نہیں ہے
انسان کا تکبر اختیار کرنا انسانیت کو بٹہ لگانا ہے -

کس ہوا میں ہم ابھرتے ہیں عبث مثل حباب — یہ تو ثابت ہو کہ مشت خاک بے بنیاد ہیں

پس جو شخص فروتنی و خاکساری اختیار کرتا ہے تو عام اشخاص اُس کو جان سے زیادہ
عزیز رکھتے ہیں اور جو تکبر سے زندگی بسر کرتا ہے وہ ہمیشہ سب کے نزدیک حقیر و ذلیل
خیال کیا جاتا ہے - امید کہ اس بے شعور کی نسبت خیال غرور کا دل سے دور کر کے
جواب سے ممتاز فرمائیے فقط -

سوال - نور الابصار رشد شعار - کئی شخص وہاں کے باشندے اپنی کسی ضرورت سے
یہاں آئے اُن کی زبانی معلوم ہوا کہ جب سے تم تبدیل ہو کر اس تحصیل میں آئے ہو

ورنیا کے دام لذات و فریب میں پڑ کر اپنی حقیقت و اصلیت کو بھول کر بندگان خدا کو نہایت ہی نظر حقارت سے دیکھتے ہوا ے بر خوردار اس حکومت کے زعم باطل کو دل میں جگہ دیجے جھوٹے گھمنڈ کو ہرگز ہرگز پسند نہ کرو یہ تفاوت حاکمی و محکومی چند روزہ ہے کیونکہ جو عالم نابود سے عرصۂ ظہور میں آیا ہے اُس کو آخر ایک دن فنا ہونا ہے۔ یہ دنیا محض ایک طلسم بے ثبات ہے ۔

اس نے کس کے ساتھ کی اب تک وفا   رہ گئے اسکندر و جم کیسا بھلا
ہے غنیمت گر رہے یاں نیک نام   سو بھی ہو تقدیر میں جس کی لکھا

پس تم موت کو ہر وقت حاضر و موجود سمجھو اور ہر وقت اپنے روشن انصاف سے ہر کہ و مہ کو راضی و خوشنود رکھو ۔

نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا   فقط ایک حرفِ نکوئی رہے گا

جواب ۔ قبلۂ آمال و امانی دام مجدہٗ ۔ بعد تقدیم مراتب تسلیم ملتمس ہوں ۔ عرصہ کے بعد خط آپ کا آیا ممتاز فرمایا حقیقت یہ ہے کہ جب سے فدوی تبدیل ہو کر اس تحصیل میں آیا ہے ۔ قصبہ ہذا کی جعلی کارروائیوں کو دیکھکر سخت حیران ہے یہاں کے باشندوں میں اسقدر نا اتفاقی بڑھی ہوئی ہے کہ ایک شخص دوسرے کے خون کا پیاسا ہے ہر وقت اس فکر میں رہتا ہے کہ کسی طرح نام و نشان اس کا صفحۂ عالم سے مٹ جائے ۔ پس بوجہ عداوت باہمی دو چار مصنوعی مقدمے ہر روز دائر رہتے ہیں اور تاریخ پیشی پر مبجانب فریقین ایسے جھوٹے اور بے ایمان گواہ حاضر کچہری ہوتے ہیں کہ اجلاس کے قریب پہونچتے ہی یہ زبان پر لاتے ہیں کہ ع

ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ

آخر کار کوئی بالزام دروغ حلفی اور کوئی بجرم جعلسازی جرمانہ یا قید کا سزایاب ہوتا ہے ۔ اگر تمام واقعات شرمناک کہ جو نا اتفاقی باہمی کے طفیل میں اس بستی میں پھیلے ہوئے ہیں اگر مفصل عرض کروں تو شاید ایک دفتر بھی اس کے لیے مکتفی نہ ہو سکے یہاں کے باشندے اپنی ناقص عادتوں سے تو باز نہیں آتے ناحق نا دوا نزدیک

ودور الفاظ نامناسب سے بندہ کو مشہور و مطعون کرتے ہیں بے شک غرور سے
جو کوئی سر اٹھاتا ہے اور اپنے کو دوسرے سے اعلیٰ جانتا ہے وہ آخر سر کے بل
گرتا ہے کمترین کا عمل اس پر ہے ؎

خاک آپ کو سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے

سوال۔ ہمہ تن سہو سراسر نسیان برادر ظہور علی خاں۔ وزیر علی خاں کی زبانی معلوم
ہوا کہ تم ہر ایک کے ساتھ متواضعانہ پیش نہیں آتے بلکہ یہ سمجھتے ہو کہ زیادہ عجز
آدمی کو حقیر و بے توقیر کر دیتا ہے یہ خیال سراسر لغو ہے کیا معنی خاکساری سے
انسان کی عزت کم نہیں ہوتی جس قدر انکساری کے ساتھ لوگوں سے برتاؤ کرو گے
اسی قدر تمھاری عزت ترقی پکڑے گی لوگ تم کو مہذب کہیں گے خیال کرنا چاہیے کہ
اگر کوئی شخص تمھارے مکان پر آوے اور تم اسکی تعظیم نہ کرو گے تو کیا وہ شخص تمھارے
اس ناجائز دستور سے خوش ہوگا ہاں اگر اس کی تواضع کرو گے تو وہ کمال خوشی
سے تمھارے پاس آیا کرے گا ہر قسم کی حاجتیں خاکساری سے روا ہو سکتی ہیں جو
کام نرمی سے نکلتا ہے وہ سختی سے نہیں نکلتا جو لوگ عمدہ جوہر خاکساری کو حاصل نہیں
کرتے وہ اس وقت ضرور پچھتاتے ہیں جب خاک میں مل جاتے ہیں کہ ہائے ہم
جس چیز سے بنائے گئے تھے اس کی ہم نے ذرا بھی قدر نہ کی فقط۔

جواب۔ معدن جود و کرم جناب بھائی صاحب۔ مفخر نامہ صادر ہوا اعزاز بخشا
جس حالت میں کہ ہم خاک کے پتلے ہیں اور آخر خاک ہی میں دفن ہو جائیں گے تو
ہم کو خاک ہی سے سچی الفت کرنی چاہیے بیشک جو شخص صدق دل سے خاکساری
اختیار کرتا ہے اُس سے سب خوش رہتے ہیں ؎

خاکساری کیوں نہ ہو دل کی کدورت کا علاج ۔۔۔ خاک سے ملنا اڑاتا ہے غبار آئینہ

مگر ہاں جو حضرات مثل وزیر خاں کے ملاؤں کی صورت رہکر میٹھی چھری بنکر لوگوں کا گلا
کاٹتے ہیں پھر اُس پر آپ کو خاکسار مشہور کرتے ہیں میں اُن کو کبھی خاکسار نہیں کہوں گا
بلکہ موذیوں کے گروہ کا سردار کہوں گا ؎

خاکساری پر نہ کر موذی کی ہرگز اعتبار   جونک مٹی میں رہے تو بھی لہو پیتی رہے

اسی سبب سے بدباطن ومنافق لوگوں کے ملنے چلنے سے نفرت کرتا ہوں فقط۔

سوال۔ فرزند خود پسند۔ ہم نے سنا ہے کہ تمھارے دماغ میں بوئے خود پسندی خوب سماگئی ہے وینز تم نے اپنی زبان بہت گندی کرلی ہے سنو جو آدمی اپنی تعریف وتوصیف کا کلمہ اپنی زبان سے نکالتا ہے وہ عوام کے نزدیک خود بینی وخود پسندی کے القاب سے ملقب کیا جاتا ہے لوگ اس کے اقوال غرور آمیز پر ہنسا کرتے ہیں فتنہ انگیز وشورش خیز باتوں سے انسان کو پرہیز لازم ہے دنیا میں اکثر خرابیاں ولڑائیاں اسی زبان کی بدولت ہوتی ہیں گھر کے گھر اسی زبان نے صاف کردیے باپ کو بیٹے اور دوست سے دوست کو یہی ٹیڑھی زبان جُدا کرادیتی ہے اور خون کا پیاسا بنادیتی ہے۔ زبان شیریں ملک گیری زبان ٹیڑھی ملک بانکا اب تم بری بات کو چھوڑ کر نیک خصلت اختیار کرو تاکہ دین ودنیا میں تمھارا بھلا ہو فقط۔

جواب۔ قبلۂ جان وکعبۂ ایماں مدظلہ العالی۔ نامہ والا صادر ہوا سرفراز فرمایا ویسے تو خلق خدا کا حلق کسی نے بند نہیں کیا الآ بجز ایں غرور کی بو تک بھی اپنے دماغ میں نہیں آنے دیتا میری نیکیوں کی تمام بستی گواہ ہے جب آپ یہاں تشریف لائیے گا دریافت فرمائیے گا۔ زیادہ اس سے اور کیا عرض کروں فقط۔

سوال۔ اے نادان۔ تہذیب ایک گوہر بے بہا ہے برخوردار ظفر علی خاں مجسم تہذیب عقل کل نقش متانت پسند دشمن خوشامد ہے اور اسی پر کیا دارومدار ہے جو جو حرکات وسکنات اسکے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی بیجا ولایعنی نہیں ہے اس سبب سے ہم اس سے خوش ہیں اور تم کندۂ ناتراش منہ زور بے ادب بے تہذیب کج بحث ہو۔ تم کو معلوم نہیں کہ تہذیب کس جانور کا نام ہے کیا تہذیب یہی ہے کہ بوٹ چڑھائے جاکٹ وپتلون پہنے میخواری وبسکٹ کھائے سیٹی بجائے۔ بس تمھاری بدعادتوں سے ہم نہایت ناخوش ہیں فقط۔

جواب۔ جناب خالو صاحب پشت پناہ میرے۔ قسم خدا پاک کی کہ فدوی

کے اب وہ خیالات نہیں جو پہلے تھے۔ توبہ ہے میری ہزار توبہ ہے یہ عجز سمات اپنی
عادات ناقص و حرکات ناشایستہ سے باز آکر دست بستہ عرض رسا ہے کہ اللہ میرا
قصور معاف فرمائے گا۔ واللہ مجھ کو آپ کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنی جان
صرف کر دینے میں دریغ نہیں۔ کیونکہ آپ کی خدمت گذاری میرے لیے دونوں جہان میں
ایک عمدہ یادداشت اور نیکنامی کا نمونہ ہے اس حقیر کو حاضر و غائب اپنا خادم تصور
فرمائیے تا حصول ملازمت مژدہ صحت وری مزاج خود بدولت سے آگاہ فرماتے
رہا کیجیے۔ فقط۔

سوال۔ مکرم بندہ جناب بھائی صاحب۔ عرصہ کثیر ہوا آپ کا نوازش نامہ نہیں
آیا اس کا کیا سبب ہے مدت سے جو میں نے خدمت عالی میں عریضہ نہیں بھیجا وجہ
اس کی یہ ہے کہ کثرت کار سرکار سے فرصت نہیں ملتی تھی اب فرصت ہوئی تو آپ کو
اپنی خیریت سے اطلاع دی فقط۔

جواب۔ اے دین فراموش۔ سنو جب تک تم ارکان و فرائض الٰہی اور احکامات
شرعیہ کے پابند تھے تب تک ہم کو تم سے محبت تھی جب سے طریق دین اسلام کو تم نے
چھوڑا اور طریقہ نیچری اختیار کیا اسی روز سے ہمارا قلم فرط رنج و ملال سے رک گیا فی الحقیقت
جاکٹ پتلون کے زیب جسم کرنے والے و چھری کانٹے سے کھانا کھانے والے
و نماز روزہ ترک کرنے والے ہمارے کون اور ہم اُن کے کون ہیں اب تم کو ہم سے
اور ہم کو تم سے کیا واسطہ و سروکار بس ہمارے خطوط کا انتظار کرنا خیال باطل ہے فقط۔

سوال۔ عزیز بے سمجھ۔ ہم نے سنا ہے کہ تم فرضی بات پر لوگوں سے حجت کر بیٹھتے ہو
ہر ایک کی بات میں دخل دے کر اپنی بات کو بالا رکھتے ہو اگر کسی نے ہاں میں ہاں ملائی
تو خیر ورنہ آستین چڑھا لڑنے کو مستعد ہو جاتے ہو ان تمھاری حرکات ناپسندیدہ سے ہم سخت
ناراض ہیں اب چند قاعدے گفتگو کے بارے میں تحریر کیے جاتے ہیں براہ سعادتمندی
پورا پورا عمل کرو اول یہ کہ بہت نہ بولے کیونکہ بہت بولنے سے آدمی پاگل سمجھا جاتا ہے
دوسرے یہ کہ جب تک بات کے نیک و بد کو نہ سوچ لے ہرگز منھ سے نہ نکالے تیسرے یہ کہ

ایک بات کو بار بار نہ کہے کیونکہ اس سے سامع کو نفرت ہوتی ہے چوتھے یہ کہ جب کوئی دوسرا بات کرتا ہو اپنا بیان شروع نہ کرے جب وہ تمام کرے تب اپنا بیان ایسے کلمات سے کرے کہ مطلب فوت نہ ہو پانچویں یہ کہ جس بات کو دوسرے سے پوچھیں آپ جواب نہ دے چھٹے یہ کہ جب ایک جماعت سے کسی بات کا سوال ہو جواب دینے کو پیشوا نہ بنے ساتویں یہ کہ جس علم میں دخل نہ ہو اس کی بحث میں دخل نہ دے آٹھویں یہ کہ جو بات اس سے پوشیدہ رکھیں اُسکے سننے کو ظاہرا قصد نہ کرے۔ نویں یہ کہ اشارے کنایہ سے بات نہ کرے۔ دسویں یہ کہ اپنی آواز کو اندازہ پر رکھے نہ اتنا آہستہ بولے کہ دوسرا سننے سے عاجز ہو اور نہ اتنا سخت بولے کہ سننے والے کا دماغ پریشان ہو۔ گیارھویں یہ کہ کسی کی بدی یا برائی کی بات زبان سے نہ نکالے کیونکہ نتیجہ اس کا باعث بدنامی ہوتا ہے۔ بارھویں یہ کہ کذب و دروغ آمیز بات سے زبان کو آشنا نہ کرے اس واسطے کہ دروغ گو آدمی دنیا میں علی الدوام ذلیل و خوار رہے گا اور یوم الحساب کو بھی خدا کی رحمت سے محروم رہیگا فقط۔

جواب۔ چچا صاحب بزرگوار من سلامت۔ نامہ نصیحت آمیز وارد ہوا ممتاز فرمایا حق سبحانہ تعالےٰ ذات بابرکات کو میرے سر پر قائم رکھے۔ آپ کے ارشاد کو کالوحی من السماء سمجھ کر پورا پورا عمل کروں گا فقط۔

سوال۔ قدر افزائے نیازمنداں۔ عرصہ سے نامہ عالی صادر نہ ہوا اس لیے دل نیازمند متفکر ہے ہفتہ گذشتہ میں مسمیان گل شیر خاں و شمشیر خاں دونوں بھائی کوتاہ بیں تھوڑی سی زمین کے جھگڑے میں خوب جھگڑے حتی کہ زدوکوب کی نوبت پہونچ گئی چنانچہ اپنے اعمال کی بدولت آجکل جیل خانہ میں براج رہے ہیں سچ ہے جو دنیاوی مال ومتاع کی چاہ میں دل لگاتا ہے وہ اپنے کو ڈانواں ڈول کرکے چاہ مصیبت میں ڈالتا ہے دیکھیے اب آخر نتیجہ کیا ہوتا ہے فقط۔

جواب۔ عزیز سراپا تمیز تمھارے خط کے آنے سے تشفی وافی ہوئی گل شیر خاں اور شمشیر خاں کا حال معلوم ہوا۔ پرسوں کے روز آدھی رات کو شیخ شبراتی کے لڑکے کو بھیڑیا اُٹھالے گیا تھا اس وقت بسبب اندھیری رات کے اسکے چھڑانے میں ناکامیاب رہے

علی الصباح اُس کی تلاش میں ورثار نکلے تو ایک میل کے فاصلہ پر جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ
جھاڑی کے درمیان بھیڑیے کے بچّوں کے ساتھ صحیح وسالم بیٹھا کھیل رہا ہے ۔
اس وقت بھیڑیا کہیں گیا ہوا تھا یہ بیچارے خوشی خوشی اس کو اُٹھالائے سچ ہے جسے
خدا رکھے اسے کون چکھے فقط ۔

سوال ۔ پھوپا صاحب قبلہ فیض رساں سلامت ۔ عرصہ گذرا کہ خبر اس طرف کی معلوم
نہ ہوئی اس باعث سے ہر وقت آشفتہ خاطر رہتا ہوں امید کہ صحت بدی مزاج مقدس
سے مع کوائف دیگر آگاہی بخشیں گے تازی خبر سنیئے کہ رستم خاں ولد پہلوان خاں نے
خشت سازوں کو واسطے تیاری خشت روپیہ پیشگی دیدیا تھا لیکن خشت سازوں نے
موافق اپنے اقرار کے خشت تیار نہ کیں تو خاں صاحب موصوف نے براہِ ناعاقبت اندیشی
ایک خشت سانکولات دھکّے سے مارا کہ وہ بیچارہ دو دن زندہ رہ کر مرگیا آخر وقت
اُس نے پولیس کو لکھا دیا کہ میں زدو کوب کے صدمہ سے ہلاک ہوتا ہوں جب وہ مرگیا
تو پولیس نے اس کی لاش ڈاکٹر صاحب کے معائنہ کو بھیج دی ۔ اُنھوں نے سخت چوٹ
سے مضروب ہونا مہلوک کا ظاہر کیا اب یہ مقدمہ عدالت میں رجوع ہے خاں صاحب
مذکور حوالات میں ہیں دیکھیے اونٹ کس کل بیٹھتا ہے فقط ۔

جواب ۔ برخوردار خجستہ خصال ہمیشہ خوشحال رہو ۔ بہ کار سرکار ہم دہلی گئے تھے
آج واپس آئے تو رستم خاں کی کیفیت معلوم ہوئی حقیقت میں غصہ سب سے زیادہ
خراب ہے غصہ کو روکنا بڑی مردانگی ہے غصہ کے وقت ایسی حرکتیں ناشائستہ ہوجاتی
ہیں جو پیچھے خرابی وفساد پیدا کرتی ہیں پھر انسان افسوس کرتا ہے کہ ہائے میں نے غصہ
وغضب کیوں فرو نہ کیا اگر اس وقت فرو کرکے صبر اختیار کرلیتا تو اس قدر مبتلائے تکلیف
نہ ہوتا ۔ انسان کو چاہیے کہ غصّہ وغضب کے وقت عقل قائم رکھے صبر وخاموشی اختیار کرے
تاکہ رفع فساد ہو جو لوگ واہی تباہی باتوں سے دماغ کو پراگندہ کرتے ہیں ۔ اور غصہ
میں آکر کسی کو مار بیٹھتے ہیں وہ اہل دانش کے نزدیک احمق وفاترالعقل ہیں فقط ۔

سوال ۔ جناب والا آداب ۔ مزاج مقدس ان دنوں دلاور خاں وبہادر خاں میں سخت

نقیض پڑ گئی ہے عدالت تک نوبت پہونچ گئی ہے ؎

نااتفاقی شیوہ ہے دورِ خراب کا　　　خنداں ہے برق دیکھ کے رونا سحاب کا

اتنے دنوں سے اُن کے یہاں میاں اتفاق صاحب مقیم تھے تمام کام خوش اسلوبی سے انجام پاتے تھے ہر طرح کی آسودگی تھی اب نفاق صاحب کے آتے ہی مفلسی اور بربادی کے آثار نمودار ہو گئے۔ سچ ہے جس قدر اتفاق میں بھلائیاں ہیں اُسی قدر نفاق میں برائیاں ہیں دیکھیے آخر کیا ظہور میں آتا ہے۔ اِلّا دلاور خاں صاحب کے عام برتاؤ اور چال و چلن شریفانہ سے یقین ہے کہ اُس میں کامیاب ہوں گے فقط۔

جواب۔ سرمایۂ سعادت بعافیت رہو۔ تمھارے خط سے دلاور خاں و بہادر خاں کی نااتفاقی کی کیفیت معلوم ہوئی حقیقت میں فساد کا ثمرہ بُرا اور نفاق کا نتیجہ خانہ بربادی ہے انسان کو نہیں چاہیے کہ جامۂ نفاق کو پہنے اور حُلۂ اتفاق کو تن سے اُتار ڈالے کیونکہ انسان کے دل میں سلوک و اتفاق کا ایسا جوہر لطیف ہے کہ جس سے وہ اپنی بہبودی کے معاملہ میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے کسی استاد کا شعر ہے ؎

ز اتفاق مگس شہد میشود پیدا　　　خدا چہ لذت شیریں در اتفاق نہاد

بیشک اتفاق باہمی ایک ایسی خداداد نعمت ہے کہ جس جگہ یہ ہو وہاں کبھی نفاق نہیں آتا چنانچہ دور کیوں جاتے ہو خود اپنے وجود پر قیاس کرو جبتک چاروں خلطیں یعنی آب۔ آتش۔ خاک۔ باد۔ باہم متفق رہتی ہیں تو ہر طرح سے تندرستی رہتی ہے جہاں کسی نے ایک دوسرے پر زیادتی کی تندرستی میں فرق آجاتا ہے فقط۔

سوال۔ اخی المکرم معظم دام کرمہٗ۔ بعد تبلیغ مراسم نیاز عرض پرداز ہے کہ ان دنوں بھائی ظہور علی خاں صاحب نے بلا اطلاع ہم لوگوں کے امداد خاں و شہداد خاں کے بہکانے سے دعویٰ دلا پانے مبلغ دو سو روپیہ کا بنام حق داد خاں کیا تھا عدالت نے بہ تعین تاریخ گواہ ثبوت طلب کیے جب تاریخ پیشی قریب آئی تب نامبردگان سے کہنے لگے

کہ میں نے یہ نالش محض آپ صاحبوں کے کہنے سے دائر کردی تھی ورنہ مجھ کو ذلّت اٹھانے سے کیا فائدہ تھا آپ لوگ عدالت میں چل کر گواہی دیجیے وہ اتنا سنکر کہنے لگے کہ ہم کچھ نہیں جانتے تم جانو اور تمھارا کام اس گفتگو سے صاحب موصوف مایوس ہو کر دوسرے گواہوں کی تلاش کرنے لگے لیکن گواہی دینے پر کوئی آمادہ نہ ہوا بلکہ سب نے یہ کہا کہ سانچ کو آنچ نہیں دروغ کو فروغ نہیں آخر کو عدم پیروی سے مقدمہ خارج ہو گیا اب اُس کی نظر ثانی کی فکر میں ہیں ہر چند ہم لوگ سمجھاتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے آپ بذریعہ تحریر اس ضد سے اُن کو باز رکھیے فقط۔

سوال ۔ عزیز قلیل الفہم۔ برادر حسن علی خاں کے خط سے معلوم ہوا کہ تم نے باغوائے امداد خاں و شہداد خاں بنام حق داد خاں دو سو روپیہ کی نالش کی تھی وہ خارج ہو گئی اب ارادہ تمھارا نظر ثانی کا ہے مجھ کو زیادہ بحث کرنے کی اس لیے ضرورت نہیں کہ جب انسان اپنے انجام کو سوچ لیتا ہے تب اپنی عقل پر خود ہی افسوس کرتا ہے مگر ہاں اسقدر تو ضرور کہوں گا کہ ہر ایک بشر کو لازم ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کرے جس کا انجام پشیمانی و بدنامی ہو۔ ع

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

جس فعل سے خدا و رسول اور خلق اللہ ناخوش ہو وہ کام ہرگز نہ کرنا چاہیے تمھاری شان کے شایاں نہیں ہے کہ تم جھوٹے جھگڑے بطمع اپنے نفس یا کسی کے کہنے سننے سے برپا کرو پس ایسے کاموں سے جن سے عزت میں تنزل واقع ہو محترز رہو اور اپنی حرکت ناجائز پر نادم ہو کر از راہ دانائی حق داد خاں سے صفائی حاصل کرو ہر چند کہ یہ لکھنا ہمارا تم کو ناگوار معلوم ہوگا کیونکہ نصیحت کی بات کڑوی لگتی ہے الّا تامل سے سوچوگے تو مفید پاؤگے فقط۔

جواب ۔ سایۂ بلند پایہ قبلہ گاہی صاحب دام ظلہ۔ بجا آوری خدمت فریضہ کے بعد عرض گذار ہے اپنے دیوانخانے کے سامنے جو میدان پڑا ہوا ہے اُس میں بڑے گڑھ خاں صاحب کا ارادہ مکان بنانے کا ہے بلکہ مشرق کی طرف دیوار کی بنیاد بھی

قائم کردی ہے بندہ نے اُن سے یہ کہا کہ اس میدان میں مکان بنانے سے ہم لوگوں کو سخت تکلیف ہو جائے گی آپ مکان نہ بنائیے اس پر گرج کر بولے کہ میں اپنی زمین زرخرید میں مکان بنواتا ہوں اس میں کسی کا کیا اجارہ تمھارا آرام جائے جہنم میں مجھے اس سے کیا مطلب فدوی یہ باتیں اُن کی سُن کر خاموش ہو گیا اگر آپ کا ارشاد ہو تو اسکی چارہ جوئی عدالت سے کی جاوے فقط۔

جواب۔ جان من۔ اگر بڑے گڑ خاں صاحب مکان بنواتے ہیں تو بنوانے دو ہم کیا کر سکتے ہیں زمین اُن سے چھین نہیں سکتے کیا معنی کہ وہ زمین زرخرید اُن کی ہے اگر عدالت میں مقدمہ دائر کروگے تو بڑی پیچیدگیاں پڑ جائیں گی آخر کو ذلیل و زیر بار ہونا پڑے گا۔ مثل ہے کہ جو جیتا سو ہارا جو ہارا سو مرا پس حتی الامکان انسان عدالت میں نہ جائے جہاں تک ہو سکے بچے کیونکہ عدالت میں جانا ایسا برا ہے جیسا گدھے پر سواری بلکہ بدرجہا اس سے بدتر مقدمہ بازی بلا ضرورت کسی شریف کا کام نہیں فقط۔

سوال۔ حضرت ولی نعمت جناب چچا غلام حسین خاں صاحب دام اقبالہٗ۔ بعد تبلیغ تسلیم التماس یہ ہے کہ جو مقدمہ عدالت دیوانی میں دائر تھا اُس میں کامیاب نہ ہوا بخدا میری خواہش ہرگز مقدمہ دائر کرنے کی نہ تھی لیکن وزیر خاں وغیرہ کی پُر فریب باتوں نے میرے دل میں یہ خیال پیدا کر دیا تھا کہ یا تو یہ لوگ مدد دے کر مقدمہ جتا دیں گے یا از روے تصفیہ باہمی کچھ دلا دیں گے یہ باتیں تو ظہور میں نہ آئیں اِلّا ایک حصہ میری جائداد کا قرضداری میں گیا اُن کے مشورہ نے مجھ کو برباد کر دیا اُن کی صلاح میرے کام نہ آئی افسوس اُس وقت آغاز و انجام پر کچھ غور کرتا تو اسقدر زیر بار نہ ہوتا اور نہ خفت ہوتی حقیقت میں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔ اب بجز اس کے کہ اپنے کیے پر نادم ہو کر آہ سرد کھینچ کر دم بخود ہو جاؤں اور کچھ نہیں کر سکتا لہذا اعطاف دلی سے ملتمس ہوں کہ آپ براہ مہربانی مربیانہ تھوڑا وقت اپنا صرف کر کے ہم دونوں فریق میں صلح کرا دیں بدون تشریف آوری جناب اصلاح معاملہ غیر ممکن ہے فقط۔

جواب۔ برخوردار سادہ لوح۔ خط تمھارا آیا حال معلوم ہوا جو شخص انجام کا پر

نظر نہ کرکے کوئی کام کرگذرتا ہے اس کا مآل پریشانی اور رسوائی ہے اس واسطے عقلمندوں
کا قول ہے کہ ہر کام کرنے سے پیشتر اُس کے آغاز و انجام پر غور کرلینا چاہیے سو
تم کو شروع ہی میں اپنی قوت و لیاقت کا وزن میزان ادراک سے کرلینا لازم تھا کہ
اگر میں مقدمہ دائر کروں گا تو فریق ثانی کے مقابلہ میں کیا صورت ہوگی جو لوگ ترغیب
دے کر مجھ کو لڑاتے ہیں وہ میرا ساتھ دیں گے یا عین موقع پر منھ پھیرلیں گے اس میں
کچھ شک نہیں کہ ان تمام خرابیوں کا باعث وزیر خاں ہے۔ آدمی کا ہے آدمی شیطان
یہ مثل سچ ہے آزما دیکھا ہے مگر ہر شخص گو کیسا ہی بیوقوف کیوں نہ ہو ضرور اپنی حالت
کو جانتا ہے درحالیکہ یہ تم کو معلوم تھا کہ میں فریق ثانی کی قوت و اقبال کو کسی طرح ضعف
نہیں پہونچا سکتا تو کمبخت حاسدوں کے کہنے سے مقدمہ دائر کرکے اپنی جائداد کا ایک
حصہ قرض میں ضائع کیوں کیا سہ

برتواضع ہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی است   پائے بوسی سیل از پا افگند دیوار را

دو ہفتہ کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت لے کر ضرور آؤں گا اور حتی الوسع مصالحت میں
کوشش کروں گا اطمینان رکھو فقط۔

سوال - عزیز تن پرور جب انسان کا جسم زیور دولت سے آراستہ ہو تو اُسے
زیبا ہے کہ اپنے خوان نعمت سے عزیز و اقارب و غربا کی شکم پری کے لیے بدل
متوجہ رہے ورنہ اپنا پیٹ تو گدھا بھی بھر لیتا ہے دیکھو چچا علی بخش خاں صاحب
ڈپٹی کلکٹر نے اپنی جائداد مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی اپنے عزیزوں اور ناتے داروں کو
سپرد کردی اور اُس پر بھی ہر ایک کے بہبودی کے لیے قلمے قدمے درمے ساعی ہیں حق
تو یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ دولت دے تو ایسے ہی کو دے نہ کہ تم جیسوں کو کہ اگر
اتفاقیہ کوئی بھائی بند کسی غرض سے تمھارے پاس جاتا ہے کار برآری تو درکنار
اُس کی مزاج پرسی کے بھی تم روادار نہیں ہوتے پتھر پڑیں ایسی سمجھ پر فقط۔

جواب - فیض مآب جناب بھائی صاحب۔ نامہ والا صادر ہوا میری عزت
بڑھائی جو صاحب میرے پاس تشریف لاتے ہیں متلاشی معاش آتے ہیں۔ اس زمانہ

ہیں روزگار عنقا ہے صدہا آدمی نوکرشدہ مدارس سرکاری کے تعلیم یافتہ لیاقت نامہ
ہاتھ میں لیے بہ اُمید نوکری کچہریوں میں خاک چھانتے پھرتے ہیں سرکاری خدمتیں وہی گنتی
کی ہیں فرمائیے سرکار کہاں تک نوکری دے میں ہر ایک سے متواضعانہ پیش آتا ہوں
اور روزگار کرانے میں اپنی مجبوری کہہ سناتا ہوں سوا اسکے اور کوئی وجہ نہیں فقط۔

سوال - برخوردار قارون منش - ہم نے سنا ہے کہ تم ایسے بخیل و ممسک ہو گئے ہو
کہ دینے کے نام کو اڑ دے کر سو جاتے ہو افسوس اس قدر دولت ہوتے ہوے نہ تم خود
کھاتے ہو اور نہ کسی کو کھلاتے ہو سچ ہے اگر عاقل کو دولت مل جاتی ہے تو وہ اُسکی وجہ
سے ایسا جھک جاتا ہے جیسے ثمر سے شجر بلکہ سرور زر حرام سمجھ کر انکساری اور رفاہ عام
سے خوش ہوتا ہے اور بیوقوف اور ناعاقبت اندیشوں کے ہاتھ جو دولت آجاتی ہے
تو اس کے نشہ میں چور ہو کر بیجا طور پر خرچ کر ڈالتے ہیں کم نصیب شخصوں کو جو دولت نصیب
ہوتی ہے تو وہ کنجوس مکھی چوس نہ کسی کو کھلاتے ہیں اور نہ خود کھاتے ہیں زمین میں دفن
کر دیتے ہیں فی الواقع دولت اسی کا نام ہے جو رفاہ خلق اللہ اور علمی و عقلی ترقیات
میں صرف کی جاوے اے لخت جگر امداد خلق اللہ و ہمدردی ابنائے جنس میں صرف کرو
تاکہ دنیا میں نام و عقبیٰ میں ثواب ہو ؎

قدر بڑھتی ہے زندگانی میں نام رہتا ہے دہر فانی میں

جواب - حضرت ولی نعمت جناب پھوپھا صاحب - واقعی دولت خداداد پر بخل کرنا
نہ خود کھانا نہ کسی کو کھلانا دیدہ و دانستہ اپنے کو دوزخ میں ڈالنا ہے لالچ سے زیادہ کوئی
فعل ناپسندیدہ نہیں ؎

جو کریں گے جمع یاں غافل یہیں جائینگے چھوڑ ہاں مگر ارمان و حسرت ساتھ میں لیجائینگے

بس میری نسبت جو عوام کا گمان ہے محض غلط ہے میں افلاس زدوں کی بھلائی میں تن
من دھن سے متوجہ ہوں اور چاہتا ہوں کہ یہ دولت کسی ایسے کار خیر میں صرف کیجائے
کہ جس سے عوام الناس کی بھلائی و عاقبت میں بہتری اپنی متصور ہو یہ امر آپ کی تشریف
آوری پر منحصر ہے جلد تشریف لائیے تاکہ آپ کے مشورہ سے اس کار خیر کی تکمیل ہو جائے فقط۔

سوال - جناب چچا صاحب تسلیم - فدوی نے جو کچھ کمایا تھا دو شنبہ کی شب کو پشت دیوار مکان میں نقب دے کر چور چرا لے گئے ہر چند کہ پولیس تفتیش میں مصروف ہے اِلّا مال و ملزوم کا کچھ پتہ نہیں دیکھیے ملتا ہے یا نہیں مال مسروقہ کے فراہم کرنے میں کس قدر محنت اُٹھائی اور اس کی نگرانی میں مفت کی اذیت پائی۔ لیکن افسوس نہ میں نے خود کھایا نہ خدا کی راہ میں کسی کو کھلایا چوری سے کمر ہمت ٹوٹ گئی صبر نہ استقلال کی باگ چھوٹ گئی اب حیات و ممات میری دونوں برابر ہیں فقط۔

جواب - جامہ پوش کنجوسی برخوردار محمد طوسی - خط تمھارا آیا چوری ہو جانے سے ہمارے دل کو نہایت صدمہ ہوا افسوس نہ تم نے خود کھایا نہ کسی کو کھلایا مفت برباد کر دیا جو کوئی مال جمع کرے اور اُسکو نہ کھاوے اُسکا مال مفت اور کے ہاتھ جاتا ہے شوم مال کا نگہبان ہے نہ کہ مالک اُس کو ہر ایک رات یہی ڈر رہتا ہے کہ مبادا کوئی روپیوں کی خاطر جان سے نہ مار جائے ایسے مالدار سے فقیر ہزار درجہ بہتر ہے کہ جو کچھ تھوڑا بہت اُسکے ہاتھ آتا ہے بلا تامل خرچ کر کے بے اندیشہ رات کو سوتا ہے پس جو کوئی زر پیدا کرے اُس کو لازم ہے کہ اُس میں سے کچھ کھاوے کچھ رکھے کچھ خدا کی راہ پر دیوے سو تم نے ایسا نہیں کیا اب اس کا افسوس ہی کیا ہے نوشتہ تقدیر یہی تھا فقط۔

سوال - ولی نعمت ما نیازمنداں جناب چچا صاحب دام اقبالہ میں سنا کرتا تھا کہ باشندے موضع نگانہ کے عموماً چور ہوتے ہیں مگر آج یہ کیفیت میں نے بچشم خود دیکھی کہ چاندنی چوک کی مسجد کے حجرے میں مؤذن صاحب اپنا کمبل رکھ کر کسی ضرورت سے باہر گئے اتنے میں مسمی داتا سنگھ مسجد میں آیا اور کمبل لیکر چلتا ہوا اتنے میں مؤذن نے راستہ میں اپنا کمبل پہچان کر طلب کیا چور مذکور سینہ زوری پر آمادہ ہو گیا اتفاق سے میں وہاں آن نکلا سمجھا بجھا کر مؤذن کو کمبل دلایا اس چور کی قسمت تھی جو میں وہاں آنکلا ورنہ جیل خانہ میں جاتا واقعی موضع مذکور کے باشندے کچھ ایسے جو تہ چور ہیں کہ نامرادا اتنی قلیل الحیثیت اشیاء حتی کہ ایک پارچہ مستعملہ کی چوری سے بھی باز نہیں آتے کمبخت ذرا نہیں شرماتے نہایت بیباک و سخت بے حیا ہیں فقط

جواب - راحت القلوب برخوردار محمد یعقوب - جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے یہی سنتے ہیں کہ آج ٹھگانے کسی کی بھینس چرالے گئے یا آج کسی کی بھیڑ بکری کاٹ کر کھا گئے آج یا تو رہتک کی پولیس والے اُن پر مار دھاڑ پکڑ دھکڑ کر رہے یا کلانور کے تھانہ والے سونٹا کاری سے اُن کی خبر لے رہے ہیں کسی کی مشکیں بندھ رہی ہیں کسی کا چالان ہو رہا ہے کوئی پٹ رہا ہے کوئی بھاگ گیا غرضکہ ہر روز بلا ناغہ اس گاؤں میں یہی فضیحتا رہتا ہے گروہ لوگ بے غیرت بد نہاد اپنی خوئے بد سے باز نہیں آتے - فقط

سوال - کرم بندہ جناب خالو صاحب تسلیم - مدت گذری کہ نامہ والا صادر نہ ہوا - اس سے فدوی کی طبیعت نہایت پریشان ہے امید کہ صحت وری مزاج مبارک سے آگاہی بخشیئے یہاں کے چند اشخاص بد اساس نے بوجہ کدورت باطنی و از راہ بد وضعی میرے و چچا غلام حسین صاحب کے اچھے دلوں میں برائی انتہا درجہ کی پیدا کر دی اور براہ عناد ایک نیا فساد بے بنیاد ہمارے باہم فوجداری کرا دینے کی غرض سے اپنی طبیعت سے اختراع کر کے وہ طول عمل میں لائے تھے کہ معاذ اللہ خدا نے عزت رکھ لی جو با فہام و تفہیم چند ہوا خواہ صمیم کے رنجش و کدورت مبدل بہ صلح و صفائی ہو گئی واقعی یہاں مخلوق کچی دغاباز اور دروغگو بد نہاد و فساد جو ہمہ تن باطن بدنیت و اعمال دونوں خراب گھر میں فاقہ الا یاتوں کا وہ تڑاقا کہ سامع کے ہوش بگڑ جائیں سخت فاقہ کشی میں ہر وقت ایک نیا معاملہ سامنے لاتے تھے اب بفضلہ تعالےٰ اتفاق باہمی سے ہمارے یہاں اجالا ہوا طالع بالا ہوا - دشمنان بدسرشت کا منھ کالا ہوا فقط -

جواب - سعادت نشان برخوردار عبد الغفور خاں - خط تمھارا آیا حقیقت مندرجہ معلوم ہوئی تمھارے اتفاق باہمی کی خوشخبری سُن کر ہمارا دل نہایت خوش ہوا خدا ہمیشہ اتفاق رکھے ع

جب تک جہاں ہے تم بھی جہاں میں رہو عزیز

فی الواقع وہاں کے لوگ بڑے بے غیرت و بے تمیز ہیں حالانکہ کئی بار قید اور جرمانہ کی سزا پا چکے ہیں پھر بھی اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے ان روسیاہ بدسرشتوں کی دوستی

خنجر ونشتر سے بدتر اور اُن کے ساتھ ربط وضبط لائق لعنت ہے جس نے اُن کی دوستی کا
خیال کیا اُنھوں نے مکر اور دغا کی چھری سے اُس کو حلال کیا جو کوئی اُن سے ملا اُس کو
چند روز میں خاک میں ملایا جس پر بھروسہ کرو وہی درپے تخریب و برائی ہو۔ وہاں
کی خلقت بے وفا ناآشنا بے اعتبار غرض سے سروکار مطلب پر غلام پیر نطفہ حرام دغا
وفریب بے وفائی و کج ادائی دروغ گوئی وفساد جوئی اُن کا شیوہ ہے حرص وطمع اُن کے
نفس پر غالب ہے معاذ اللہ خدا ان لوگوں سے محفوظ رکھے حق تو یہ ہے کہ وہ جگہ لائق
بود وباش نہیں اب جوہر دانائی یہ ہے کہ وہاں کے باشندوں سے محترز رہو کسی کو دوست
نہ سمجھو کسی کے کہنے سننے پر عمل نہ کرو آپس میں متفق رہو انجام کار پر نظر رکھ کر اپنے خدا
کے فضل وکرم پر بھروسہ رکھو فقط۔

سوال ۔ قبلہ من مدت سے کچھ خبر وہاں کی معلوم نہ ہوئی اس لیے دل نیاز مند
متفکر ہے آج کل موضع گرورہ میں ایسی نفاق کی ہوا چل رہی ہے کہ کسی کو کسی سے اتفاق
نہیں فلک کج رفتار نے یہاں کی نسبت ایسی روش اختیار کی ہے کہ انسان میں انسانیت
کی بوتک نہیں نہ باپ کو بیٹے کی محبت ہے نہ بیٹے کو باپ کا ادب حقیقی بھائیوں میں وہ
فساد ہو رہا ہے کہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے ایک شخص اپنے دوسرے ہم جنس کو
آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھ سکتا دغا بازی و بے ایمانی کا ڈبا زار گرم ہے کہ خدا کی پناہ کسی کو
خوف خدا نہیں طمع ایسی غالب ہے کہ خواہ کچھ ہی ہو پیسہ مل جاوے ہر شخص اپنے منھ
میاں مٹھو بن بیٹھا ہے دوسرے کو خیال میں نہیں لاتا جدھر آنکھ اُٹھا کر دیکھو لڑائی
کے سامان نفاق کی تیاری ؎

کیسی ہوا چلی ہے کہ گھر گھر نفاق ہے　　مہر و وفا کا ذکر تو بالائے طاق ہے

جواب ۔ ثمرۂ زندگی من ۔ عین انتظار میں خط تمھارا پہونچا مسرور الوقت کیا دیری
خط کی وجہ عدیم الفرصتی ہے موضع گرورہ کے باشندوں پر کیا منحصر ہے بلکہ تمام ہند
میں اتفاق نہیں خصوصاً قوم مسلمان میں ایک دوسرے کو دیکھ کر جلتا ہے ایک کی آسودگی
پر ایک حسد کرتا ہے ذرا سی بات پر خواہ مخواہ کی عداوت خرید لیتا ہے فرضی گفتگو پر جہالت

کا اس قدر عمل درآمد ہوتا ہے کہ خانہ جنگی کی نوبت پہونچ جاتی ہے تمام ضروری کام ہرج
ہو جاویں جان و مال جائے تو بلا سے جائے مگر بات رہ جائے عامی تو درکنار عالموں کا
یہ حال ہے کہ فروعی مسائل کے اختلاف پر مدت العمر بول چال ملنا جلنا ترک کر کے ایک
دوسرے کی تخریب کے درپے ہو جاتے ہیں پھر ممکن ہے کہ یہ دشمنی رفع ہو جائے ہرگز نہیں
دوسرے ملکوں میں یہ مرض واہیات نام کو نہیں بیٹا کچھ مذہب رکھتا ہے باپ کا کچھ مذہب
ہے ایک بھائی ایک شریعت کا پابند ہے دوسرا دوسری ملت کا مقلد۔ لیکن کیا
ممکن کہ دلوں میں ذرا فرق ہو وہی ملنساری اٹھنا بیٹھنا۔ اخلاق محبت عیسیٰ بدین خود
موسیٰ بدین خود کا معاملہ ہو رہا ہے فقط

سوال۔ تکیہ گاہ فدویاں جناب چچا صاحب مدظلہ۔ بعد تقدیم مراسم نیازمندی
عرض ہے کہ منشی کالکا پرشاد تحصیلدار درجہ اول رشوت ستانی سے اس قدر بدنام ہوئے
کہ حکام تک ان کی رشوت ستانی کی خبر پہونچی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج سے اپنے عہدہ
سے بھی موقوف اور آئندہ کے لیے بھی مانع روزگار ہوئے عجب نادان ہیں کہ دنیاوی
مال کے دیوانے بنکر پروانہ ساں شمع طمع پر جان تک بھی دے بیٹھتے ہیں حقیقت میں تحصیلدار
نے اپنے ماتحت ملازموں اور رعایا کو عموماً ناراض کر رکھا تھا چونکہ فدوی درجہ سوم
کا تحصیلدار ہے اُمیدوار ہے کہ آپ دہلی تشریف لے جا کر کمشنر صاحب بہادر
سے مل کر ایک درجہ میری ترقی کرا دیجیے فقط۔

جواب۔ نور نظر میرے۔ ہر شخص کے لیے خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو اس کے واسطے
دیانت ایک جوہر لطیف ہے خصوصاً ملازموں کے واسطے ایسا موزوں ہے جیسا کہ آنکھ کے واسطے
نور جس آنکھ میں نور نہ ہو وہ کور ہے ایسے ہی جس ملازم میں دیانت نہ ہو ہیچ ہے نہ ہمچشموں
میں اس کی عزت نہ سرکار میں قدر نہ رعایا میں آبرو نہ وہ ترقی کا مستحق گردانا جاتا ہے نہ وہ
اپنے حسن کارگذاری کا صلہ پاتا ہے طمع نفسانی جس کا نام رشوت ہے بہت بڑی چیز ہے
خلاف کارروائیاں کر کے حق کو باطل و باطل کو حق کرے انصاف کا دشمن ظلم کا دوست بنا رہے
لیکن رشوت ستانی صرف اسی کو نہیں کہتے کہ کسی مقدمہ والے سے زر نقد لیوے نہیں کوئی

ذی اختیار کہ جس کے ہاتھ سے کسی کی مطلب براری ہو سکتی ہے اگر وہ کسی سے ایک چلم تمباکو یا
کسی قدر شیرینی یا کوئی تحفہ جو بہ نظر خوشامد محض واسطے اپنی حاجت براری کے دے رہا ہے
لے وہ بھی رشوت و بد دیانتی میں متصور ہے بس جو ملازم دیانت و امانت کی پوشاک سے
آراستہ ہو اس کو جاننا چاہیے کہ وہ غرض مندی کی دی ہوئی چیز سے قطعی انکار کرے ہندی
مثل ہے نہ کھائے نہ آنکھ لجائے لامحالہ پاسداری کرنی پڑے گی پھر وہ امانت و دیانت کا
لباس اس کے جسم پر درست نہ آئے گا اہلکاروں کو چاہیے کہ رشوت سے بہت بچیں اور
رو رعایت کی عادت نہ رکھیں۔ یاد رکھو کہ ہوس کے سین کے دندانے زنجیر کے پرزے ہیں
جس نے اس میں تن دیا اُس کے پابہ زنجیر ہونے میں کچھ شبہہ ہی نہیں آخر کسی نہ کسی روز قلعی
کھل جاتی ہے اور تن کے برتن سے آب شرافت کو فوراً بہا دیتی ہے۔ ہم جمعہ کے روز دہلی روانہ
ہوں گے اور کمشنر صاحب بہادر سے مل کر تمھاری سفارش کرینگے اطمینان رکھو فقط۔

سوال ۔جناب ماموں صاحب۔ اس وقت ایک شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ برادر
احمد علی خاں تحصیلدار پر مقدمہ رشوت ستانی قائم ہوا ہے جب سے یہ خبر وحشت اثر سنی
ہے ہوش و حواس فدوی کے بجا نہیں ہیں امید کہ مفصل کیفیت سے آگاہی بخشیے فقط۔

جواب ۔ برخوردار ستودہ اطوار طال اللہ عمرہٗ۔ تمھارا خط مرقومہ ۱۲ ربیع الثانی کا ہماری
نظر سے گذرا ہم حیرت میں ہیں کہ کس صاحب نے یہ خبر خلاف تسلیم عقل سلیم تم تک پہونچائی
برخوردار احمد علی خاں کی طبیعت ہرگز ایسے امور کی مقتضی نہیں ہو سکتی تم آئندہ کسی کی لکھی
لکھائی و سنی سنائی بات کا اعتبار نہ کیا کرو فقط۔

سوال ۔ برخوردار لیاقت شعار۔ تم کو بہ تلاش معاش حیدرآباد جا کر سال بھر ہوا ہنوز
کامیابی نہ ہوئی اگر روزگار نہیں ملتا تو بہتر ہے چلے آؤ جاؤ بہ موجودہ پر قناعت کرکے گھر بیٹھو
کیونکہ دنیا میں قناعت ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کی قدر و منزلت کو بڑھاتی ہے قانع
سب ہمجنسوں میں سرفراز و ذی عزت تصور کیا جاتا ہے آدمی میں قناعت ایک جوہر
ہے اسی سبب سے حکماء نے اس کو پسند کیا ہے چنانچہ ؎

کنج صبر اختیار لقمان است ہر کہ را صبر نیست حکمت نیست

قناعت کے معنی خدا کے دیے پر راضی رہنا اور زیادہ طلبی نہ کرنا ہے قانع سے خدا بھی راضی رہتا ہے طامع کو ہمیشہ بہ مقابلہ عزت کے ذلت ہوتی ہے انسان کو چاہیے کہ شعلۂ طمع کو صبر وقناعت سے فرو کردے اور ہر حال میں خدا کا شکر بجا لائے ؎

قناعت بہر حال اولیٰ تر است　　　قناعت کند ہر کہ نیک اختر است

زیادہ دعا فقط

جواب - قبلۂ دین و دنیا جناب چچا صاحب - واقعی طمع ایسی نابکار چیز ہے کہ بڑے سے بڑے ہوشیار آدمی کو خطرہ میں ڈال دیتی ہے اور جانوروں کو دام میں پھنسا دیتی ہے ؎

بدوزد طمع دیدۂ ہوش مند　　　درآرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

یہ حرص ملعون ہر سو دوڑاتی ہے سچ ہے ؎

سب کو دنیا کی ہوس خوار لیے پھرتی ہے　　　کون پھرتا ہے یہ مردار لیے پھرتی ہے

لیکن طمع سے کچھ حاصل نہیں ہوتا وہی ہوتا ہے جو مقسوم میں مرقوم ہے - انشاء اللہ عنقریب خدمت میں حاضر ہوتا ہوں فقط -

سوال - قدردان بیکساں جناب پھوپھا صاحب دام کرمہ - آج کل قاسم علی خاں کا ایسا پتلا حال ہے کہ جس کو لوگ دیکھ کر ہمہ تن حیران ہو رہے ہیں افسوس کہ کسی زمانہ میں اُن کے اقبال کی دھوم مچ رہی تھی یا اب اُن کی نسبت کچھ کہا نہیں جاتا نہایت تکلیف میں ہیں یہ تمام نتیجہ چانڈو اور افیون کے استعمال کرنے کا ہے چونکہ ان دنوں وہ تنگدستی کی وجہ سے نہایت پریشان ہیں اگر آپ کے ذریعہ سے روزگار اُن کا ہو سکے تو بہ شرط اجازت خدمت فیض درجت میں روانہ کیے جاویں فقط -

جواب - برخوردار نور الابصار تمھارے نامۂ سعادت سے ہمارے دل کو تسکین ہوئی حقیقت میں جو کوئی ستیاناسی افیون و چانڈو اور مدک کا استعمال رکھتا ہے وہ کمبخت ہو جاتا ہے اور اس پر نحوست ایسی سایہ فگن ہوتی ہے کہ چند ہی روز میں اُس کو دنیا مافیہا کی کچھ خبر نہیں رہتی کئی سال ہوئے کہ قاسم علی خاں ہمارے پاس آئے تھے ایک روز

بحالت پینک منھ پھیلائے آرام کرسی پر پڑے تھے ناگاہ ایک جانب سے گرگٹ کرسی پر چڑھ
آیا پھرتا پھرتا اُن کے منھ میں داخل ہو گیا جب اُن کو سرسراہٹ معلوم ہوئی تو کچھ کھانے کی
چیز سمجھ کر اُسے نگل گئے اور شب بھر سوتے رہے

چڑھی جو شیخ کو افیون تو دانہ تسبیح سمجھ الائچی دانہ تمام ٹھونگ گیا

اللہ رے طوفان ہوشیاری جب صبح کو بیدار ہوے تو درد شکم کی شکایت ہم سے کی ہم نے
ہسپتال بھجوایا ڈاکٹر صاحب نے اُن کے شکم کی کچھ عجب حالت دیکھ کر ایسی سریع التاثیر دوا
دی کہ استفراغ اور اسہال شروع ہو گئے کچھ دن چڑھے مرا ہوا گرگٹ دوسرے راستہ نکل گیا
پھر وہ صحیح و سلامت چاق و چوبند ویسے کے ویسے ہی ہو گئے بے غیرت زندگی تھی بچ رہے
توبہ توبہ معاذ اللہ بھلا یہ بھی کوئی زندگی ہے میں تو ایسی زیست پر خودکشی کو ترجیح دیتا ہوں
جب اُن کی ایسی عادت ہے تو اُن سے روزگار کیا خاک ہوگا اُن کا یہاں پر آنا کچھ
ضرور نہیں فقط۔

سوال ۔کرم فرمائے برحال برادران جناب بھائی صاحب دام فضالہ۔ برخوردار
عبد المجید خاں بوجہ نافہمیدگی طبع و زور بلوغت اپنے کے میرے کہنے پر باوصف فہمایش
مناسب کچھ خیال نہیں کرتا بلکہ گفتگوے مخالفانہ و کلمات گستاخانہ سے پیش آتا ہے لہذا
بحالت مجبوری ملتمس ہوں کہ آپ ذریعہ تحریر اُس کو ایسی تنبیہ فرماویں کہ آیندہ فدوی
کا کہنا سنے اور کسی معاملہ میں دخل انداز نہ ہو فقط۔

جواب ۔عقل کے دشمن برادر من ۔خط تمھارا آیا حال معلوم ہوا گو تمھارا لکھنا کسی
قدر صحیح ہو لیکن جب غور کیا جاتا ہے تو ہر ایک کے حق میں چراغ کے نیچے اندھیرے کا
مضمون تمھارے اوپر صادق آتا ہے ۔دوسروں کو پند و وعظ دینے میں کچھ ہینگ پھٹکری
نہیں لگتی مگر اپنے نفس پر بھی تو اُن کا عمل کرنا چاہیے نہ یہ کہ خود را فضیحت و بہ دیگراں نصیحت
کچھ تم بچے تو ہو ہی نہیں جو نیک و بد کی تمیز نہ کر سکو اب زیادہ تمھاری حقیقت کے لکھنے سے
قلم مارے شرم کے رُک گیا پس عبد المجید خاں کی کچھ خطا نہیں سراسر تمھاری ہی نافہمی و
کوتاہ اندیشی کا سبب ہے بشر وہ ہے جو شر و نیز بڑے کاموں سے بچے حالانکہ کئی بار تم کو

سمجھایا ہے الا ہماری تحریر تمھارے سامنے ایسی ہے جیسا اندھے کو آئینہ فقط۔

سوال۔ قدر افزائے برادران سلمہ الرحمن۔ وزیر خاں کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب بھائی صوبہ دار خاں صاحب اکثر اوقات الفاظ نامناسب میری شان میں فرمایا کرتے ہیں کیوں صاحب ایسی مجھ سے کیا خطا ہوئی جو جناب بھائی صوبہ دار خان موصوف کلمات ناملائم سے میرا ذکر کرتے ہیں۔ جیسے ہم چھوٹے بھائیوں کی اُنھوں نے سرپرستی کی وہ تو ظاہر ہے۔ اس پر طرّہ یہ ہے کہ ناحق ناروا نالائق و گدھا بناتے ہیں اس کا سبب ایماء فرمائیے۔ فقط۔

جواب۔ عزیز از جان برادر واجد علی خاں۔ تم نے اپنے خط میں بلا تحقیق جو مضمون بھائی صوبہ دار خاں صاحب کی شان میں لکھا ہے اس کے پڑھنے سے ہم کو سخت افسوس ہوا آیندہ کو بلا اطمینان صحت اس قسم کی باتیں نہ لکھا کرو۔ کیونکہ وزیر خان اپنے خطوط میں اس طرح کے مضمون لکھ کر تم کو لڑوا کر تماشہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ بھائی صاحب موصوف کی نسبت جو خلاف تہذیب گفتگو کرنے کا حال لکھا ہے محض غلط ہے کیا صاحب ممدوح بچّہ ہیں جو اُن کو کسی کے حفظ مراتب کا خیال نہیں تم کبھی اُن کی زبان سے الفاظ ناشایستہ کے نکلنے کا گمان نہ کرنا فقط۔

سوال۔ بھائی صاحب مکرم بندہ۔ جناب ماموں حاکم علی خاں صاحب فدوی کو طلب فرماتے ہیں مگر بدون خرچ جا نہیں سکتا اگر آپ مبلغ پچاس روپیہ مرحمت فرمادیں تو بندہ پارچہ وغیرہ سے اپنی حیثیت درست کرکے اُن کی خدمت میں حاضر ہو فقط۔

جواب۔ اے دروغ گو دزد خو۔ ہم نے تمھاری عادت کبھی لائق ستایش نہ دیکھی نہ سنی یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے ہیں کہ تم اکثر گھر کی چیز آنکھ بچا کر بغل میں دبا اونے پونے بیچ کر کبوتربازی میں صرف کر ڈالتے ہو اب تم نے جھوٹ بولنا بھی اختیار کیا کیونکہ ماموں حاکم علی خاں صاحب کو تمھاری طلبی سے صاف انکار ہے چنانچہ اُن کا خط بجنسہ ارسال ہے اے عزیز جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے آدمی کو بے اعتبار و بے وقار کر دیتا ہے اگر انسان کی ایک بات بھی جھوٹ ثابت ہو جاتی ہے پھر وہ سچ بھی کہے

توبھی اُسے جھوٹ سمجھ کر یقین نہیں لاتے چوری کی عادت قطع نظر گناہ عظیم کے خلق میں بے آبرو و ذلیل و خوار کر دیتی ہے۔ اب تم ہمارے پاس چلے آؤ علم جو عمدہ وسیلہ عزت و آبرو و ترقی کا ہے حاصل کرو تا وقتیکہ تمھارے مزاج کی صلاحیت نہ ہوگی تب تک خیالات واہیات تمھاری طبیعت سے دور نہ ہوں گے جب تم علم سیکھ لوگے تو نیک و بد کی تمیز کما حقہٗ ہو جائے گی فقط۔

سوال - بھائیوں کے مددگار بھائی صاحب صوبہ دار سلمہ الغفار۔ بعد تسلیم بصد تعظیم ملتمس ہے ان دنوں برادر واجد علی خاں ایسی بلاؤں میں گرفتار ہو گیا ہے کہ جس کا انجام مفلسی اور بربادی کے سوا اور کچھ معلوم نہیں ہوتا حالانکہ میں نے ہر چند نصیحت کی مگر بجز اُمور واہیات کے کبھی شائستہ کام کی طرف خیال نہیں کیا شائد آپ کے لکھنے پر حرکات لاتعنی سے باز آ کر نیک چلنی اختیار کرے فقط۔

جواب - ذی شعور برادر عبد الغفور۔ تمھارا خط آیا واضح کیفیت کا ہوا جب تمھاری نصیحت کا اثر واجد علی خاں کی طبیعت پر کچھ نہ ہوا تو ممکن نہیں کہ ہمارے لکھنے پر وہ جوان پیرایہ انسانیت میں ہو کر مہذب ہو جائے۔ ع

تربیت نا اہل را چوں گردگاں بر گنبد است

در حالیکہ وہ اپنی برائی کی بھلائی کی خود تمیز نہیں کر سکتا تو کہنا فضول ہے دوشنبہ کے روز شیخ عبد السلام کو سرسام ہوا ادھر اُدھر حکیم کی تلاش ہوئی حکیم کا وجود تو غیر موجود تھا لیکن ایک پنڈت جی خبر سُن کر نعلین چوبی کھٹ کھٹ کرتے آ پہونچے نبض دیکھ کر کہا سیت بارت ہے اُسی وقت مریض کو سونٹھ پیپل واجوائن پلا کر اُس پر ایک بھاری لحاف ڈال کر دو تین آدمیوں سے کہا کہ اس کو خوب دباؤ تاکہ ہوا نہ جائے تھوڑی دیر میں کھولا گیا تو دیکھا کہ طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا دیکھ کر اُس کے وارث رونے لگے پنڈت جی دھوتی کھچاتے رام رام کہہ کر چلے لوگوں نے کہا کیوں جی یہ کیا ہوا اس پر پنڈت جی نے فرمایا دوا ایسی ہی ہوتی ہے یا ادھ کھیت یا اُدھ کھیت یعنی اس طرف یا اُس طرف وہ بڑی غلطی کرتے ہیں جو ایسے پنڈتوں نا اہل کے علاج سے اپنی جان عزیز کو ضائع کرتے ہیں جس بیمار کو اپنی زندگی عزیز اور تندرستی منظور رہو

وہ ہرگز اُن سے علاج نہ کرائے فقط۔

سوال ۔ جان پدر۔ عرصہ سے تمھارا خط نہیں آیا کیا سبب ہے لازم ہے کہ اپنی خیریت ونیز دیگر کیفیت سے جلد مطلع کرو پرسوں شب کو حسب معمول ہم گھر میں سو رہے تھے کہ یکایک اُس میں آگ لگ گئی لیکن خوش قسمتی سے بہت جلد آگ کا لگنا ظاہر ہو گیا شعلے بجھا دیے گئے فضل خدا سے کچھ نقصان نہ ہوا۔ فقط۔

جواب ۔ قبلہ کونین دام مجدکم میفخر نامہ صادر ہوا سرفراز فرمایا سبحانہٗ تعالیٰ ذات بابرکات کو ہمیشہ صحیح وسالم رکھے یہاں خدا کے فضل وکرم سے ہر طرح امن وامان ہے مگر دیہات میں اکثر جگہ ہیضہ نمودار ہے جس کے باعث ہزاروں آدمی ضایع ہوے بہت سے گھر بے چراغ ہوگئے فدوی بھی عارضہ بخار میں مبتلا تھا اب تین چار روز سے کسی قدر افاقہ ہے لیکن تہیدستی کی وجہ سے گھر میں فاقہ ہے فقط۔

سوال ۔ فیض اکتساب جناب ماموں ہمیر خاں صاحب افواہاً سنا گیا ہے کہ جناب ماموں حاکم علی خاں صاحب کے دشمنوں کا مزاج چند روز سے ازحد ناساز ہے اس خبر کے سننے سے فدوی وجناب ممدوح کے احباب نہایت مضطر والم ناک ہیں۔ الّا جائے تعجب ہے کہ آپ نے باوصف قیام فاصلہ چار کوس کے اُن کی کچھ کیفیت نہ ارقام فرمائی امید کہ جلد آگاہی بخشیے شافی حقیقی جناب معظم الیہ کو شفا عطا فرما کے ہم وابستگان دولت کو خوش نصیب کرے آمین فقط۔

جواب ۔ برخوردار ستودہ افعال خوش رہو۔ تمھارا خط پہونچتے ہی میں بازپور گیا بھائی حاکم علی خاں کو تندرست پایا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ان دنوں وہ بیماری میں مبتلا نہیں ہوے یہ افواہ غلط ہے شاید صاحب موصوف کے کسی حاسد نے یہ جھوٹی خبر اڑائی ہے خدا اُن کے خیر خواہوں کا بول بالا و بدخواہوں کا منھ کالا کرے تم خط کا مضمون بھائی صاحب محتشم الیہ کے دوستوں کو سُنا کر تسلی دو فقط۔

سوال ۔ خالو صاحب اُمیدگاہ بیکساں۔ فدوی دس بارہ روز سے سوزش معدہ کی بیماری میں مبتلا ہے ہرچند علاج یونانی کیا گیا مگر کسی طرح صحت رونما نہ ہوئی بلکہ ترقی

ہے کہ دو روز سے اسہال خونی وقتے جاری ہے آخر یہاں کے طبیبوں سے مایوس العلاج ہو کر ملتمس ہوں کہ اگر وہاں پر کوئی ڈاکٹر یا حکیم ہوشیار و تجربہ کار ہو تو اس کو اپنے ہمراہ لے کر جلد تشریف لائیے فقط۔

جواب۔ برخوردار نیک اطوار زاد اللہ عمرہٗ۔ بعد دعائے صحت جسمانی واضح ہو کہ میں تمھاری بیماری کی خبر سُنکر سُن ہوگیا۔ میرے دوست حکیم امین اللہ صاحب جو علاج یونانی وفن ڈاکٹری میں عدیم المثال ہیں حتی المقدور تمھارے مرض کی علاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے گو تقدیر کے آگے تدبیر پیش نہیں جاتی مگر شافی مطلق کے فضل وکرم سے امید قوی ہے کہ اُن کے علاج مسیحائی سے تم کو صحت کلی ہو جائے گی انشاء اللہ تعالےٰ اُن کو اپنے ہمراہ لے کر جمعہ کے روز تمھارے پاس پہونچوں گا اطمینان رکھو فقط۔

سوال۔ برخوردار سعادت آثار خوش رہو۔ تمھارے خط کے نہ آنے سے رات دن ہم کو فکر رہتی ہے مقتضائے دانشمندی یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ اپنی خیر و عافیت سے ہمارے دل کو تسکین دیتے رہو ان دنوں بیماری تپ ولرزہ کا یہاں بڑا زور و شور ہے کوئی گھر بیماری سے خالی نہیں جس شخص کو بخار چڑھتا ہے پھر اُترنے کا نام نہیں لیتا۔ جس کے صدمہ سے ہر روز دو تین واقعات ضرور ہو جاتے ہیں۔ طبیبوں اور عطاروں کی خوب چاندی ہو رہی ہے اُن کو اپنے مطلب سے غرض ہے دوائیں ایسی کہنہ سڑی ہوئی ملتی ہیں کہ جن سے بجائے فائدہ کے ضرر ہوتا ہے جس قسم کا شربت یا عرق طلب کیجیے ایک ہی بوتل اور شیشی سے یہ بے رحم لوگ اُلٹ دیتے ہیں خدا ہی اپنا فضل و کرم کرے تو کرے ورنہ طبیب و عطار تو بے طرح ہاتھ دھو کے درپے بربادی بیماروں کے ہوئے ہیں فقط

جواب۔ قبلہ من دام افضالہٗ۔ یہ کمترین حمید پور گیا تھا کل واپس آیا ہے اس وجہ سے روانگی عرائض میں توقف ہوا خدا کے فضل و کرم سے امسال ضلع ہذا میں بیماری کی طرف سے اس وقت تک امن و امان ہے فصل موجودہ کی حالت اچھی ہے باجرہ کے جلد تیار ہو جانے سے غرباء کا بڑا کام چل پڑا عنقریب اور غلّہ بھی تیار ہو کر درد

ہونے والا ہے گرانی کسی قدر مبدل بہ ارزانی ہوگئی ہے فقط۔

سوال۔ مکرم و معظم بندہ جناب چچا صاحب میں دو برس سے عارضۂ برص میں مبتلا ہوں۔ ابتدائے مرض ہے اس وقت تک ادویات مناسبہ کا اس قدر استعمال کیا کہ جس کا درج ہونا سطح کاغذ پر گنجائش نہیں رکھتا الا کچھ فائدہ نہ ہوا چونکہ زندگی کا لطف تو تندرستی پر منحصر ہے اس لیے بوجہ عارضہ لاحقہ اس وقت زیست اپنی مجھ کو نہایت تلخ معلوم ہوتی ہے اگر وہاں کوئی ڈاکٹر یا طبیب اس مرض خبیثہ کا علاج واقعی کر سکتا ہو تو آگاہی بخشیے۔فقط۔

جواب۔ نور نظر لخت جگر زاد اللہ عمرہٗ۔ خط تمھارا آیا۔ تمھاری بیماری کی خبر نے ہمارے دل کو دردناک کیا۔ واقعی جب آدمی کسی مرض میں بتلا ہوتا ہے تو اُس وقت کی زندگی اسے تلخ معلوم ہونے لگتی ہے اللہ جل شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان کی ہر بیماری کے دفعیہ کے واسطے ادویات پیدا کی ہیں اگر انسان اپنی حالت پر نظر کرکے اُن کے استعمال سے بیماری کا دفعیہ کرتا رہے تو ممکن ہے کہ اپنی زندگی کا بہت سا حصہ صحت و تندرستی میں بسر کرے سو میرے عنایت فرما حکیم فتح الرحمن صاحب کہ ان کے پاس ہر مرض کی عمدہ عمدہ دوائیاں موجود ہیں بمبئی و مدراس و دیگر ممالک میں قبیح و خوفناک مرضوں کا علاج کرکے بہت سے سارٹیفکٹ حاصل کیے ہیں۔ یہاں تشریف رکھتے ہیں میں اُمید کرتا ہوں کہ اُن کے ایک دو نسخے سریع التاثیر سے عارضہ برص خواہ کتنے ہی برس کا ہو دفع ہو جائے گا تم یہاں آجاؤ تاکہ بہ اطمینان اُن کی طرف رجوع کیا جائے فقط۔

سوال۔ ذخیرۂ سعادت و اقبال نبیرۂ محمد کمال خوشحال رہو۔ آج زبانی سبحانی معلوم ہوا کہ تم بخار میں مبتلا ہو اس خبر کے سننے سے یہاں سب صغار و کبار مبتلائے پریشانی ہیں۔ ہر چند چاہا کہ وہاں پہونچکر تم کو دیکھیں لیکن ضعیفی مانع ہوئی تمھارے دیدار کی امید میں نیمجان باقی ہوں تم اپنی طبیعت کا حال لکھو چونکہ بیماری میں آب و ہوا کا تبدیل ہونا نہایت مناسب ہے جس طرح ممکن ہو سکے رخصت لیکر آؤ۔ و قطع نظر تبدیل آب و ہوا کے

بفضل باری تعالےٰ علاج یہاں خاطر خواہ ہوگا خط ٹکٹی پوسٹ کارڈ کے تلف ہونے کا احتمال ہے اس لیے خط بیرنگ بھیجو فقط۔

جواب۔ قبلہ مرادات دوجہانی جناب دادا صاحب مدظلہ العالی۔ بعد تقدیم مراتب آداب عرض پرداز ہے کہ واقعی کمترین عارضۂ بخار میں ایسا بیمار ہوا تھا کہ طاقت یک قلم نہ رہی مگر اب خدا کے فضل سے تندرست ہے اپنا حال محض اس خیال سے نہیں لکھا تھا کہ آپ کو تشویش ہوگی فی الحال یہاں کا یہ حال ہے کہ جس تحصیلدار کی جگہ فدوی قائم مقام تھا اُن کا انتقال ہوگیا حاکم ضلع نے بندہ کی مستقلی کی صدر میں رپورٹ بھیجی تھی وہاں سے ایک اور شخص مقرر ہوکر تحصیلداری پر آگئے بوجہ شومی طالع ترقی سے محروم رہا فقط۔

سوال۔ فیض رسان درماندگان جناب پھوپھا صاحب دام فیضہٗ۔ بعد عجز و انکسار عرض رساں ہے کہ مدت سے کچھ خیر خیریت مزاج اقدس کی معلوم نہ ہوئی اُمید کہ آگاہی بخشیے تاکہ رفع تردد ہو اپنی کیفیت کیا عرض کروں چھ مہینے سے خراب و خستہ ہو رہا ہوں۔ اس اُمیدواری نے مجھ کو پریشان کر رکھا ہے کہ کھانا پینا اچھا نہیں لگتا دس روز ہوئے کہ بندہ نے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع سے اپنے روزگار کے واسطے مکرر عرض کیا تھا صاحب موصوف نے یہ فرمایا کہ ہم کو تمھارا خیال ہے اطمینان رکھو چونکہ یہاں اُمید کامیابی کی نظر نہیں آتی اس لیے از بس انتشار ہے اور آپ کی رائے کا انتظار ہے فقط۔

جواب۔ سرمایۂ سعادت عین انتظار میں خط تمھارا پہونچا حال معلوم ہوا انگریزوں کی بات پتھر کی لکیر ہوتی ہے جس سے جو وعدہ کر لیتے ہیں عند الموقع اُس کو ضرور پورا کرتے ہیں ہمارے نزدیک تمھارا وہاں رہنا فائدے سے خالی نہیں ارحم الراحمین فضل کرے گا۔ مستقل مزاجی سے امیدواری کرو اُس کی رحمت کے اُمیدوار رہو وہ خود فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ (خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو) پھر گھبراتا کیا ہے ؎

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود　　　مرد باید کہ ہراساں نہ شود

ان دنوں یہاں ہیضہ کے ہاتھوں صدہا آدمی ہلاک ہوکر تہِ خاک ہوگئے اور ہوتے جاتے ہیں صبح سے شام تک شام سے صبح تک "رام رام ست ہے" کا غوغا و کلمہ کی صدا سے

خدا اپنی رحمت سے یہ زحمت جلد دور کرے فقط۔

سوال۔ فیض بخشندۂ مستمندان جناب ماموں صاحب دام نوالہٗ۔ مراسم اطاعت بجا لاکر ملتمس ہوں یہ احقر عرصہ چار ماہ سے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کے دفتر میں بہ امیدواری کام کرتا ہے الّا شومی طالع سے مستقلی تو در کنار کبھی قائم مقامی بھی نصیب ہوئی وجہ اس کی یہ ہے کہ بڑے بڑے دیسی عہدہ دار جو جگہ خالی ہوتی ہے اپنے عزیز و اقارب کو مقرر کرا دیتے ہیں میں منھ تکتا رہجاتا ہوں حالانکہ اُن میں لیاقت خاک نہیں اور نہ گفتگو کرنے کا سلیقہ لیکن مربی بیار و مر یہ تجویز رکا مضمون صادق آرہا ہے لیاقت کو کون پوچھتا ہے زر ہو یا وسیلہ اگر آپ براہ کرم بذریعہ تحریر جناب صاحب مجسٹریٹ ضلع ہذا سے میرے بارے میں سفارش فرمادیں تو بندہ کو اپنی کامیابی میں پوری اُمید ہو جائے فقط۔

جواب۔ برخوردار سعادت نشان خط تمھارا آیا دریافت تمھاری خیریت کے ہمارے دل کو تسلی ہوئی جناب صاحب بہادر مجسٹریٹ کی خدمت میں تمھارے روزگار کے واسطے ہم نے تحریری سفارش کی ہے اُن کی قدردانی سے اُمید قوی ہے کہ تمھاری لیاقت کے موافق تم کو ضرور کامیاب کرینگے تم نماز پنجگانہ بارگاہ مجیب الدعوات میں ادا کیا کرو اور یہ ابیات بھی ضرور پڑھا کرو ؎

یارب تری جناب میں ہرگز کمی نہیں	تجھ سا جہاں کے بیچ تو کوئی غنی نہیں
جو کچھ کہ خوبیاں ہیں وہ ہیں تیری ذات میں	تیرے سوائے اور تو کوئی دھنی نہیں
عاصی کی عرض تجھ سے یہی تو سن لے اے غنی	اپنے کرم کے گنج سے تو کر مجھے غنی

سوال۔ قبلۂ کونین مدظلہ العالی۔ بعد ادائے مراسم نیاز عرض پرداز ہے کہ ان دنوں بیس روپیہ ماہوار کی ایک جگہ اہلمدی کی خالی ہوئی تھی سو اس پر سررشتہ دار نے اپنے رشتہ دار کو مقرر کرا دیا۔ کمترین نے ایک قطعہ درخواست اس مضمون کی حضور میں جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر گذرانی کہ حسب الارشاد سرکار خاکسار سال بھر سے ملازموں کی مانند پرورش کی اُمید پر کچہری میں کام کرتا ہے۔ پرسوں کے دن جائے خالی شدہ پر ایک شخص اجنبی کہ جس نے اس کچہری میں کبھی اُمیدواری نہیں کی مقرر ہو گیا۔

اور یہ عرصہ گذار محروم رہا۔ چنانچہ جناب صاحب بہادر دام اقبالہٗ نے اُسکو موقوف کرکے بندہ کی پرورش فرمائی ہرچند سررشتہ دار وغیرہ نے اُس کی بحالی کے واسطے دواد وش کی مگر کچھ شنوائی نہ ہوئی آخرہ مجبور ہوکر خاموش ہو رہے۔ سچ ہے جب خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کے دیتا ہے ؎

کیا اصل ہے بندہ کی جو روٹی دیگا رزّاق کوئی اور ہے دینے والا

جواب۔ جانِ پدر ستودہ سیر۔ ساعت سعید میں خط تمھارا آیا تمھارے باروزگار ہونے کی خبر سنکر از حد بشاشت ہوئی سبحان اللہ والحمد للہ عجب شان کبریائی ہے ہم اُسکا شکر تہ دل سے ادا کرتے ہیں اور اُس مجسٹریٹ بہادر کی ہر روز ترقی مناتے ہیں کہ جس نے خدمت اہلمدی پر تم کو مقرر کیا۔ سو تم اپنی کارگذاری سے اپنے حاکم کو خوش رکھنا۔ اگرچہ کتنا ہی منھ لگا دے مگر اپنی حد سے آگے قدم نہ بڑھانا ہمیشہ اپنے کو نت نیا نوکر چاکر جاننا اس کے حکم کو ماننا اس کی مرضی کے تابع رہنا اپنی قدر کے موافق بات کرنا بے موقع و بے محل دم نہ مارنا فقط۔

سوال۔ اخی صاحب قبلہ۔ فدوی عرصہ سے متلاشی روزگار ہے اور چاہتا ہے کہ قریب تر کے اضلاع میں دستیاب ہو جائے لیکن اپنا یہاں ایسا ذریعہ نہیں کہ جس سے امید کامیابی کی ہو آج ظفر علی خاں کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب مسٹر ایلموس صاحب لفٹننٹ گورنر سابق کے بیٹے خدمت ایجنٹی پر متعین ہوکر اندور تشریف لائے ہیں گو انکی ذات سے اپنی کامیابی کی امید قوی ہے لیکن دور دراز فاصلہ کی وجہ سے اس طرف کی جادہ پیمائی کو میری ہمت نہیں پڑتی۔ وسیلہ جمیلہ بھی ملا تو تقدیر سے دور رہا فقط۔

جواب۔ اے میرے پیارے بھائی۔ جو کوئی ہمت کے برق یا گھوڑے پر سوار ہووے پھر بھلا اُسکو نزدیک و دور کا کیا ڈر ہے اور جس نے چارپائی پر پست حوصلگی سے پشت لگا کر بے ہمتی کا تکیہ سر کے نیچے رکھا اس سے کیا ہوتا ہے یعنی جو شخص صفت ہمت و حوصلہ و استقلال سے موصوف ہوتا ہے وہ اپنے ہر ایک خیال و ارادہ میں بالعموم کامیاب ہوکر نکلتا ہے اور جو ہمت و حوصلہ میں کم ہوتا ہے وہ اپنے مطلب سے محروم رہ جاتا ہے

انسان کو چاہیے کہ جب کسی کام کو شروع کرے تو آخر درجہ تک ہمت و حوصلہ کو نہ ہارے
جہاں تک ہو سکے اپنے عزم کو مستحکم بنائے جائے جس آدمی کا ارادہ مضبوط ہے اس کے کام
بھی بڑی استواری سے انجام پذیر ہوتے ہیں سچ ہے ؎

طے ہی ہو جاتا ہے کیسا مرحلہ دشوار ہو — چلتے چلتے ہوتی ہے نزدیک منزل دور کی

اب تم اندور جاؤ نزدیک و دور کا خیال نہ کرو فقط۔

سوال۔ کاہل وجود برخوردار۔ ہم نے اس معاملہ میں تحریر سے اپنے قلم کو روکتا چاہا مگر بہ جوش ہمدردی اس وجہ سے نہ رک سکا کہ خدا کے فضل سے تم سیاق و سباق خوب جانتے ہو مگر حیرت اس بات کی ہے کہ تم چست و چالاک ہوشیار و دور اندیش ہو کر تلاش روزگار کیوں نہیں کرتے تم کو خبر بھی نہیں کہ معاش کس طرح پیدا ہوتی ہے آسودگی کے سامان کس طرح آتے ہیں گھر بیٹھے آسودگی کہاں سے ہو تمھارا تو یہ اصول ہے کہ ہلاؤ نہ جھلاؤ مجھے بیٹھے کھلاؤ۔ بالکل بے ہمتی ہے افسوس تم اپنی عمر ناحق برباد کرتے ہو اگر عقل رکھتے ہو تو چاق و چست بنکر حسن معاش کا سلسلہ نکالو بہبودی و برتری کی فکر کرو نہ کہ کاہل و سست بنکر چارپائی پر پڑے ہوے چولھے کی طرف ٹکٹکی لگائے روٹیوں کی آس کیا کرو اس کو تو کوئی بھی پسند نہ کرے گا اب تم گھر سے باہر نکلو روزگار کرو تاکہ تمھاری زندگی کے دن چین و اطمینان سے بسر ہوں اور افلاس کی گرد تمھارے دامن سے جھڑ جائے فقط۔

جواب۔ عموی صاحب قبلہ ویسے تو ؎

ہے مرتبہ ہر ایک بشر کا جُدا جُدا — قسمت جُدی جُدی ہے نصیبا جُدا جُدا

گو میں اپنے آسودہ ہو جانے کے ڈھنگ و روزگار پیدا کرنے کی پوری یاقت رکھتا ہوں الا خالی ہاتھ کیا کروں کدھر جاؤں ایسی حالت میں گھر سے باہر جا کر کیا بھیک مانگوں ہاں پارچہ وغیرہ سے میری حیثیت درست کر دیجیے اور خرچ کرنے کو سو روپیہ دیجیے۔ اس وقت بندہ کی اولوالعزمی اور ہوشیاری دیکھ لیجیے زیادہ حد ادب فقط۔

سوال۔ چچا صاحب امیدگاہ دو جہاں دام افضالکم۔ جناب مسٹر کیڈل صاحب بہادر کمشنر بریلی نے عہدہ نائب تحصیلداری پر اس وعدہ کے ساتھ بندہ کا تقرر فرمایا تھا کہ تم کو

جلد تحصیلدار کر دیا جائے گا چنانچہ فدوی کو نائب تحصیلدار ہوئے چھ مہینہ ہوئے ہنوز صورت ترقی رونما نہ ہوئی اس لیے میرا ارادہ ہے کہ روزگار حاصلہ کو ترک کرکے حیدرآباد دکن چلا جاؤں غالبًا وہاں بمقابلہ اس روزگار کے جو سردست مجھ کو حاصل ہے بدرجہا بہتر دستیاب ہو جائے گا۔ فقط۔

جواب ۔ میری جان سنو جب انسان کے دن بُرے آتے ہیں تو وہ ایسی ہی بات سمجھا کرتا ہے دیکھو صدہا آدمی سیاق و سباق میں ہوشیار بہ تلاش روزگار جوتیاں چٹخاتے خاک چھانتے پھرتے ہیں ڈل پاس والے کو کوئی بھی پاس نہیں آنے دیتا بہ طفیل مسٹر کیڈل صاحب عہدہ نائب تحصیلداری تم کو مل گیا تمھارے نزدیک روزگار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا ساون کے اندھے کو سبزی تمھارا کدھر خیال ہے اس زمانہ میں پانچ روپیہ کا روزگار ملنا محال ہے کون پرسان حال ہے انسان کو بعد ترک روزگار افسوس آتا ہے کہ ہائے میں نے یہ کیا کیا سچ ہے قدر نعمت بعد زوال۔ پہلے میں آٹھ روپیہ ماہوار کا ملازم ہوا تھا اب بفضلہ تعالیٰ اول درجہ کا صدر اعلیٰ ہوں زینہ بزینہ آدمی بام مراد پر بآسانی چڑھ سکتا ہے پروردگار نے گوش و ہوش عقل و تمیز تم کو عطا کیا ہے مقتضائے دانشمندی یہ ہے کہ ہرگز اپنی جگہ سے جنبش نہ کرو نیک چلنی کے ساتھ کارگذار بنو امتحان تحصیلداری کا دو یاد رکھو کہ جو کچھ کاتب تقدیر نے صفحۂ تقدیر میں لکھا ہے اس میں کمی و بیشی ممکن نہیں دنیا میں کوئی کسی کا دوست نہیں ہوتا ہر وقت ہماری یہ دعا ہے کہ خدا سوائے اپنے تم کو کسی کا محتاج نہ کرے فقط۔

سوال ۔ قبلہ من ۔ ہمارے خداوند نعمت مہربان حاکم جناب محمد علی بخش خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع ہذا سے باندہ کو تبدیل ہو گئے اُن کی تبدیلی سے ہر ایک خاص و عام کو سخت رنج ہے حقیقت میں ایسے حاکم غریب پرور عادل و خلیق و فہیم بہمہ صفت موصوف کا بدل جانا اس ضلع کے باشندوں کی بدنصیبی پر دال ہے زہے نصیب اس ضلع کی رعایا کے جن کے سر پر ایسے نیک نیت و رحیم المزاج منصف افسر کا دست شفقت ہو اطلاعًا عرض کیا فقط۔

جواب - فرزند نیکوکار - عرصہ کے بعد خط تمھارا پہونچا اپنے ضلع سے جناب محمد علی بخش خاں صاحب کا تبدیل ہو جانا موجب کمال ملال ہوا واقعی ایسے آدمی دنیا میں کہاں ہیں چھوٹے بڑے اُن کے ثنا خوان ہیں سچ ہے حاکم منصف بھی خداوند کریم کی ایک بڑی عطا ہے جس جگہ حاکم منصف و رعایا پرور ہو وہاں کی رعایا کیوں نہ خوش و فرخندہ بخت ہو حاکم جملہ رعایا کا نگراں ہوتا ہے۔ جب رعیت پر حاکم کی مہربانی ہوگی تو کوئی موذی یا مردم آزار رعایا کی طرف چشم بد سے نہ دیکھ سکے گا رعایا ایسے حاکم کے سایہ میں امن و امان سے رہ کر دعائے خیر دے گی۔ جناب ممدوح کی جگہ کون صاحب کہاں سے تبدیل ہو کر آئے ہیں اطلاع دو فقط۔

سوال - مکرم بندہ جناب خانصاحب - رحیم بخش تھانہ دار کو ایک لاوارث لڑکے کی ماں کا پتہ چلانے کا جو سر راہ پڑا ہوا تھا حکم ہوا حضرت پولیس کی چال کیا ں یا اللہ تیری پناہ کہ اپنی سُرخروئی و نیکنامی کے لیے ایک عورت کو جھوٹ تعلیم دیکر لاکر صاحب مجسٹریٹ کے روبرو پیش کر دیا اُس نے اس کی ماں ہونے کا اقرار کر لیا۔ لیکن اُس کے ترشح کلام سے جھوٹا اقبال کرنا پایا گیا۔ اُسی حالت میں اس بیچاری مصیبت کی ماری کو قید ہو گئی جیلخانہ میں جاتے ہی عورت نے کُل ماجرا سپرنٹنڈنٹ جیل سے بیان کیا اُس نے حاکم مجوز کو چٹھی لکھی اُس پر از سر نو تحقیقات شروع ہوئی عورت رہا کر دی گئی لیکن تھانہ دار صاحب کو لینے کے دینے پڑ گئے ؎

دغا جور و فریب و مکر افعال رذالت ہیں | یہ سب بدترین افعال ذلت میں ضلالت ہیں
شرافت کو بشر کی سب یہ بانئ بطالت ہیں | چہ دنیا و چہ عقبیٰ ہر جگہ وجہ ملالت ہیں

جواب - برخوردار سعادت منش - تمھارے خط کے آنے سے رحیم بخش تھانہ دار کا حال معلوم ہو گیا گو پہلے افعال بد کی چاشنی شیریں معلوم ہوتی ہے۔ مگر پیچھے تو زہر سے بھی زیادہ کڑوی لگتی ہے۔ جو دغا و فریب کے دام اوروں کے لیے بچھاتے ہیں آخر خود ہی اُس میں پھنس جاتے ہیں ؎

دغا کر و فریب و جعل جو دنیا میں کرتے ہیں | برا انجام ہوتا ہے بُری حالت میں مرتے ہیں

ہزار افسوس جو بارگنہ خود سر پہ دھرتے ہیں خدا سے کیوں نہیں پہلے ہی یہ کمبخت ڈرتے ہیں

سوال۔ میرے مخدوم جناب پھوپھا صاحب ہمیشہ ہو جیو بزرگی آپ کی فدوی تین برس سے محکمہ پولیس میں کام کرتا ہے اس محکمہ کی نوکری مجھ کو پسند نہیں کیونکہ اس کا ملازم بجز امور واہیات کبھی اُمور شایستہ کی طرف خیال نہیں کرتا نہ دنیا میں نام نہ عاقبت میں سرخرو جو ہیں سو اس کے دشمن ہیں دوست اُسکا کوئی نہیں اس لیے میں اس نوکری سے علیحدہ ہونا چاہتا ہوں۔ بشرطیکہ آپ کے توسل سے کوئی مالی خدمت ملجاوے فقط۔

جواب۔ برخوردار شایستہ افعال۔ اگرچہ مجھ کو اس میں خامہ فرسائی کرنا چنداں ضرور نہیں کیونکہ یہ بات بخوبی اظہر من الشمس ہے کہ محکمہ پولیس ایک ایسا محکمہ ہے کہ اُسکے ملازمین سے ہر شخص خواہ مخواہ خصومت رکھتا ہے اور پولیس کا کام حسب دفعہ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء یہ قرار دیا گیا کہ مخلوق کے جان و مال کی حفاظت کرے ملزمان کو ماخوذ کر کے عدالت میں لے جا کر آخر حکم تک پیروی مقدمہ کی بطور مدعی کرتا رہے بھلا جس کو اہالیان پولیس کسی علت میں یا جرم میں ماخوذ کریں گے وہ کب ملازم پولیس کا دوست ہوگا اگر شخص ملزم قید ہوا تو اسکے لواحق اس ماخوذ کنندہ کے خون ناحق کے پیاسے ہوں گے اور ہمیشہ اس تاک میں لگے رہیں گے کہ کسی سبب سے اُسکو آفت میں ڈالیں بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عند الموقع جھوٹی تہمت لگا کر عدالت تک بدنام کر دیتے ہیں خواہ وہ ملازم کیسا ہی دیانت دار نیک کردار کیوں نہ ہو میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ کل ملازمان پولیس ایماندار و نیک نیت ہوتے ہیں البتہ بعض سنگدل و بے مروّت و حرام خور بھی ضرور ہیں۔ سردست بیس روپیہ ماہوار کی خدمت اہلمدی کی خالی ہے اگر منظور ہو تو جلد آؤ ورنہ عدم منظوری سے بہ واپسی ڈاک اطلاع دو فقط۔

سوال۔ ہم چھوٹوں کے سردار جناب بھائی محمد علی خاں صاحب دام اقبالہ۔ بعد تحیت خدمت شریف سے علیحدہ ہو کر تاریخ ۵ دسمبر کو بریلی پہونچا اور جناب مسٹر کیڈل صاحب کمشنر سے ملا نہایت مہربانی و اخلاق سے پیش آئے واقعی صاحب ممدوح خلق اور مروت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے جس قدر اُن کی صفت و ثنا کی جائے تھوڑی ہے بہ نظر پرورش بندہ سے

یہ فرمایا کہ تمھارے لیے عہدہ تھانہ داری تجویز کیا جاوے گا اب اس میں جیسا آپ کا ارشاد ہو عمل کیا جاوے گا فقط۔

جواب۔ سنو میرے پیارے بھائی تم کو معلوم ہے کہ میں ضلع جون پور میں تھانہ دار تھا ہر وقت جھگڑے فساد کے سبب سے عہدہ تھانہ داری سے دست بر داری کی سو بہ اعتبار اپنے تجربہ کے بلا تامل یہ لکھتا ہوں کہ تھانہ داری کا عہدہ اچھا نہیں ہے یہ اپنے فرائض منصبی کے پورا کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے مخلوق اُن کو بے رحم کہتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ قابل دوستی کے نہیں اُن کا دوست خلق کے نزدیک شریر و بے توقیر ہے تھوڑے ہی دنوں میں پابہ زنجیر ہے جرمانہ یا جیلخانہ قطع نظر اسکے اگر کوئی واردات سنگین اُن کے علاقہ میں ہو جاوے تو اپنے روزگار بچانے کے لیے اپنے کو کارگذار ظاہر کریں گے اور اس خیال سے خواہ مخواہ کسی بیچارے ناکردہ گناہ پر تہمت لگا کر مجرم بنا کر جان و بال میں پھنسا دیتے ہیں کہ چھوٹنا محال ہو جاتا ہے ایسی ناجائز کارروائی کر کے اپنی کارگذاری ثابت کرتے ہیں بہ مقابلہ اپنی طمع نفسانی کے کسی کی حقیقت ہی نہیں سمجھتے ہیں عقلاء و شرفاء کے نزدیک پیشۂ تجارت پولیس کی نوکری سے بدرجہا بہتر ہے انسان کو وہ روزگار کرنا چاہیے کہ جس میں نیکنامی کے ساتھ مشہور ہو حاکم راضی رعیت مشکور ہو تم پولیس کی نوکری ہرگز قبول نہ کرنا ہاں اگر محکمہ مال یا دیوانی میں روزگار ملنے کی اُمید ہو تو وہاں قیام کرو ورنہ چلے آؤ کیونکہ قیام بلا سبب باعث زیرباری ہے فقط۔

سوال۔ قبلہ فیض رساں جناب پھوپھا صاحب دام افضالہٗ۔ کریم بخش خاں نے از راہ عداوت دو سو روپیہ کی جھوٹی نالش مجھ پر کی ہے عدالت سے اطلاع نامہ میرے نام آیا ہے تاریخ ۲۰ ماہ نومبر سنہ رواں پیشی کی مقرر ہے چونکہ کمترین کارروائی عدالت سے محض ناواقف ہے اس لیے نالش کے دائر ہونے سے میں نہایت پریشان ہوں آپ جلد تشریف لائیے تامل نہ فرمائیے فقط۔

جواب۔ نور الابصار خط تمھارا آیا حقیقت مندرجہ معلوم ہوئی۔ اگر کوئی واقعہ کسی کو پیش آوے اور وہ اس کی وجہ سے پریشان و مغموم ہووے تو لوگ اُسکو مرد نہیں کہتے بزدلہ

مشہور کرتے ہیں مرد وہی ہے جو حادثہ اُس پر پڑے ہرگز نہ گھبرائے اپنا دل مضبوط رکھے اور
ایسی بات کا سوچ بچار کرے کہ جس سے اپنا کام سرانجام ہو تم اس نالش ہونے کی فکر نہ کرنا
انشاء اللہ میں تاریخ معینہ سے پہلے ہی تمھارے پاس پہونچوں گا فقط۔

سوال - بزرگ بندہ - عرصہ سے نامہ والا صادر نہ ہوا اس سبب سے طبیعت فدوی
کی از حد پریشان ہے امید کہ صحتوری مزاج سے مع کوائف دیگر آگاہی بخشیے۔ ان
دنوں یہاں گرمی کا وہ زور ہے کہ الامان مخلوق خدا مارے گرمی کے گریبان کھولے
ننگے سر ہاتھ میں پنکھا اُف اُف کرتی بیتاب پھرتی ہے - مگر قدرت خدا بایں ہمہ
رات کو پچھلے وقت وہ خنکی پڑتی ہے کہ بے رضائی نیند نہیں آتی فقط۔

جواب - برخوردار پسندیدہ اطوار عین انتظار میں تمھارے خط نے ہم کو خوش کیا
یہاں بفضلہ خیریت ہے لیکن گرمی کا شور دمبدم ترقی پر ہے پھر اس پر بھی آندھی وگرد
وغبار کی مصیبت اگر باہر نکلو تو خاک ودھول سے چہرہ لت پت اور آنکھیں اندھی
ہو جائیں اندر بیٹھو تو حبس سے دم فنا ہو جاتا ہے خدا اس مصیبت کو دیکھو کب
دور کرتا ہے ؎

دن کو دھوپ اور رات کو گرمی بھاڑ میں جائیں ایسے لیل ونہار

سوال - خداوند نعمت جناب چچا صاحب دام افضالہ - اس سے پیشتر ایک قطعہ
عریضہ خدمت شریف میں ارسال کیا تھا غالب کہ ملاحظہ اقدس میں گذرا ہو لیکن
باوصف انتظار ہنوز جواب سے سرفراز نہ ہوا اُمید کہ ممتازی بخشی جائے جمعہ کی شب
سے لیکر چہارشنبہ کی صبح تک علاقۂ ہذا میں اس کثرت سے بارش ہوئی کہ تمام تختۂ زمین
پر پانی ہی پانی نظر آتا ہے صدہا مکان مسمار ہو گئے اپنا مکان مشرق رویہ بھی منہدم
ہو گیا اب اُس کی مرمت میں آپ کی توجہ درکار ہے فقط۔

جواب - نور نظر پر کالۂ جگر - واقعی تمھارا خط پہونچا تھا لیکن بوجہ ناسازی طبیعت
اپنی کے جواب لکھنے سے مجبور رہا - اب بفضلہ صحت کلی حاصل ہوئی سردست مبلغ
تین سو روپیہ بغرض مرمت مکان بذریعہ منی آرڈر ارسال ہیں ڈاک خانہ سے وصول کرکے

رسید بھیجو اور جس قدر ضرورت پڑے اطلاع دو پہلے اس دیار میں تمازت آفتاب کے زور سے اس قدر گرمی پڑتی تھی کہ بندگان خدا توبہ کر اٹھتے تھے نہ دن کو آرام تھا نہ رات کو چین۔ دوشنبہ کی شب کو بارش شروع ہوئی اُس کی صبح کو اولے بہ قدر ایک ایک چھٹانک کے پڑے جس سے خرمن ہائے فصل ربیع و بہار انبہ کو سخت نقصان پہونچا باقی خیریت ہے فقط۔

سوال۔ ہمشیرہ زادہ بلند ارادہ زاد قدرہٗ۔ ایک مہینہ سے خط تمھارا نہیں آیا۔ موجب تعویق کیا ہے۔ حیدرآباد دکن کی آب و ہوا وغیرہ کیسی ہے مفصل اطلاع دو یہاں چہارشنبہ کے روز پانچ بجے شام سے پہلے بڑے زور و شور سے آندھی آئی پھر بارش کے ساتھ اولے پڑنے شروع ہوے ہزار ہا پرند جانور مر گئے بازاروں میں پانی اس طرح جاری تھا جیسے سیلاب زراعت پختہ کا بڑا نقصان ہوا کئی گاؤں کی زراعت تباہ ہو گئی فقط۔

جواب۔ ملجائے ماقدویان جناب ماموں حاکم علی خاں صاحب دام ظلکم۔ نامہ والا کے صادر ہونے سے بندہ کی عزت بڑھی بڑی دیر رسی عرائض کی وجہ عدیم الفرصتی ہے حیدرآباد کی زمین پہاڑی ہے موسم معتدل نہ گرمی میں گرمی ہوتی ہے نہ سردی میں سردی شروع ماہ اساڑھ سے آخر کاتک تک مختلف وقتوں پر بارش ہوتی رہتی ہے آب و ہوا درجہ اوسط میں ہے اسباب آسائش سب اس جگہ موجود ہیں مگر آپ مجھے ہر مہینہ کی پہلی و پندرہ کو خط لکھا کریں میں بھی انھیں تاریخوں میں آپ کی خدمت میں خط بھیجا کروں گا فقط۔

سوال۔ مخدوم و مکرم جناب چچا صاحب۔ اس دیار میں قحط کے آثار نمایاں ہو چکے تھے گرد اُڑتی تھی ہوا تند چلتی تھی بادل آتے تھے ہوا کے مارے اُڑ جاتے تھے جن لوگوں نے تخم ریزی امید موہوم پر کر دی وہ کھیتی اُن کی جل جاتی تھی ہر شخص کے دل میں ہراس تھا ہر ایک زندگی سے بے آس تھا مہاجن لوگ جن کے یہاں غلہ بھرا تھا بغلیں بجاتے تھے۔ غربا بیچارے خشکی و ہوا کے مارے مرے جاتے تھے

یکایک خدا کے ایسا فضل کیا کہ چہارشنبہ کی رات سے لیکر جمعہ کی رات تک ایسا لگا تار موسلا دھار مینھ برسا کہ جل تھل ایک ہوگیا لوگ گھبرا اُٹھے دیکھیے آدمیوں کا بھی عجب حال ہے ابھی تو کہہ رہے تھے ہائے بارش نہیں ہوتی اتنے میں پکار اُٹھے کہ خدایا بس کر جس قدر کھیتیاں پژمردہ ہوگئی تھیں وہ سرسبز ہوگئیں مخلوق خدا کو از سر نو زندگی حاصل ہوئی سے

ظرفہ احوال عالم کا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے ... کہ کیا کیا رنگ بدلا ہے یہ کیا کیا پیشتر یاں تھے

جواب - سرمایۂ سعادت مندی جیتے رہو - نامہ مسرت افزا پہونچا دلجمعی ہوئی اس دیار میں بھی ایسی بارش ہوئی تھی کہ ہفتہ میں ایک دفعہ بھی آفتاب نے منھ سے نقاب ابر نہ اُٹھایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کثرت بارش سے قصبہ ہذا و نیز چند دیہات کی زراعت بالکل غرق ہوگئی اکثر مکانات مسمار ہوگئے اللہ کا شکر ہے کہ جان کا زیاں نہ ہوا ہفتہ کے بعد بارش موقوف ہوئی ورنہ بجائے رحمت کے زحمت ہوجاتی فقط۔

سوال - مکرم معظم بندہ جناب چچا صاحب - ایام سرما سر پر پہونچے ہنوز پارچہ سرمائی مرحمت نہ ہوا منگل کے دن دوپہر کو یکایک ابر سا ہوگیا اور اس بلا کی آندھی آئی کہ تو بہ اُس وقت کی تاریکی میں رات و دن کی تمیز نہ ہو سکی جب خاک و خاشاک آسمان پر چڑھ کر اندھیر گھُپ ہوگیا فوراً بارش ہونا شروع ہوگئی اور تین گھنٹہ تک خوب پانی برسا اس بے موقع طوفان آندھی و بارش سے غلہ و چارہ کا نقصان ہوا فقط۔

جواب - سراپا تمیز برخوردار عبدالعزیز سلمہٗ - خط تمھارا پہونچا کاشف کیفیت ہوا پارچہ سرمائی معرفت شیخ نگاہی بھیجتا ہوں از روے فہرست مرسلہ وصول کرکے رسید بھیجو حتی الامکان صاف اور نفیس پوشاک پہننے کی عادت رکھو بو دار اور میلے کپڑے کے پہننے سے محفوظ رہو کیونکہ طبیعت اس سے مکدر رہتی ہے دماغ پریشان ہوتا ہے قسم قسم کی بیماریاں عود کر آتی ہیں صاف کپڑے پہننے سے عقل کو تیزی ذہن کو رسائی طبیعت کو تندرستی ہوتی ہے مزاج میں نفاست آجاتی ہے طبیعت اعتدال کے ساتھ رہتی ہے یکایک بیماری دامنگیر صحت نہیں ہونے پاتی علاوہ اس کے خوش لباس آدمی مخلوق کی نگاہ میں معزز سمجھا جاتا ہے - فقط۔

سوال ۔ امید گاہ برادران جناب محمد عنایت علی خاں صاحب دام افضالہ ۔
پندرہ ربیع الاول کو اس دیار میں خوب بارش ہوئی یقین ہے کہ جس کھیت سے اٹھارہ من
غلہ پیدا ہونے کی اُمید کی جاتی ہے وہاں سے اکیس بائیس من غلہ برآمد ہوگا غلہ کا نرخ
بھی بارہ سیر سے ساڑھے چودہ سیر تک ہو گیا ہے باہر سے خریداری نہ ہونے پر فصل کے
درو ہونے تک یقیناً بیس سیر کا ہو جائے گا چونکہ آپ کو تشریف لے گئے ایک سال سے
زیادہ عرصہ ہوا امید کہ تین چار مہینہ کی رخصت لے کر آئیے اور ایک جوڑی کڑے و ایک
ہنسلی طلائی و کچھ پارچہ سرمائی برخوردار الطاف علیخاں کے واسطے ضرور لائیے فقط ۔
جواب ۔ عزیز از جان برادر کرامت علیخاں ۔ خط تمھارا آیا مندرجہ حال سکا معلوم ہوا
تم لوگ بچوں کو زیور پہنانے کے شائق ہو اور اُس کے ثبوت میں یہ دلیل پیش کرتے ہو کہ زیور
اُن کو زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے سنو آدمی کی خوبصورتی اُسکی صفائی پوشاک سمجھی جاتی
ہے کہ جس کے پہننے سے روز بروز عقل تیز ہو تندرستی بھی حاصل رہے نہ کہ زیور پہنا کر
اُن کی جان گنواتے ہیں ہم کئی بار سُن چکے ہیں کہ فلاں شہر میں ایک طفل زیور کی بدولت
ہلاک ہوا فلاں جگہ فلاں کا لڑکا مع زیور گم ہو گیا مگر پھر بھی اولاد کے دشمن خواب
خرگوش سے بیدار ہو کر زیور پہنانے سے باز نہیں آتے اُن کی عقل پر ایسا پردہ غفلت کا
پڑا ہوا ہے کہ باوجود سننے ایسے واقعوں کے ہوشیار نہیں ہوتے چونکہ اولاد کی جان بچانے کا
نہایت ہوشیاری سے بندوبست کرنا واجب ہے لہٰذا ہم کوئی چیز از قسم زیور نہیں لاوینگے
ہاں پارچہ سرمائی ضرور لاویں گے انشاء اللہ تعالےٰ اگلے مہینہ میں رخصت لے کر
ضرور آئیں گے فقط ۔
سوال ۔ قبلۂ عالم دام ظلہٗ ۔ دس روز تک اس دیار میں ایسی بارش ہوئی کہ قدیم
لوگ چالیس برس سے ادھر ایسی بارش کا ہونا بیان نہیں کرتے جمعہ کے روز یہ حال ہوا
کہ چوطرفہ چھتوں کے گرنے کی آوازیں دھڑا دھڑ چلی آ رہی تھیں ہر شخص مضطرب و
پریشان خدا کی طرف لو لگائے تھا اس بارش سے بہت سے تالاب ٹوٹ گئے ہزاروں
مکان گر کر آب برد ہو گئے جدھر دیکھو اُدھر پانی ہی پانی ہے جس سے سنو بربادی کی

کمانی ہے چنانچہ اپنی حویلی کی دیوار مغرب رویہ بھی مسمار ہوگئی اطلاعاً گذارش ہو فقط۔

جواب ۔ سعادتمند بخت بلند زاداللہ قدرہٗ۔ تمہارے خط کے آنے سے ہمارے دل کی فکر دور ہوئی وہاں تو خدا کے فضل وکرم سے خوب بارش ہوئی مگر امسال یہاں تو بارش کا تماشہ معلوم ہو رہا ہے مطلع بالکل صاف معلوم ہوتا ہے رات کو کسی قدر سردی ہو جاتی ہے تبدیل موسم کی وجہ سے آب وہوا میں بہت فتور پایا جاتا ہے گھر میں بخار کا دورہ ہے دیہات میں کہیں ہیضہ خاں صاحب کا سکہ چل رہا ہے ہسپتال مالامال ہو رہا ہے ہم کو بھی ایسا بخار آیا تھا کہ خدا کی پناہ دردسر وہ تھا کہ الٰہی توبہ اب بفضلہ صحت ہے بذریعہ منی آرڈر دو سو روپیہ بھیجا ہوں ڈاکخانہ کلانور سے وصول کرکے رسید بھیجو فقط۔

سوال ۔ فرزند اقبالمند خوش رہو۔ شیخ سبحانی کے گھر میں کہیں مٹی کا تیل رکھا ہوا تھا کل شام کو ان کے دو بچوں نے کھیلتے کھیلتے اُس میں دیاسلائی کی تیلی ڈال دی دیاسلائی کا قریب پہونچنا تھا کہ قیامت برپا ہوگئی تمام تیل دفعۃً بھبوکا ہوکر آسمان کو چڑھ گیا ایک بچہ پانچ برس کا تو وہیں جل کر مردہ نکلا دوسرا دو گھنٹہ تڑپ کر مرگیا یہ نامراد مٹی کا تیل بڑا ہیبت ناک ثابت ہوا ہے قطعاً اس کا استعمال ترک کرو کیونکہ بال بچوں والے گھر میں اسے ہرگز نہ رکھنا چاہیے امسال فصل کیسی ہے اطلاع دو۔

جواب ۔ قبلہ گاہی مٹی کے تیل کا استعمال حسب الارشاد آپ کے موقوف کردیا اس نواح میں فضل الٰہی سے فصل ربیع کا دور شروع ہوگیا ہے حالت فصل خاطر خواہ ہے لیکن غلہ کا نرخ باوجود آمد کثیر غلہ جدید کے وہی ڈھاک کے تین پات جب پوچھو وہی بیس کے بیس سیر انگریزی عملداری میں تقرری نرخ میں تو گویا غلہ فروش کامل الاختیار سمجھے گئے ہیں جس طرح چاہیں نرخ مقرر کریں اور مختار ہیں کہ دن میں چار چار نرخ بدلیں کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ لالہ صاحب اس اندھیر کی آخر وجہ کیا ہے فقط۔

سوال ۔ حضرت ولی نعمت جناب خالو صاحب مدظلہٗ۔ سعدی خاں صاحب نے اپنے لڑکے کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی اور بھاجی اور دعوت برادری اس فراخ دلی سے انجام کو پہونچائی کہ تمام قصبہ میں دھوم اسکی مچ گئی جلسہ دعوتی محافل

رقص وسرود کئی دن تک برابر رہیں - سامان آرائش و زیبائش اس حسن و خوبی سے سرانجام کیا گیا تھا کہ جس کی تصریح ایک علیحدہ دفتر کی خواستگار ہے الغرض اس عظمت وشان سے شادی کی کہ لوگ اُن کی فیاضی پر عش عش کر رہے ہیں حقیقت میں انھوں نے اپنی برادری میں یہ کام سب سے بڑھ کر کیا - فقط -

جواب - برخوردار سعادت آثار سعدی خاں صاحب کو اس شادی میمنت آبادی کی ہماری طرف سے مبارکباد پہونچا دو - ان دنوں یہاں سخت گرمی پڑتی ہے آسمان سے آگ برستی ہے ہوا تند چلتی ہے - نار جہنم سے شعلہ ہائے آتشیں لاتی ہے غرضکہ ایسی تکلیف ہے کہ زندگی بیجا ہے جو جیتے ہیں نہ خس کی ٹٹی سے آرام ہے نہ پنکھے سے سرد ہوا آتی ہے نہ برف سے تسکین ہوتی ہے بلکہ اس سے تو اور بھی قلب پر حدت پہونچتی ہے اگر چند روز گرمی کا یہی حال رہا تو جینا محال ہو گا خدا جانے چرند و پرند کا کیا حال ہو گا فقط -

سوال - بھائی صاحب مربی بندہ - تاریخ شادی برادر رام اؤعلی خاں ۲۷ ماہ حال قرار پائی ہے اس شادی میں ہم لوگوں کا ارادہ بھاجی دینے کا ہے اگر بھاجی نہ دی گئی تو کئی آدمیوں کا نام برادری میں ہم سے بڑھ جائے گا جب اُنھوں نے اپنے لڑکوں کی شادی میں تمام برادری کو بھاجی دی اور دو سو روپیہ کی آتشبازی جلائی اور چار چار رنڈیوں کا ناچ کرایا تو ہم اُن سے کیسے کم رہیں اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو لوگ ہم کو بے ہمت بے حوصلہ کنجوس خیال کریں گے برادری میں ناک کٹ جائے گی - خاندان کا نام بدنام ہو گا - اگر آپ کا ارشاد ہو تو دو ہزار روپیہ قرض لے کر شادی میں صرف کیے جائیں فقط -

جواب - قوت بازو میرے - خط تمھارا پہونچا اس کے مضمون ناپسند نے ہم کو ناراض کیا اے عقل کے دشمن اس وقت تو قرض لے کر برادری کو بھاجی دے کر آتشبازی جلا کر رنڈیاں نچا کر نام پیدا کرو گے مگر جب ساہوکار جی نے نالش کر کے قرقی جاری کرائی اور دروازہ پر حاضری کا سمن چسپاں ہوا اور عدالت سے اصل و سود و خرچہ کی

ڈگری ہو کر گھر بار کی قرقی و نیلامی کا حکم آگیا تو وہ ناموری اور اس وقت کا احمق پن کیا ساتھ دیگا بڑی جہالت کی بات ہے کہ لوگ اپنی حیثیتوں و حالتوں کو نہ دیکھتے نہیں اندھا دھند ہمچشموں کی تقلید اور خوف شرم سے اتنے مصارف بیجا کے متحمل ہو کر بحر افلاس میں ڈوبے جاتے ہیں پس مبلغ پانچ سو روپیہ بھیجتا ہوں ڈاک خانہ سے وصول کرکے اور پرانے خیالوں کو چھوڑ کر اپنی حیثیت کے موافق کام کرو کوئی کام بے شرع نہ ہونے پاوے ناچ تماشہ کا کوئی شخص رنگ نہ جمائے بہرکیف بموجب شرع شریف شادی ہو نہ کہ خانہ بربادی۔

سوال۔ نور نظر محمد اکبر۔ ہم نے اپنے کارندہ کی نسبت بہت شکایت تغلب و تصرف کی سنی ہے مگر ہم کو کار متعلقہ سے اس قدر فرصت نہیں کہ علاقہ پر پہونچ کر اُن کے کام کی تنقیح کریں اب تم ایک مہینہ سے علاقہ پر مقیم ہو یقین ہے کہ اس عرصہ میں حسن انتظام یا بدانتظامی سے تم کو پورے طور پر واقفیت ہو گئی ہوگی۔ لہذا تم کو لازم ہے کہ مفصل کیفیت سے اطلاع دو فقط۔

جواب۔ جناب خالو صاحب پشت پناہ میرے۔ درحقیقت ایک عرصہ سے فدوی آپ کے علاقہ پر مقیم ہے لیکن یہاں کے مداخل و مخارج پر سرسری اس لیے بحث نہیں کی کہ مجھے اس کی حقیقت معلوم نہیں جبتک پوری کیفیت معلوم نہ ہو تو پچھلے انتظام کے حسن و قبح کا اندازہ کیسے کر سکتا ہوں ہاں البتہ حال کے انتظام پر بحث کر سکتا ہوں اور پر کیونکر بحث کر سکتا ہوں یہ کہہ سکتا ہوں کہ واقعی بمقابلہ آمدنی اس قدر خرچ کا ہونا بالکل فضول ہے اور بجز بربادی صورت آبادی نظر نہیں آتی فقط۔

سوال۔ برادر عزیز سراپا تمیز۔ امسال ہمارا ارادہ حج کرنے کا ہے اور علاقہ کا کام کسی عزیز کے سپرد کرنے میں اس وجہ سے تامل ہے کہ وہ اپنا جان کر بے خوف و خطر خوب اُڑائے گا اور سمجھے گا کہ میرا کیا کریں گے اور مجھ سے کیا لیویں گے فرض کرو کہ اُن سے حساب کتاب طلب کیا جاوے تو تمام خلقت اپنے ہی کو برا کہے گی کہ واہ اپنوں سے خوب سلوک کیا سو بہ لحاظ ان قباحتوں کے کسی غیر شخص معتبر کو کہ جس میں علم و حلم و بے طمعی و صلاحیت و خلق و دانائی و رسائی و ایمانداری اور وفاداری ہو عہدہ

کارندہ گیری تفویض کرنا چاہتا ہوں اگر کوئی آدمی ان صفتوں کے ساتھ وہاں پایا جاوے
تو تیس روپیہ ماہوار علاوہ خوراک وسواری کے مقرر کرکے اس طرف روانہ کرد اور
تم بھی رخصت لے کر آؤ فقط ۔

جواب ۔ بھائی صاحب فیاض زماں دام فیضہ ۔
عین انتظار میں والانامہ نے بندہ کو سرفراز فرمایا حقیقت میں اس قسم کے کاموں میں
عزیز رشتہ دار کو پورا پورا دخل دینا قطع نظر اور قباحتوں کے ایسا زبوں ہے کہ جیسا
آستین میں سانپ کا پالنا اور اپنے حق میں ببول کا کانٹا بونا ہے انشاء اللہ حسب منشاء
والا ایسا شخص جو بہمہ صفت موصوف ہو تجویز کرکے اپنے ہمراہ لے کر عنقریب خدمت
شریف میں جلد حاضر ہوتا ہوں فقط ۔

سوال ۔ جناب عالی فدوی بحصول رخصت دو ماہ علاقہ پر آیا آپ کے کارندہ
کی جرأت بہت بڑھی ہوئی ہے یعنی اپنے فائدہ کے اٹھانے کی غرض سے رعایا کو
از حد ستاتا ہے اور کھلم کھلا دونوں ہاتھوں سے لوٹتا ہے اے حضرت یہ امر بالکل
خلاف مصلحت علاقہ داری ہے غیر منتظم مداخل ومخارج کی وجہ سے اکثر ریاستیں برباد
ہو گئی ہیں ۔ یقیناً سمجھتا ہوں کہ اسکے ظلم کی خبر آپ تک نہیں پہونچی ورنہ اسکے بندوبست
کی نسبت آپ ضرور خیال فرماتے واجب جان کر عرض کیا فقط ۔

جواب ۔ سرمایۂ سعادت ۔ خط آپ کا آیا حال معلوم ہوا فی الحقیقت اس کارندہ
کی حرکتوں نے ہمارے دل میں نہایت درد پیدا کیا ہے ہم اس سے از حد
ناراض ہیں مگر پرورش فرمائی سے بعید سمجھ کر ایک قلم موقوف کرنا اس کا اس وجہ سے
مناسب نہیں جانتے کہ وہ روٹی سے بالکل جاتا رہے گا کیونکہ نوکری کے موقوف
ہونے سے صرف موقوف شدہ ہی کو صدمہ نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کے ناکردہ گناہ سے
بال بچوں کو بھی تکلیف ہو جاتی ہے حالانکہ کئی بار عفو کو سزا پر ترجیح دی ہے پھر بھی وہ
راہ نیک نیتی کی نہیں چلتا ہے ایسی صورت میں اگر علیحدہ نہ کیا جائے گا تو رعایا کو
خوشی اور ہم کو فارغ البالی کیونکر ہوگی لہذا اس کو موقوف کرکے تم کو لکھا جاتا ہے کہ

کہ تم کوئی ایسا شخص تجویز کرکے ہم کو اطلاع دو کہ جو نہایت ایمانداری سے کام مفوضہ
اپنے کو انجام دے اور حسن سلوک سے زر مالگذاری رعایا سے وصول کرتا رہے فقط۔
سوال۔ قبلۂ بندہ جناب چچا صاحب۔ نامہ فیض شمامہ صادر ہوا کارندہ کے جدا
ہونے سے تمام رعایا دل و جان سے آپکے علاقہ کی شکر گذار ہے چچا نبی بخش خاں صاحب
مرحوم نے آپ کی ریاست میں اعلیٰ درجہ کی کارندہ گری کی کہ ذرا ذرا سے لڑکے
اُن کی نیکیوں کے اب تک گیت گا رہے ہیں۔ واقعی اُن کی حیات تک اُس علاقہ کی
رعایا بڑی خوش تھی اُس زمانہ میں بنارس کے مقدمہ کا آپ کو شوق بڑھا ہوا تھا۔
اُن کے واسطے نہایت نازک وقت تھا انھوں نے اُس مشکل میں علاقہ کا ایسی کامیابی
سے انتظام کیا کہ ایک پیسہ قرض نہ ہونے دیا بلکہ ایک طرح کی اصلاح کی کہ جس سے
مالگذاری کے وصول کرنے کے طریقے میں ترقی ہوئی اگر اس وقت تک وہ
زندہ رہتے تو بہت کچھ اپنے تجربہ و خیر خواہی سے آپ کو نفع پہونچاتے لیکن خدائے تعالیٰ
کی مرضی اسی طرح پر تھی اب خدا کے فضل سے برادر عبداللہ خاں لکھ پڑھ کر فارغ
ہوا ہے اور سیاق و سباق میں بہت ہوشیار ہے اگر خدمت کارندہ گری اُنکے سپرد کیجائے
تو میں یقین کرتا ہوں کہ وہ اپنے والد صاحب کے قدم بہ قدم رہے گا حتی الوسع
اُن کے خیال کی پیروی ضرور کرے گا فقط۔
جواب۔ قوت دل و جگر مدعمرہٗ۔ حقیقت میں برادر نبی بخش نے اپنے کار منصبی
کو اس عمدگی سے ادا کیا کہ علاوہ خوش حال رعایا کے مالگذاری میں بہت بڑی ترقی
ہوئی اُن کی زندگی تک قرب و جوار کی ریاستوں میں سے ہماری ریاست کے حسن انتظام
کی تعریف ہوتی تھی علاقہ غیر کی رعایا آکر آباد ہوتی تھی یہ سب بہبودی اُن کی دانائی
سے متعلق تھی قادر مطلق نے ایسے وقت میں مجھ سے جدا کر لیا جبکہ اکثر امور میں اُن کی
ضرورت پڑی اُن کے نہ ہونے نے میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہو گیا۔ خیر
مرضی مولا اسی طرح تھی۔ برخوردار عبداللہ خاں کی نسبت جو تم نے تحریر کیا ہے اگرچہ
اُس کے جوان سال ہونے کی وجہ سے اس کا تقرر کارندہ گری پر کسی قدر قابل تامل تھا

لیکن باینہمہ ہم خیال کرتے ہیں کہ وہ از راہ سعادت مندی منصفانہ جمع بندی سے ہم کو اور ہماری رعایا کو خوش رکھے گا فقط۔

سوال۔ عزیز از جان برادر عبداللہ خاں بعافیت رہو۔ بعد دعا ترقی مراتب خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جناب علی بخش خاں دام اقبالہٗ نے بددیانتی کی علت میں اپنے کارندہ کو موقوف کرکے بجائے اُس کے تم کو تعینات فرمایا ہے تم جلد یہاں آکر جمع اور خرچ کا انتظام بہت اچھا کرو رعیت سے حق و انصاف کے موافق مالگذاری لو۔ میں نہایت شوق و انتظار سے تمھارے انتظام کا حال دریافت کرتا رہوں گا ایسا نہ ہو کہ تم جناب ممدوح کی امید کے خلاف کوئی کام کرو اور اُن کو اپنی اُمید میں تمھاری طرف سے کسی طرح کی مایوسی ہو مجھے ہمیشہ تمھاری طرف تعلق رہے گا تم انصاف و حق شناسی کے باب میں ایسے شہرۂ آفاق ہو کہ ہمارا جی خوش ہو جاوے فقط۔

جواب۔ پشت پناہ برادران۔ نہایت درجہ مہربانی فرمائی جو خدمت کارندہ گری بندہ کو دلوائی فدوی کو اپنے حال پر آپ کی ذاتی توجہ بخوبی معلوم ہو چکی ہے تا زیست اسے نہ بھولے گا یہ عنایت فرمائی محبت آمیز مناسبات کی علامت ہے اس آپکی شفقت نے اس قدر اثر کیا ہے کہ جس کا شکر یہ ہر وقت تہ دل سے ادا ہوتا ہے جو نصیحت آپ نے ارقام فرمائی ہے اسے نہایت صاف باطنی سے قبول کرکے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ تاریخ ۱۲ ماہ حال کو خدمت فیضدرجت میں حاضر ہونگا فقط۔

سوال۔ جناب خالو صاحب فیض بخش دام افضالہٗ۔ آپ نے جو ارقام فرمایا ہے کہ تم کو ہمارے علاقہ کی کارندہ گری منظور ہے یا نہیں اس میں فدوی کی یہ التماس ہے کہ حتی الامکان انسان اپنے کار متعلقہ میں ایسی کوشش کرے کہ جس کا انجام اچھا رہے کیونکہ جو شخص دیکھتا ہے انجام کو دیکھتا ہے اگر کوئی کام بگڑ جائے گو اتفاق ہی سے بگڑ گیا ہو تو اس وقت یہ سمجھا جاوے کہ اس کام کے سرانجام میں بالکل کوشش نہیں کی گئی اور جو کام اچھا ہو گو اتفاق ہی سے ہو گیا ہو تو اُس میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس میں بڑی محنت اور جانفشانی ہوئی ہے پس گویا کوششوں و محنتوں کا

شاہد انجام ہی ٹھہرا اور علاقہ داری میں بیسوں طرح کے جھگڑے ہوتے ہیں بعض میں کامیابی اور بعض میں ناکامیابی ہوتی ہے اس غرض سے غرض یہ ہے کہ کام میں بدل وجان سعی بلیغ کروں گا لیکن یہ قباحت درمیان سے نکال دی جائے کہ جس کام کا انجام اچھا ہو اُس کو سمجھیں کہ محنت کی گئی اور جس کام کا انجام اچھا نہ ہو اس میں بندہ نالائق تصور کیا جائے

جواب۔ نور دیدہ میرے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس کام میں کوشش و محنت کی جائے انجام اُس کا بُرا رہے اور جس میں کوشش و محنت نہ کی جاوے اُس کا انجام اچھا ہے ہاں جو کام بے سمجھے بوجھے کم توجہی سے کیا جائے گا نتیجہ اُس کا خراب ہوگا اور انجام دینے سے پہلے اسباب کامیابی کے سوچ کر توجہ کامل سے کیا جائے گا نتیجہ اس کا بہتر ہوگا۔ اب ہم کارندہ گری کو منظور کرنا نہ کرنا تمہاری منشاء پر چھوڑ کر اس خط کے جواب کے منتظر ہیں فقط۔

سوال۔ برخوردار لیاقت آثار۔ ہم نے صرف الطاف مربیانہ سے مجیب خاں کو اپنے علاقہ پر تعینات کیا تھا۔ لیکن اُس نے ہماری ریاست کو خراب اور ہمارے عزیزوں میں فتور پیدا کر دیا۔ حالانکہ اس حیرت انگیز ضرر نے ہم کو اس بات پر آمادہ کیا کہ ہم اسکو اپنے علاقہ سے علیحدہ کر دیں لیکن بلا دریافت کامل موقوف کرنا مناسب نہ سمجھا اب تم رخصت لے کر گئے ہو امر واقعی سے اطلاع دو فقط۔

جواب۔ اے قبلہ عالم۔ آپ کی شکایت مجیب خاں کی نسبت بجا و درست ہے مگر جہاں تک غور کیا جاتا ہے وہ محض بے قصور ہیں اُن کو حق و ناحق کی تمیز کہاں اُن میں ایسی روبہ بازی و رنگ سازی کجا۔ وہ بیچارے سیدھے سادھے مسلمان جن کا یہ ایمان کہ (جو نیت امام کی وہی نیت میری) اے حضرت یہ سب شرارت وزیر خاں کمبخت کی ہے جو جو فتور امور خانگی میں ہو رہے ہیں اسی کا طفیل ہے۔ وہ آپکے عزیزوں میں اسی وجہ سے اتفاق نہیں چاہتا کہ اگر ان سب میں اتفاق ہوگیا تو مجھے کون پوچھے گا اور یہ مزے کہ روپیہ میں چار آنہ اور سفید کپڑا پیٹ کو روٹی کہاں نصیب ہوگی جو واقعی کیفیت تھی عرض کی فقط۔

سوال - برخوردار ستودہ صفات - ہم تمہارے خط کے انتظار میں عرصہ سے ہمہ تن چشم ہیں لیکن نہیں معلوم کہ تم ایسے کس کام میں مصروف ہو جو خط لکھنے کی بھی تم کو فرصت نہیں ملتی لازم ہے کہ اپنی خیریت و نیز ریاست حیدرآباد کی کیفیت سے مفصل اطلاع دو فقط ۔

جواب - جناب پھوپھا صاحب قبلہ فیض - ساں دام اقبالہٗ - مفخر نامہ پہونچا عزت بخشی وجہ دیررسی عرائض کی یہ ہے کہ یہ خاکسار بکار سرکار بمبئی گیا تھا آج واپس آیا ہے فی زمانہ اعلیٰ حضرت اقدس ہمایوں محبوب علی شاہ والی حیدرآباد کے عہد سلطنت میں تمامی رعایا ملک دکن بہت آسایش و آرام سے بسر اوقات کر رہی ہے ظلم وستم کی جڑ اکھڑ گئی انصاف کا دریا موجزن ہے مذہبی تعصب کی آگ جو قدیم سے بھڑک رہی تھی سرد ہو گئی چند روز میں نوشیروان عادل کو لوگ بھول جائیں گے اللہ تعالےٰ ایسے بادشاہ دادگستر کو ترقی روز افزوں عطا فرماوے اور ہمیشہ اپنے ظل عاطفت میں رکھے آمین یارب العٰلمین فقط ۔

سوال - قبلہ وکعبہ دو جہاں دام ظلکم - آداب ونیاز کے بعد عرض پرداز ہوں کہ ادھر آپ تشریف لے گئے تیسرے دن شب کو پشت دیوار کچہری میں نقب لگا کر چور کود ے اور دیا سلائی روشن کر کے مال ومتاع دیکھنے لگے اتنے میں پہرے کے سپاہی نے روشنی اندر دیکھ لی روشنی کے دیکھتے ہی عقل کا چراغ گل ہو گیا سمجھا کہ اس مکان میں آسیب کا دخل ہے اور سپاہیوں کو جگایا سب کی عقل پر پتھر پڑ گئے کہنے لگے اجی آسیب کیسا شہابہ کا شہابہ اتر آیا ہے ایک بولا تم سب بیوقوف ہو یہ آسیب ہے نہ شہابہ دو تحصیلدار اسی کچہری کے پہلے مر چکے ہیں انھیں دونوں کی روحیں اجلاس کر رہی ہیں اس میں بولنا نہ چاہیے چپکے رہو چوروں نے جو سمجھا کہ بیوقوفوں کا بازار گرم ہے اطمینان سے قفل توڑے اور کام کا مال اور اسباب اور جتنا روپیہ امانت میں رکھا تھا نکال کر چمپت ہو گئے صبح جب قانون گو صاحب کچہری میں گئے تو سپاہیوں نے کہا کہ صاحب رات کو کچہری میں بڑے بڑے اجلاس ہوئے خوب اظہار پڑھے گئے قفل کھڑکھڑائے گئے قانون گو صاحب بولے بھائیو کیسا اجلاس کیسی کچہری اس وقت تم کہاں ہو کیا بکتے ہو ذرا ہوش میں آؤ کیا کہہ رہے ہو سب ایک زبان ہو کر بولے کہ ہم ہوش میں ہیں رات کا معاملہ ہے اسی کچہری کا

ذکر ہے دونوں تحصیلدار متوفی کی روح میں آئی تھیں بڑی دیر تک اجلاس کیا قانون گو صاحب نے کچہری کھول کر دیکھا تو عجیب گل کھلا ہے صندوق جدا ٹوٹے پڑے ہیں اسباب کا پتہ نہیں روپیہ جدا غائب ہے دیوار میں نقب موجود ہے اسی وقت اُنھوں نے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کو خبر دی فوراً صاحب ممدوح مع صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع پر پہونچے بعد معائنہ موقع صاحب مجسٹریٹ نے فدوی سے فرمایا کہ تم تحصیلدار صاحب کو ابھی اطلاع دو اور لکھو کہ جلد آویں۔ اطلاعاً عرض ہے فقط۔

جواب۔ نور نظر۔ خط تمھارا پہونچ کر کاشف کیفیت ہوا چوروں کی خوش نصیبی اور نگہبانوں کی بدبختی کے سوا اور کیا کہوں میری طرف سے بحضور خداوند نعمت جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر عرض کر دینا کہ تاریخ ۲ اگست کو حاضر ہوں گا فقط۔

سوال۔ جناب چچی صاحبہ تسلیم۔ برادر حسن علی خاں کی زبانی معلوم ہوا کہ بدون خرچ آپ کو سخت تکلیف ہے۔ لہٰذا مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ معرفت برادر احمد علی خاں بھیجتا ہوں۔

جواب۔ برخوردار بلند اقبال حمیدہ خصال۔ آج تک کسی عزیز کو ہمدردی کرتے نہیں دیکھا سب اپنی چینی پر وال رکھ لیتے ہیں لیکن اس خجستہ خصال ستودہ خیال نے اس اکال میں مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ بھیج کر ہماری آبرو رکھ لی ننھے ننھے بچّوں کی جان بچالی ایسے لائق بھتیجے کی نت نت بلائیں لوں صدقے جاؤں جس نے عین وقت مصیبت میں کامل ہمدردی ظاہر کی اے سرمایۂ زندگی' میں تم پر واری مرد کا کام کمانے کا ہے اور اس کمائی کو خوش سلیقگی کفایت شعاری و عمدہ اصول پر صرف کرنا اور انتظام خانہ داری بوجہ احسن رکھنا عورت کا کام ہے الّا میں خالی ہاتھ کیا کر سکتی ہوں کیونکہ تمھارے چچا خرچ دکوڑی نہیں دیتے مطلق گھر کی خبر نہیں لیتے اُن کی بے خبری سے جو ہم پر تکلیف گذرتی ہے ہمارا ہی دل خوب جانتا ہے یہاں تو ہم مجبور ہیں ؎

قیامت ہوگی جب خورشید نیزہ پر کھڑا ہوگا
زمیں تانبے کی ہوگی آسمان فولاد کا ہوگا

اُس روز ہمارا ہاتھ اور تمھارے چچا کا دامن ہوگا۔

سوال ۔ قبلۂ حاجات مدظلہٗ۔ دو مہینے سے مسماۃ نیک قدم کنیزک کے سر پر آسیب سوار ہے جب کوئی سیانا عامل جن بھوت کا اتارنے والا اُس کے سامنے آتا ہے تو یہ کچھ افسوں و عزیمت ہندی عربی کسی زبان کی اِدھر عزیمت پڑھنی شروع کرتا ہے تو اُدھر برابر وہ آسیب اسی کلام کو ایسا فرفر پڑھتا ہے کہ عزیمت خواں سے چار قدم آگے چلتا ہے اگر وہاں پر کوئی عامل باعمل ہو تو فلیتہ وغیرہ لکھوا کر بھیجد یجیے۔

جواب ۔ سعادت آگیں برخوردار نظام الدین۔ یہاں تو کوئی جن بھوت کا اُتارنے والا عامل نہیں ہے مگر ہاں اجمیر شریف میں ایک بزرگ سنے جاتے ہیں بشرط خیریت محرم الحرام کی تعطیل میں اجمیر شریف جا کر اُن سے تعویذ یا فلیتہ لکھوا کر بھیجوں گا فقط۔

سوال ۔ حضرت ولی نعمی جناب چچا صاحب سلامت۔ جمعہ کے روز مسماۃ بڑھیا زوجہ منگی نے سم الفار (سنکھیا) بچوہوں کے دفع کرنے کو کوٹ کر آٹے میں تھوڑا ملا کر چھان کر رکھا تھا باقی اس نے بلا تمیز اس بات کے کہ وہ زہر ہے نمک کے برتن میں ڈال دیا شام کو اُس عورت نے کھچڑی پکائی اور نمک سم الفار ملا ہوا اس میں ڈال دیا بعد تیار ہونے کے میاں بیوی نے کھائی کھاتے ہی بیہوش ہوگئے۔ ہلاکت کے قریب پہونچ گئے ہر چند اُن کو آواز دی گئی۔ مگر کوئی ہوش میں ہو تو بولے لیکن اُن کی زندگی کا لگاؤ ہنوز باقی تھا اتفاق سے اُسی وقت ڈاکٹر صاحب میرے ملنے کو چلے آئے تھے انھوں نے قے کرانی شروع کی۔ چونکہ سم الفار مقدار میں کم تھا اس سبب سے موت کے پنجے سے نکل کر دوسرے دن اچھے ہوگئے۔ فقط۔

جواب ۔ برخوردار بخت بیدار۔ احتیاط اعلیٰ درجہ کی خصلت ہے جس سے بڑی بڑی مصیبتوں سے محتاط نجات پاتا ہے۔ نادان بے احتیاطی کی وجہ سے طرح طرح کی آفتیں اٹھاتا ہے۔ منگی کی عورت نے اپنی بے احتیاطی سے ایک دفعہ اپنا گھر پھونک دیا تھا دوسری مرتبہ اپنے کپڑے جلا لیے تھے مگر پھر بھی احتیاط نہیں کرتی اس سے معلوم ہوا کہ گو وہ آدمی کی صورت ہے پر جانور کی سیرت رکھتی ہے ؎

اینکہ می بینی خلاف آدم اند — نیستند آدم غلاف آدم اند

پس اُس نے پیدائشی بُرے افعال کی تعلیم پائی ہے وہ خضر کی عمدہ تعلیم سے بھی درست نہیں ہو سکتی فقط۔

سوال:۔ اے میرے عزیز۔ ان دنوں ایک نصیحت نامہ مکّہ معظمہ سے آیا ہے اس کی نقل مطابق اصل تمھارے پاس بھیج کر نگارش ہوتا ہے کہ اب روز محشر سر پر آپہونچا اپنے گناہوں سے توبہ کر کے بہشت ملنے کی فکر کرو یہاں ہر مسلمان پنج وقتی نماز پڑھتا ہے ہر ایک کے ہاتھ میں تسبیح ہے الٰہی خیر کا وظیفہ ہے فقط۔

جواب:۔ اجی بھائی صاحب میں تو اس نصیحت نامہ کا قائل نہیں کیونکہ بجز اللہ کے کسی کو معلوم نہیں کہ کب قیامت آئے گی جس روز ملک الموت ہمارے پاس آئے گا اور ہم کو اس عالم فانی سے عالم جاودانی میں لے جائے گا اُسی دن قیامت کبرے نظر آئے گی ہاں گناہوں سے نادم ہوں خدا نیک عمل کی توفیق دے فقط۔

تیسری فصل میں سوال و جواب برابر والوں کے

سوال:۔ اے صاحب نامہربان۔ واہ سبحان اللہ آپ اپنے وعدہ کے بہت سچے ہیں اجی صاحب۔ طلبی رقوم بقایا کی نسبت لگاتار کئی خط آپ کی خدمت میں بھیجے لیکن آپ کو میرے لکھنے کا کچھ خیال نہ ہوا۔ رقم کا دینا تو ایک طرف جواب تک بھی ندارد پس یہ اطلاع اخیر آپ کو دی جاتی ہے۔ یا تو مبلغ دو سو روپیہ بھیجدیجیے۔ ورنہ لاچاری کو بے مروتی سے پیش آنا ہوگا فقط۔

جواب:۔ معدن لطف و کرم۔ میں اس بات کا مشکور ہوں کہ آپ نے سرکار میں روپیہ داخل کر کے میرے بیٹے کو بزمرہ سواراں نوکر کرایا۔ جس سے میری دلی خوشی ہوئی میں یقین کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ مجھے اپنے صادق دوستوں و خیرخواہوں میں سمجھیں گے ونیز میں اُن میں شمار کیا جاؤں کہ جو آپ کی گرمجوشی سے خدمت ادا کرتے ہیں۔ میں ہر نوع آپ کی اطاعت گذاری کو موجود ہوں مگر دو مہینے سے عارضۂ تپ و پیچش میں مبتلا تھا

اس وجہ سے مرسولی مبلغات وتحریر جوابات سے مجبور رہا اب مبلغ دوسو روپیہ ارسال خدمت ہیں ڈاک خانہ سے وصول فرماکر رسید بھیجدیجیے فقط۔

سوال۔ اے صاحب بد باطن۔ کسی کی نسبت کہ جس وقت وہ موجود نہ ہو ایسے الفاظ کہے جاویں کہ اس کو رنج یا ضرر پہونچے یہ ایک کمینہ پن کی علامت ہے جس کسی نیک طینت کو کسی سے کسی طرح کی شکایت ہوتی ہے تو وہ اس کے منھ پر کہہ دیتا ہے ظاہر میں دوستی کرنا باطن میں کینہ رکھنا نیک نہاد لوگوں کی شان سے بعید ہے آیندہ کو ایسی حرکت ناپسندیدہ سے باز آئیے اور کلمات بے معنی سے اپنی زبان کو روکیے کیونکہ بہت شخص اس بلا میں گرفتار ہوکر خراب ہو گئے ہیں فقط۔

جواب:۔ محب دلنواز خط آپ کا پہونچا حال معلوم ہوا بڑے افسوس کی بات ہے کہ کسی چغلخور بدطینت کی لغو باتوں کو سن کر بلا تحقیق اس امر کے کہ آیا یہ سچ ہی یا جھوٹ یکایک ناراض ہوجانا اور جو دل میں آیا قلم سے نکالا ناپ شناپ لکھ دینا دانائی سے بعید ہے بیشک جس سے عیب چینی یا غیبت کرنے کی حرکت سرزد ہو اس کی صحبت کو دنیا میں کوئی پسند نہیں کرتا حقارت کی نظر سے اسکو دیکھتے ہیں مگر یہ تو فرمایئے کہ میں نے کس سے کس کی غیبت کی ہے کہ جو آپ نے اس بے قصور کی نسبت نا ملائم الفاظ سے خامہ فرسائی کی خیر اس کا ثواب آپ کی روح نا سمجھ کو پہونچا کر ملتمس ہوں کہ آپ تشریف لائیے یا اس خیر طلب کو طلب کیجیے تاکہ نسخہ صفائی سے مرض کدورت دفع کرکے چغل خور کا منھ کالا کیا جائے فقط۔

سوال:۔ سنو صاحب میں آپ کی طرح قاصر الہمت۔ ہرزہ سرا۔ کوچہ گرد۔ کم لیاقت دریدہ دہن۔ کوتاہ گردن نہیں ہوں اچھے لوگوں کا میں خاک پا ہوں۔ اُن کے سامنے مجھے کیا آتا ہے مگر ہاں آپ جیسوں کا استاد ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شامت اعمال نے آپ کا پیچھا لیا ہے جو الفاظ نامناسب میری شان میں لکھ بھیجے ہیں اب میں نامہ نیاز کو تمام کرتے ہوئے آپ کے کان کھولے دیتا ہوں کہ غیر تسلیم باتوں کی نوک جھونک سے ملعات رکھیے کیونکہ میں اس کے جواب کی تحریر میں اپنی لیاقت میں بٹہ لگانا نہیں چاہتا

اگر آئندہ کوئی کلمہ بیہودہ بروئے خامہ لائیے گا واللہ سخت کی کھائیے گا فقط۔

جواب۔ مجمع مکارم اخلاق زاد اللہ اخلاقہ۔ گوبادی النظر میں آپ کے خط کے وصول ہونے سے نہایت خوش ہوا لیکن اُس کے مضمون حیرت مشحون کو پڑھ کر سخت گھبرایا بھلا میری کیا مجال کہ گستاخانہ بے ادبانہ ذرا بھی قیل و قال کروں الا دریافت کرنے پر یہ تمام شرارت نصیب خاں کی معلوم ہوئی کیا خوب لکھے کوئی جوابدہی میرے ذمہ۔ خدا آپ کو خوش رکھے جو دھوکے میں آکر مجھ بے گناہ کو برا بھلا لکھا بخدا میرا یہ منشاء ہرگز نہیں کہ آپ مجھ سے ناراض ہوں یہ جاں نثار دل و جان سے آپ کا تابع و فرمان بردار ہے اُمید کہ جواب سے کامیاب کیا جائے فقط۔

سوال:۔ اجی شیخ صاحب آپ نے جو ایک شخص کے روبرو میری نسبت یہ کلمات ادا کیے ہیں کہ وہ امراض صعب میں گرفتار ہے۔ حسد میں عمر بسر کرتا ہے دوسروں کی ثروت دیکھ کر آپ ہی آپ جلا مرتا ہے مشقت کی مرڈوڑ میں اکڑا رہتا ہے غیبت کا منصوبہ دغابازی کا خیال رکھتا ہے۔ عبادت الٰہی سے گھبراتا ہے۔ اے صاحب میں سراپا غیبت دار سراسر گنہگار زمانہ بھر کا مکار ہوں۔ اور علانیہ کہتا ہوں کہ انسان سے کیا شرم جب مجھے خوف خدا نہیں۔ لیکن یہ تو فرمائیے کہ آپ قاضی ہیں یا مفتی ہیں جو برائی میری لوگوں کے سامنے بیان کیا کرتے رہتے ہیں بھلا وہ میرا کیا کر سکتے ہیں فقط۔

جواب:۔ اجی خاں صاحب یہ لکھنا آپ کا کہ انسان سے کیا شرم جب مجھے خوف خدا نہیں۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ اَسْتَغْفِرُ اللہ یا اللہ توبہ ارے بھئی یہ کس واسطے نہ کوئی مخل نہ خارج اپنے آپ کیوں آدمیت سے خارج ہوتے ہو اگر آپ کو نشہ کا شوق عیاشی کا ذوق راست بازوں سے نفرت بدمعاشوں سے رغبت ہے تو مبارک ہم کو کیا جیسا کرو گے ویسا ہی پاؤ گے جو کوئی کہتا ہو آپ کے بھلے کے واسطے کہتا ہے یہاں جو چاہو کر لو کہو مگر اس کا مزہ بروز جزا اُٹھاؤ گے قادر مطلق کو کیا منھ دکھاؤ گے یوں تو گناہ سے کوئی بچا نہیں۔ لیکن دیدہ و دانستہ لوگوں کے دکھلانے کے واسطے ایسی حرکت کرنا اس سے کیا فائدہ یہ دنیا جائے سرور و غرور نہیں موت کا آنا کچھ دور نہیں

چند روز زندگی بارونق پر مغرور رہنا عقل سے بعید ہے۔ انسان وہ ہے کہ جو خوش اخلاق و منکسر المزاج ہو نہ کہ آپ جیسا زیادہ والسلام فقط

سوال:۔ شفیق بندہ۔ آپ کے بھائی مراد خاں کی مفسدہ پردازی و جھگڑا سازی سے ہم ہمسایوں کی ناک میں دم آیا ہے۔ صرف آپ کا ملاحظہ ہے جو درگذر کیا جاتا ہے ورنہ کیا پڑی کیا پڑی کا شور ہے اب آپ براہ مہربانی بذریعہ خط اُن کو ایسی فہمائش کر دیجیے کہ آیندہ کو اپنی حرکات نازیبا سے باز آویں فقط۔

جواب:۔ مشفق میرے خط آپ کا آیا کاشف حالات ہوا جو لوگ مسمی مراد خاں نامراد کی بیک وضعی کی شکایت مجھ سے کرتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں اُن سے مجھ کو کچھ تعلق نہیں اور واسطہ نہیں وہ اپنے فعل کا خود مختار ہے اور اپنے اعمال کا آپ ہی جوابدہ اور ذمہ دار ہے زیادہ والسلام فقط۔

سوال:۔ واہ جناب مرزا صاحب ؎

ایک عالم کو آزما دیکھا
اپنے مطلب کا آشنا دیکھا

برخوردار عبدالستار کو بہ غرض دستیابی روزگار آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا مگر آپ نے اُلٹے پاؤں اس کو واپس کیا کہ جس سے علاوہ ملازمت کے مجھ کو خجالت ہوئی اب وہ زمانہ آگیا کہ جس کسی سے نیکی کی امید رکھتے ہیں برعکس اس کا ظہور ہوتا ہے جس سے بھلائی کی توقع رکھتے ہیں اُس سے بدسلوکی نمایاں ہوتی ہے جس سے ہم کو اپنے حسن ظن پر نفریں کرنا پڑتا ہے اور جس کسی کو اس زمانہ ناہنجار میں فارغ البال و عہدہ پر معزز دیکھتے ہیں اسی کو آپے سے باہر پاتے ہیں حالانکہ آسودگی ہمیشہ کسی پر نہیں رہتی روزگار از بس ناپائدار ہے اُس کے عزت و افتخار پر نازاں ہونا بیکار ہے ؎

عجب نادان ہیں وہ جنکو ہے عجب تاج سلطانی
فلک بال ہما کو پل میں سونپے ہے مگس رانی

فراغت میں تو ہر کوئی کہتا ہے کہ میں تمھارا دوست ہوں لیکن دوست وہی ہے جو تکلیف کے وقت کام آوے فقط۔

جواب:۔ جناب میر صاحب مجموعہ خوبہائے بیکراں سلامت نوازش نامہ

پہونچا چوم کر اوپر سر کے رکھا بیشک آدمی کا حال ہمیشہ یکساں نہیں رہتا نوکری محض بے
اصل ہے دوسرے کی زبان پر اُسکی جڑ ہے اس کی موقوفی کو مطلق دیر نہیں لگتی
روزگار پیشہ ہر چند کوشش کرے مگر ایک حیثیت سے نہیں رہتا جس قدر کمال ہے
اسی قدر زوال ہے۔ پھر اس ناچیز بے ثبات پر فخر سمجھنا ہستی سے باہر ہو جانا بڑی
اوچھی و بے سمجھی کی بات ہے واللہ مجھ کو عہدہ کا ذرا غرور نہیں آپ کی اطاعت
گذاری سے کسی طرح دور نہیں خفا نہ ہو جیے اطمینان رکھیے انشاء اللہ تعالےٰ دو مہینہ
کے بعد برخوردار عبد الستار کو اسی ضلع میں برسر روزگار دیکھ لیجیے گا زیادہ بجز
شوق ملاقات کیا لکھوں فقط۔

سوال:۔ محب قدیم جناب منشی محمد عنایت علی خاں صاحب تسلیم۔ مولوی عبد الرب
صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ محافظ دفتر عدالت ضلع نلگنڈہ مقرر ہوگئے اگرچہ
آپ کا انگریزی نوکری سے مستعفی ہونا و نیز حیدر آباد دکن چلا جانا موجب افسوس ہوا
تھا اِلّا اس روزگار کے ہونے سے کمال خوشی ہوئی خدا ایسا جلد روزگار سب کو نصیب
کرے حقیقت میں آپ ایسے خلیق آدمی ہیں کہ اپنی لیاقت سے ہر کہہ و مہ کو اپنا
ثنا خواں بنا رکھا ہے۔ اس لیے ہر ایک آپ کے بارو زگار ہونے سے خوش ہو ہو کر
ترقی کی دعا دل سے کر رہا ہے غرہ ربیع الثانی کو یہاں ایسی بارش ہوئی کہ جسکے صدمہ
سے کئی پرانے مکان مسمار ہو گئے علاوہ اس کے برف اس قدر پڑی کہ فصل بالکل
تلف ہو گئی بیچارے کسان سر پر ہاتھ رکھے رو رہے ہیں فقط۔

جواب:۔ اے صاحب سنیے میں کئی بار عقلمند و ہوشیار تصور کیا گیا اور بارہا
احمق اور بیوقوف سمجھا گیا جب میں عہدہ سب انسپکٹری سے دست بردار ہو کر ضلع جونپور
میں پیشکار ہوا تھا تو سب آدمی یہی کہتے تھے کہ بڑا لائق و ہوشیار ہے جو جلتے ہی نوکر
ہو گیا جب اس خدمت سے علیحدہ ہوا تو وہی میرے سراہنے والے میری مذمت
کرتے تھے کہ پیشکار تو ہو گیا لیکن انجام دینے کی لیاقت نہ رکھتا تھا سب گھر والے باہر والے
لعنت و ملامت کرتے ہیں میں سب کی باتیں سنتا تھا اب خدا کے فضل و کرم سے پھر

پیشہ اپنی عمر میں کئی مرتبہ بیوقوف اور کئی بار عقلمند بنتا ہے میری طرف سے سب کو سلام کہہ دیجیے خط ہمیشہ بھیجیے فقط۔

سوال :۔ کرم فرمائے بندہ۔ مسمی ممند خاں اسٹیٹ بابوپور میں دس روپیہ ماہوار کا نوکر ہو گیا تھا مزے سے گذرتی تھی جب برے دن آئے تو باغوائے دشمنان بدسرشت سائیسوں سے لڑا ابھرا اگاڑی پچھاڑی کی حالت نہ سوچکر روزگار چھوڑا ایسا تیز قدم گھر آیا کہ گویا سب طرح کی آسودگی ہے گھر پر آتے ہی قرضخواہ اس کی پیٹھ پر سوار ہوئے اور ایسے مزے پیے اور ایسی گردنی دی کہ سب چوکڑی بھول گیا زندگی سے تنگ آ گیا چونکہ وہ ایسے فضیحتوں کا خوگر نہ تھا چندہی روز میں فربہی نہ رہی لاغر ہو گیا اور دانا ہوتا تو قرضداری کا نکتہ یاد رکھتا۔ آخرکار تہیدستی نے ایسا کاوا دیا کہ وہ بیچارہ عیالدار تلاش معاش میں ہر طرف ٹاپتا پھرا مگر کہیں پتہ نہ لگا میں بہ نظر ثواب اس کے تمنا کی باگ ڈور بہ امید کامیابی اس خط کے ذریعہ آپ کو تھماتا ہوں کہ براہ کرم میگزین میں نوکر کرا دیجیے۔ کیونکہ اب متردد کی روزگاری کی اس کو ٹھوکر لگ چکی ہے غالباً چستی و چالاکی کے ساتھ تا زیست آپ کا کفش بردار رہے گا سچ ہے کھانے کا لطف فاقہ سے ملتا ہے اور صحت کی قدر بیماری سے ہوتی ہے۔ دو تھان ململ کے بھیجتا ہوں قبول فرمائیے فقط۔

جواب :۔ میرے محسن شیخ محمد حسن۔ خط آپ کا آیا میں نے اسے حرز جاں بنایا۔ انسان ہوشیار سمجھدار وہ ہے جو اپنے نیک و بد سے خبردار رہے اگر بعد کلفت و مصیبت راحت و مسرت نصیب ہو تو پریشانی گذشتہ کو بھول نہ جائے پار سال کا ذکر ہے کہ مسمی ممند خاں بتلاش روزگار خستہ و خوار پھرتا تھا خدا خدا کر کے اسٹیٹ بابوپور میں اس کا تعلق ہو گیا تھا چند ہی روز میں اس تکلیف کو ایسا بھولا کہ لگا روزگار چھوڑ دیا۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

یہ حرکت خلاف مصلحت نامبردہ واقع ہوئی دوراندیشی کو راہ نہ دی نتیجہ اسکا بجز زیرباری

وشرمساری اور کہا ہوا خیر یہ پاس خاطر آپ کے سات روپیہ ماہوار کا نوکر کرادیا فقط۔

سوال:۔ کارساز بیچارگاں زاد شفقتہ۔ مسمی فیض طلب خاں ساکن موضع حمید پور مفلسی سے تنگ آکر نہایت افتاں و خیزاں و بہ جواس میرے پاس آیا اور میرے پیروں پر اپنا ٹپکا دے ٹپکا چونکہ آپ غریب پرور شرفا نواز حاتم ہمت والا منزلت ہیں آپ کی ذات فیض عام ہے حاجت مندوں کی حاجت برلانا آپ ہی کا کام ہے جب ہی تو حاجت روا آپ کا نام ہے گو نصیب کی ناسازی سے کسی کی عقدہ کشائی نہ ہو یہ امر دوسرا ہے لہذا بہ نظر اتحاد قدیمانہ و نوازش کریمانہ بذریعہ نامہ ہذا نامبردہ کو آپ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں براہ کرم پرورش فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوجیے۔ سچ ہے امارت کی دھوم غریب کی کاربرآری سے ہوتی ہے اس مقام پر آپ کو سکھلانا گویا آفتاب کو چراغ دکھلانا ہے فقط۔

جواب:۔ معدن مروت والطاف دام لطفہ۔ الحمد للہ کہ فلک کج رفتار دیدہ عا ہو کر بر سر ساز ہوا جو بعد مدت کے آپ کے خط سے سرفراز ہوا جو الفاظ آپ نے میری شان میں ارقام فرمائے ہیں بھلا میں اس لائق کہاں ہوں ہاں آپ البتہ حضور والا قدر دان ادنیٰ و اعلیٰ ہیں فی الحقیقت حاجت روائی نیک کام ہے جوانمردوں کا اسی میں نام ہے۔ میں دروغگو نہیں خوشامد میری خو نہیں خدا علیم ہے یہ نیازمند آپ کا خیر خواہ صمیم ہے مسمی فیض طلب خاں کو درجہ اول کا کانسٹبل کرادیا جاوے گا فقط۔

سوال:۔ مظہر عنایت بیکراں دام خلقہ۔ زبانی محمد کمال آپ کا حال سنکر موجب ملال ہوا خدا اپنی نظر رکھے۔ اُن کے فضل کے نزدیک یہ کیا معاملہ ہے مصرع

چناں نماند و چنیں نیز ہم نخواہد ماند

بہرحال انسان کو استقلال ضرور ہے۔ جو حادثہ آوے اس میں ثابت قدم رہے آپ اللہ کے فضل و کرم سے بہت فہمیدہ و سنجیدہ ہیں ہرگز تشویش نہ کیجیے ہوتا وہی ہے جو مرضی خدا ہے خدا آپ کا نگہبان دوست شاد و دشمن پشیمان رہے مولوی عبد العلی صاحب خورجوی مختار عدالت میرے عنایت فرما ہیں۔ اُن کی تحریر یتیمانہ و تقریر دیرانہ کسقدر مطلب خیز ہے

سبحان اللہ قانون دانی میں لاثانی حکاموں میں قدردانی میں نے آج اُن کے نام خط
لکھ بھیجا ہے آپ اپنے مقدمہ میں اُن کا مختارنامہ داخل عدالت کیجیے فقط۔

جواب:۔ مہربان محبت نشان زاد محبتہ۔ آپ کا خط آیا میرے دل کا رنج مٹایا چنانچہ
حسب الایماء آپ کے یہ نیازمند مولوی عبدالعلی صاحب مختار عدالت سے ملا۔ نہایت
مہربانی و محبت سے پیش آئے۔ اور آپ نے مختار نامہ کے ساتھ جواب دعویٰ عدالت
میں گذرانا مدعی نے بذریعہ سمن تین گواہ طلب کرائے تھے۔ منجملہ اُن کے ملا رحمت بھی گواہ
تھے چونکہ ملا مذکور نے کبھی کچہری نہیں دیکھی تھی سخت گھبرائے لوگوں سے دریافت کیا
کہ بھائیو حاکم کے روبرو کس طرح بات چیت کرنی چاہیے جس سے پوچھا اُس نے یہی کہا کہ
حاکم کے روبرو نہایت نرم اور شیریں گفتگو کرنا چاہیے تو ملا مذکور نے اپنے دل میں سوچا
کہ ریشم روئی مخمل سے زیادہ نرم۔ اور لڈو پیڑا برفی سے زیادہ شیریں کوئی چیز نہیں ہوتی اتنے
میں مقدمہ پیش ہوگیا پہلے پہل ملا جی ہی پکارے گئے ملا اپنا نام سنکر گھبرا گئے ادھر اُدھر
دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ یا اللہ آج میں کہاں آپھنسا ہوں جوں جوں چپراسی عدالت
ملا کو پکارتا تھا ملا دوگنے چوگنے دوڑتے تھے اور ایسے دوڑے کہ حلقہ تمام کچہری کا باندھ لیا
بڑی مشکل سے چپراسی اُن کو پکڑ کر حاکم کے روبرو لے گیا حاکم نے پوچھا کہ تمھارا اور
تمھارے باپ کا کیا نام ہے۔ ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میرا نام ریشم روئی مخمل۔ باپ کا نام
اون پنبہ۔ دنبہ۔ سنبھل۔ پھر یہ دریافت کیا کہ تمھاری ذات اور پیشہ کیا ہے یہ جواب دیا
کہ میری ذات لڈو پیڑا برفی اور پیشہ میرا مصری۔ شہد کلاں قند۔ پھر یہ سوال کیا کہ عمر
تمھاری کتنی ہے اور مکان تمھارا کہاں ہے۔ جواب دیا کہ حضور عمر تو میری گڑ شکر ہے
مکان ہے میرا پونڈا۔ تم اس مقدمہ میں کیا جانتے ہو جواب دیا کہ صاحب مجھے جو معلوم تھا
عرض کر دیا اور میں کچھ نہیں جانتا ملا رحمت اللہ کے اظہار پر حاکم پرگنہ و نیز عملہ وغیرہ
اس قدر ہنسے کہ پیٹوں میں بل پڑ گئے۔ حاکم نے اس مقدمہ کو محض جھوٹا سمجھ کر خارج کر دیا۔

سوال:۔ مصدر عنایت بے پایاں اس نیرنگی بوقلموں نے کیا کیا رنگ دکھایا اور
اس کمبخت فلک کج رفتار نے مونس و غمخوار کو چھڑایا سہ

ہمنشیں سب اُٹھ گئے اور بزم میں ہلچل پڑی   اے خلل انداز گردوں اب تو تجھکو کل پڑی

یعنی اس وقت یار وفادار صوبہ دار خاں صاحب تحصیلدار نے اپنی تبدیلی کی خبر سنائی کہ جس کے بیان سے جی سنتا ہے کلیجہ منھ کو آتا ہے خواب و خور نہیں بھاتا ہے رونا چلا آتا ہے مکان کاٹے کھاتا ہے قلم کا اشک جاری ہے کاغذ کو بیقراری ہے ؎

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو   یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

پہلی صفر کو اُن کا سفر ہے آپ آئیے اور اُن سے مل جائیے فقط۔

جواب:۔ تلطف فرمائے مخلصان۔ صوبہ دار خاں کے تبادلہ کی خبر سن کر ماتم پرسوں کی سی میری صورت ہو گئی شب و روز آہیں سرد کلیجہ میں درد عجیب حالات پُر اندلاستی ہے کہ جس کا حد و حساب نہیں اگر زندگی ہے تو پرسوں تک حاضر ہوتا ہوں زیادہ والسلام فقط۔

سوال:۔ منبع محاسن اشفاق۔ میں آپ کی عنایت کا بدل شکر گذار و سچی وفاداری کا قائل ہوں میں نے آپ کو ایک خاص امر کے واسطے رفاہ عام میں تکلیف دی تھی آپ نے اس کو قبول فرمایا تھا اگرچہ آپ کو ہمت بندھانے و جرأت دلانے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ آپ محتاج نصیحت کے نہیں خود پختہ مزاج ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ دوسرے ایک امر خاص رفاہ عام میں مشورہ دے کر داخل ثواب ہوں بشرطیکہ خاطر عاطر کو گرانبار نہ ہو نیز آپکی ملاقات کا نہایت مشتاق ہوں فقط۔

جواب:۔ خاں صاحب سراپا اشفاق زاد اشفاقہٗ۔ جب آپ بڑی وجاہت و لیاقت و امارت و جلالت مجھ جیسے ناچیز سے مشفقانہ گفتگو و بے تکلفانہ خط و کتابت جاری رکھتے ہیں و براہ ہمدردی رفاہ عام میں توجہ دلا کر میری آرزو برلاتے ہیں تو اس نیازمند کو آپکے تعمیل ارشاد میں کہ جس میں فلاحیت بندگان خدا و ثواب عقبیٰ متصوّر ہو کسی طرح عذر نہیں بلکہ عین اپنے بخت کی بلندی سمجھ کر اس آپ کی عنایت کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتے ہوئے ملتمس ہے کہ کار و بار لائقہ سے بلا تامل ارشاد فرماتے رہیے کیونکہ آپ کی طرح کسی کو ہمدرد و حامی دنیا میں اپنا نہیں پاتا اس لیے نہایت خوشی سے آپ کے فرمانے کی تعمیل کرونگا اور یہ تو آپ نے میری جی لگتی بات کہی نیک صلاح کا کیا پوچھنا بسم اللہ تشریف لائیے اور

بندہ کو ممنون ومشکور فرمائیے فقط۔

سوال:۔ میرے معزز دوست ان دنوں آپ کا مزاج کیسا ہے اُمید ہے کہ آپ تندرست ہوں گے چونکہ میری طبیعت کا میلان آپ سے زیادہ تر ہے جب طبیعت گھبراتی ہے آپ ہی کی یاد زیادہ آتی ہے میراجی آپ کی محبت سے خوش ہے لہذا مکلف ہوں کردو ہفتہ کے واسطے ضرور تشریف لائیے فقط۔

جواب:۔ مخزن الطاف زاد الطافہ۔ میں آپ کے بلانے سے بہت ممنون ومشکور ہوا کہ آپ نے میرے سلسلۂ محبت وارتباط دلی کو اب تک قائم رکھا ورنہ دنیا کے باشندے عموماً ایسے کج اخلاق ہوتے ہیں کہ جہاں ان کو ثروت نصیب ہوئی منصب بڑھا رتبہ زیادہ ہوا دوستان قدیم سے کنارہ کیا مگر خدا آپ کو سلامت رکھے اور اس سے اعلیٰ رتبہ پر پہونچادے کہ باوصف حاصل ہونے ایسے معزز عہدہ کے آپ نے مجھ کو یاد فرمایا اگر خدا کو منظور ہے تو بعد محرم الحرام لاکلام میں آپ کے پاس آؤں گا فقط۔

سوال:۔ سراپا لطف واحسان خان صاحب۔ اس وقت معلوم ہوا کہ آپ کے دشمن بروقت چڑھنے کسی پہاڑ کے پتھر پر سے گر گئے بائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اس خبر کے سننے سے ازحد رنج ہوا۔ شافی مطلق آپ کو شفائے کامل عطا فرمائے چونکہ آپ کی عادات وحسن انتظام نے تمام خاص وعام میں ایسی ہر دل عزیزی پیدا کی ہے اس لیے لوگ آپ کی صحت کی دعا خدا سے مانگ رہے ہیں اور جواب نامہ ہذا کے نہایت ہی منتظر ہیں۔ فقط۔

جواب:۔ یار غمگسار میں آپ کے خط سے اس قدر خوش ہوا کہ شرح اسکی حد بیان سے خارج ہے الله یوماً فیوماً بہ صحت جسمی آپ کی عمر و اقبال میں ترقی فرمائے کیفیت یہ ہے کہ گلکنڈہ کے پہاڑ پہ حضرت لطیف شاہ صاحب قادری کا مزار ہے جمعرات گذشتہ کو چند اشخاص پہاڑ پر گئے بہ غرض زیارت میں بھی گیا یکایک شیر دکھائی دیا شیر کے دیکھتے ہی کہاں کی منت اور کیسی نیاز اپنا ہی کام تمام ہوتا دیکھ کر جان لے کر ایسے بدحواس بھاگے کہ پتھروں پر سے کتنے ہی گر کر زخمی ہوئے کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی

کسی کی پسلی پر ضرب آئی کسی کا گھٹنہ اتر گیا کوئی آنکھ پر ہاتھ رکھ کر آہ آہ کر رہا تھا کوئی بیچارہ خون میں بھرا سر پکڑے ہوئے تھا کوئی کمر سہلا رہا تھا اس وقت ایک شور تھا اسی حالت میں میرے ہاتھ میں بھی چوٹ آئی۔ مگر شکر ہے کہ جان بچ گئی آپ میرے جملہ احباب کو یہ خط سنا دیجیے گا اور میرا سلام فرما دیجیے۔ زیادہ والسّلام فقط۔

سوال:۔ راجی میر منظیر میاں محمد منیر میں نے آپکے خط کو دیکھا۔ ماشاءاللہ آپنے خوب لیاقت حاصل کی ہے۔ کہ دعویٰ فرستادم ہو تیار سید۔ علاوہ برین کہیں فارسی ٹھونس دی کہیں اُردو کہیں پنجابی لکھ مارا میاں واللہ تمھاری تحریر نے تو مجھے ہنسا یا۔ ہر چند بخیال اسکے کہ شاید آپ کو میرا لکھنا بُرا معلوم ہو کچھ نہ لکھوں مگر دل کمبخت بوجہ فرط محبت لکھنے پر مستعد ہو ہی ہو گیا۔ آیا کیا آپکے دل میں بھی یہ جوش اُٹھا کہ آؤ ہم طرز تحریر رنگین عبارت اختیار کریں لیکن اتنا تو نہ سمجھے کہ حلوا خوردن را روئے باید اے صاحب پہلے وہ لیاقت حاصل کر لیجیے پھر فارسی میں خط لکھیے کیوں ناحق فارسی کا ستیاناس کر کے لوگوں کو ہنساتے ہو۔ وشہرت بدنامی بذمہ خود لیتے ہو فقط۔

جواب:۔ تلطف فرمائے نیاز مندان محبت نامہ پہونچا جو کچھ آپ نے لکھا بجا لکھا۔ اب انشاءاللہ تحصیل علم فارسی میں پوری کوشش کروں گا تازہ حال سنیے۔ جوالا پرشاد برہمن نے ایک عورت لاوارث کو کہ جس کے پاس دو تین سو روپے کا زیور تھا اپنے گھر میں رکھ کر کھانے پکانے کا انتظام اُسی کے ہاتھ میں دے دیا تھا اب اُس کا خاوند بھی آ پہونچا اس نے اپنی جورو کو پہچان لیا۔ اور ذات کفش دوز بیان کی اب برہمن مذکور نہ ادھر کا رہا نہ ادھر کا گھر کا گھر بے دین ہو گیا کسی دانا نے سچ کہا ہے ؎

دل چاہے دل دار کو تن چاہے آرام
دبدھا میں دونوں گئے نہ مایا ملی نہ رام

سوال:۔ توجہ فرمائے بحال مخلصاں۔ تسلیم۔ اب تک بندہ کا نام مجلس قانون ساز کے اراکین میں شریک ہے مگر میں افسوس کرتا ہوں کہ ایک روز کے جلسہ کے سوا پھر کبھی باوجود آپ کا مکان متصل ہونے کے ایسی قلت فرصت درپیش آئی کہ اتفاق حاضر ہونے کا نہ ہوا مجھے نہایت خجلت اس بات کی ہے کہ دوسرے اراکین و منتظم صاحب کیا فرماتے ہوں گے یہاں ہجوم کار ذاتی ہے۔ ایک لمحہ کی بھی فرصت نہیں رکن کو چاہیے کہ ہر وقت

شریک مجلس رہے نہ کہ ایسا پس اس صورت میں بندہ بخوشی اس کام سے علیحدہ ہوا چاہتا
ہے۔آپ براہ مہربانی یہ استعفا میرا منظور فرماکے جمعہ کو جلسہ عام میں پیش کر دیجیے اور
جواب باصواب سے سرفراز فرمائیے۔المرقوم ۲ ربیع الاوّل ۱۳۰۹ھ فقط۔

جواب: مہربان بندہ مزاج شریف۔آپ کا مراسلہ تیسری ربیع الاوّل کا لکھا ہوا پہنچا
جلسۂ عام میں پیش کیا چونکہ آپ ایک نہایت درجہ کے لائق و نامی مقنن ہیں اور آپ کی
شرکت سے مجلس قانونی کو بہت بڑی امداد کی اُمید تھی۔ہم سب کے دلوں کو آپ کے استعفانے
دردناک کردیا خصوصاً ایسے وقت میں کہ عمدہ نتائج نہایت قریب زمانہ میں ظاہر ہونے والے
تھے چنانچہ تمام اہل مجلس آپ کے استعفا کی نسبت نہایت رنج ظاہر کرتے ہیں اور افسوس
کے ساتھ آپ کے استعفا کی منظوری کی خبر آپ تک پہونچاتے ہیں۔نویں ربیع الاوّل
۱۳۰۹ سنہ ہجری فقط۔

سوال:۔رفیقم السلام علیکم۔جو کوئی ادھر سے آتا ہے اُس کی زبانی یہ سننے میں آتا ہے
کہ عموماً وہاں کے باشندے اپنی عمر سیاہ کاریوں میں ضائع کرتے ہیں تاڑی و شراب خواری
میں دن رات مصروف رہتے ہیں جوان تو جوان جن کے منہ میں دانت نہیں پیٹ میں آنت
نہیں دو قدم چلنے میں سانس اکھڑتی ہے سینہ میں دم رُکتا ہے پچکے ہوئے گال عمر میں
دیرینہ سال چہرے پر سفید لمبی داڑھی وہ بھی ہر روز تاڑی پیتے اور سفید ریش کو داغ لگاتے
ہیں ان حیرت انگیز باتوں کے سننے سے نہایت تعجب ہوا مگر افسوس بجز خط معمولی کے کبھی
آپ نے حقیقت وہاں کی ارقام نہ فرمائی براہ کرم وہاں کی مفصل کیفیت لکھیے۔
زیادہ والسّلام فقط۔

جواب:۔شفیقم وعلیکم السلام۔یہاں کے حالات خدا کی پناہ میں اپنی بیتی سناتا ہوں
ذرا سنیے کہ جب سے شہر رمضان المبارک شروع ہوا ہے بندہ درگاہ شام و بیگاہ دل بہلانیکی
خاطر کسی جانب تفریحاً جایا کرتا ہے اتفاقاً جمعہ کے روز چار بجے شام کو چوک گیا تھا کیا
دیکھتا ہوں کہ چند اشخاص سفید پوش دین فروش آپس میں بشاش قہقہے اُڑاتے چلے
آتے ہیں کسی کا پان سے منہ لال کسی کا برف نوشی سے چہرہ بحال ہے غرضکہ کل احوال

عرض کرنے میں طول ہوتا ہے میں گھبرایا کلیجہ منھ کو آیا یا الٰہی سحر عید ہے یا شام ماہ رمضان ہے یہ گروہ ہندو ہے یا مسلمان ہے آخر رہا نہ گیا آگے بڑھ کر پوچھا کہ کیوں صاحبو کیا آپ لوگوں کو روزے معاف ہیں۔ جواب ملاحظہ ہو کس ڈھٹائی سے دیدہ کی صفائی سے فرماتے ہیں کہ جی ہاں آپ ہی کو بہشت مبارک رہے ہم دوزخ میں جلیں گے فکر و تلاش سے دولت روزہ و نماز سے بہشت نہیں ملتی جو مقدر میں ہے وہ ہر صورت سے ہوتا ہے ؎

اب تو آرام سے گذرتی ہے　　　عاقبت کی خبر خدا جانے

میں اُن کی یہ باتیں سن کر نہایت شرمندہ ہوا فی الواقع مجھ کو اُن سے کیا واسطہ تھا القصہ یہاں کے باشندوں نے ایسا سر اُٹھایا ہے کہ خوف خدا مطلق نہیں دماغ آسمان پر ہے زمین پر قدم دھرنا دشوار ہے جس کو دیکھیے اپنی خودی کے نشہ میں سرشار ہے یہ خبر ہی نہیں کہ ہماری اصل قطرۂ ناپاک ہے یہ جسم سراسر خاک ہے انجام کار یہی ہونا ہے دنیا مزرعۂ آخرت ہے یہاں تخم عمل بونا ہے ؎

در پیش سفر اور یہاں غافل ہیں مسافر　　　آرام سے ہیں رخت سفر کھول کے بیٹھے

جواب:۔ میرے شفیق ولی کو میرا سلام پہونچے۔ ایک مہینہ سے خط آپ کا نہیں آیا اس لیے دل بیتاب ہے امید کہ جواب سے جلد مطلع فرمایئے اور اپنی خیر و عافیت لکھتے رہیے یہاں اکثر مسلمان ناقص العادات نامہذب حرکات و سکنات اپنی اپنی خام خیالی سے طریقہ نیچری میں تہذیب و شائستگی و ترقی رزق سمجھ کر نیچری بن گئے ہیں انکی عادات روزمرہ کی گفتگو ذرا سنیے کہ جہاں اس قسم کے چار آدمی دو دوست ایک جگہ جمع ہو کر بیٹھتے ہیں جب تک اُن میں خپ شپ اُڑتی رہی یا شکوہ شکایت و غیبت کا چرچا رہا اُس وقت تک اُس مجمع میں خیر رہی جہاں ایک کے منھ سے خلاف منشاء دوسرے کے کوئی بات نکلی تو وہ اس کے کاٹ دیے کو اور روک دینے کو اُسی وقت مستعد ہو جاتا ہے فوراً غیظ و غضب سے اپنا اثر اُن کے دلوں میں پیدا کر دیتا ہے پھر تو اس نے اسکی طرف دیکھا اور اس نے اسکی طرف اس نے اس کو للکارا اُس نے

اس کو پھٹکار آنکھیں بدلتے ہی آستینیں چڑھ گئیں دھول دھپا شروع ہوگیا نیچے اوپر ہوگئے کسی کی پتلون پھٹی کسی کی جاکٹ چری جب اُن کے احباب حاضرین نے اس تماشہ کو دیکھا تو بیچ بچاؤ کرا دیا واہ خوب ہوا جانے دو یہ بے اُنھیں لوگوں نے انسان کی شائستگی و تہذیب کو بٹہ لگایا ہے و نیم وحشی کا خطاب پایا ہے فقط۔

جواب:۔ میرے سچّے دوست محبت نامہ پہونچا بدریافت آپ کی خیر و عافیت کے میرے دل کو تسلّی ہوئی اللہ تعالےٰ بایں یاد فرمائی ہمیشہ آپ کو تندرست رکھے بیوقوف لوگوں کا یہ قیاس کہ نیچری طریقہ اختیار کرنے میں تہذیب و شائستگی و رزق میں ترقی ہوتی ہے اور مذہب کی پابندی اس کی حارج ہے یہ بالکل غلط ہے کیا معنی مذہب کی پابندی ہرگز ہرگز مانع ترقی نہیں کیا جاکٹ پتلون پہنے چھُری کانٹے سے میز پر کھانا کھائے بغیر تہذیب نہیں آتی حلال و حرام کی تمیز نہ رہ بھر بیہودہ گوئی کی یہ جرأت کہ معاذ اللہ دیکھو اسلام کا وہ عمدہ اصول ہے اور اس میں تہذیب و اخلاق اور شائستگی کوٹ کوٹ کر ایسی بھری ہے کہ مقلدین کو ہرگز خطرۂ لغزش نہیں جو لوگ اپنے مذہب اسلام کے ہیں بلا شک وہ اول درجہ کے مہذب و بردبار و خلیق و حلیم ہیں اور جو اپنے مذہب سے منحرف ہو گئے ہیں گو اس وقت اپنے شامت اعمال سے دین اسلام پر حیرت گیری و چبا چبا کر باتیں بنا رہے ہیں انشاء اللہ کیفیت اس کی جو بعد موت ایک دن پیش آنے والی ہے معلوم ہو جائے گی اس وقت بجز حسرت و افسوس کچھ چارہ نہ ہوگا فقط۔

سوال:۔ محب بیریا۔ اس علاقہ میں اب تک بڑے زور و شور سے قحط پڑا ہوا ہے صدہا فاقہ کش درختوں کے چھلکوں کو کوٹ کر اپنا پیٹ بھر رہے ہیں اس پر طرفہ یہ کہ قانون ٹکس جاری ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ہائے ہائے مچی ہوئی ہے ؎

نظم

لو ہوا قانون بن کر ٹیکس جاری ہائے ہائے
آن پہونچی اب مصیبت کی سواری ہائے ہائے

اس طرف قہر خدا ہے اس طرف ضرب شہی
اس کشاکش سے ہے اپنی جان عاری ہائے ہائے
ہے یہاں جز فاقہ مستی مال کس بھوکے کے پاس
جان ہی ہے نذر ٹکس شہریاری ہائے ہائے
دار و گیر و وحشت و شت و جور و ظلم لاتعد
ہو نہیں سکتی بیان تفصیل خواری ہائے ہائے
ہاتھ خالی کیسہ خالی فاقہ کش زار و نزار
ٹکس کے قابل تھی یہ حالت ہماری ہائے ہائے
ٹکس ہو تجویز بدلے پرورش کے قحط میں
بس یہی تھا مقتضائے شہریاری ہائے ہائے
مرتے مرتے تھی اُمید دستگیری ہم کو آہ
مل گئی مٹی میں سب امیدواری ہائے ہائے
کیا غضب سنتا نہیں فریاد کوئی ٹکس کی
بے اثر کیوں ہو گئی اب رتبہ زاری ہائے ہائے
اے صبا پہونچا کے ممنون تو اس ملک کو
گوش قیصر تک ہماری آہ و زاری ہائے ہائے
دست شفقت چاہیے تھا پشت اہل ہند پر
ناگہاں ہونے لگی یہ سونٹا کاری ہائے ہائے
قحط نے تو چا کھسوٹا پیٹ بھر اس ملک کو
لے رہا ہے ٹیکس اب عزت ہماری ہائے ہائے
کیا ہے قسمت نے پھنسایا ہم کو دو ورد دام میں
فاقہ مستی شب کو روز بیکاری ہائے ہائے

جان و مال اپنا تو نذر خشک سالی ہو گیا
ٹکس کو عزت کی ہے اب خواستگاری ہائے ہائے
آتے ہیں چپراسیاں تشخیص حیثیت کو یاں
چھوٹے ہیں خرگوش پر کتے شکاری ہائے ہائے
مال و ساماں لٹ گیا غارت گری میں قحط کی
لیتی ہے سرکار اب چوتھا تغاری ہائے ہائے

جواب :۔ بندہ نواز۔ مودب نامہ پہونچکر منکشف کیفیت ہوا۔ یہاں بھی ٹکس لگ گیا چنانچہ ایک شخص پنکھے و بوریے بناکر ہفتہ میں پانچ چھ آنہ پیدا کر لیتا ہے اس پر بھی دو روپیہ سالانہ ٹکس لگایا گیا ہے۔ ہر چند اس نے شور و غل مچایا اور درخواستیں دیں مگر کون سنتا ہے حکم حاکم کو بمنزلہ مرگ مفاجات ہے کیا بس چلتا ہے بارھویں شوال کو یہاں خوب بارش ہوئی الحبس کے ہونے سے گرانی گئی۔ ارزانی آئی۔ آپ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مع کار لائقہ اطلاع دیتے رہیے فقط۔

سوال :۔ اے محبوب جانی۔ بہت روز سے خط آپ کا نہیں آیا کیا آپ مجھ سے خفا ہیں ؎

مان لے میرا کہا اے جان ہنس لے بول لے — حسن یہ دو دن کا ہے مہمان ہنس لے بول لے
پھر کہاں یہ دلبری یہ شان ہنس لے بول لے — دم غنیمت ہے ارے نادان ہنس لے بول لے

زیادہ بجز شوق ملاقات جسمانی اور کیا لکھوں فقط۔

جواب۔ دوست جانی عین انتظار میں محبت نامہ پہونچا کیفیت معلوم ہوئی ؎

غم کھانے کے سوا کوئی اپنی غذا نہیں — پیتے ہیں خون دل کبھی پانی پیا نہیں
کیا موسم بہار گذشتہ کروں میں یاد — وہ گل نہیں وہ باغ نہیں وہ ہوا نہیں
صبر و قرار طاقت و ارمان سب گئے — غم خوار غم سوا کوئی اپنا رہا نہیں

ایک وقت وہ تھا کہ آپ میرے پاس تھے اب وہ گھڑی ہے کہ آپ مجھ سے دور ہیں بدون آپ کی صورت دیکھے مجھے چین نہیں للہ جلد آیئے آنے میں دیر نہ کیجیے ؎

شکل اپنی ہم کو دکھلاؤ خدا کے واسطے — جان جاتی ہے ابھی آؤ خدا کے واسطے
بخدا جدائی کے صدمہ سے حالت سکرات ہے گریہ وزاری دن رات ہے ؎
گر یوں ہی رہے گی بے قراری — تو ہوچکی زندگی ہماری

سوال وجواب بیوی وشوہر کے

سوال:- میرے سرتاج مدظلہ- مدت سے لڑکے بالوں کی پھر آپ نے خبر نہ لی- فاقوں سے مرتے ہیں اپنے دنوں کو روتے ہیں بتایئے کیا کھاکر جئیں اب سردی سے پالا پڑا بخدا سردی کے مارے کانپتے ہیں تمام دن فاقہ مستی یا آفتاب پرستی آپ کو پروا نہیں کسی دن جان نکل جائیگی اگر میں بذات خود دائرہ افلاس میں گھری ہوئی تھی تو مضائقہ نہ تھا مگر ننھے ننھے بچوں کی تکلیف دیکھ کر لخت جگر کھاتی ہوں خون جگر پیتی ہوں بلکہ اپنی زندگی سے اپنا مرنا بہتر سمجھتی ہوں ؎

میں نے آکر جہاں میں کیا دیکھا ۔ جان کو آفت میں مبتلا دیکھا

آپ کے عزیز واقربا میں کوئی اس قابل نہیں کہ ہمارا خبر گیراں ہو یہاں نہ کوئی پرساں حال نہ کسی کو کچھ خیال ویسے تو بشر پتھر سے بھی سخت تر ہے جیسی افتاد پڑتی ہے جھیل جاتا ہے لیکن اب حد سے زیادہ نوبت گذر گئی کب تک چپ رہوں آپ سے نہ کہوں تو کس سے کہوں باعث زندگانی تو آپ ہیں دنیا میں کون ہمارا ہے بعد خدا آپ کا سہارا ہے کلیجہ پہ ہاتھ دھر و للہ رحم کرو خرچ معقول بھیجو گو فاقہ سے مرتی ہوں مگر اللہ سے شام وپگاہ یہ دعا کرتی ہوں- ع

تم سلامت رہو قیامت تک

جواب:- میری آرام جاں- خط تمھارا پہونچا گویا مردہ کے جلانے کو مسیحا پہونچا ؎

خط کو جس دم یہاں صبا لائی — جسم بیجاں میں گویا جان آئی

یہ جاں نثار عرصہ چھ ماہ سے عارضہ بخار میں بیمار ہوگیا تھا کہ زیادتی غفلت سے دو دو روز تک ہوش نہیں ہوتا تھا- اب شافی مطلق نے شفا بخشی اگرچہ تندرست ہوں لیکن

ناتواں اور سست ہوں صرف پوست و استخوان باقی ہیں اگرچہ فرط ضعف سے چل پھر
نہیں سکتا بوجہ ناسازی طبیعت خرچ بھیجنے کی نوبت نہ آئی سردست مبلغ پچاس روپیہ
ڈاک خانہ کے ذریعہ سے بھیجتا ہوں رسید وصولی کی جلد بھیجو چونکہ بدریافت تمہاری خیر وعافیت
کے میرے دل کو تقویت ہوتی ہے اور تمہارے خط کو مفرح روح ونیز دوائے صحت کا
نسخہ سمجھتا ہوں لازم ہے کہ چوتھے روز ضرور اپنا خط بھیجتی رہو فقط۔

سوال:۔ تسلی بخش خاطر بیقرار خدا جانے اس خادمہ سے کیا خطا سرزد ہوئی جو آپ
کو یہاں نہ آنے کی کد ہوئی دوش آپ کو کیا دوں میری تقدیر کی خوبی ہے یہ برگشتہ تقدیر
بیمار محبت ہے۔ آپ مسیحا ہیں۔ آیئے دوا کیجیے بدون آپ کے لطف زندگی
خاک ہے ع

چھوٹ جائیں غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کہیں — خاک ایسی زندگی پر تم کہیں اور ہم کہیں

میں مجبور ہوں اور آپ صاحب اختیار ہیں میرے حال سے غفلت نہ کیجیے جلد خبر
لیجیے جس دن آپ پھریں گے خدا میرے دن پھیرے گا اور رحم فرمایئے جلد
تشریف لایئے ع

دل کی بیتابی سے ہے سینہ میں میرے کھلبلی — مضطرب شدت سے ہوں جان جاتی ہے چلی
جلد آکر دور کر میرا تو یہ رنج دلی — درد فرقت سے ہے میرے مفت مجھ کو بے کلی

اگر آپ نے آنے میں دیر کی تو میں نے صدمۂ مفارقت سے جان دی فقط۔

جواب:۔ اے میری غمخوار عین انتظار میں خط تمہارا آیا آنکھوں سے لگایا دل پر رکھا
چھاتی پر چپکایا ع

کبھی رکھتا تھا اس کو چشم تر پر — کبھی دل پر کبھی دل سے جگر پر
کبھی سینہ پہ میں رکھتا تھا اسکو — کہ بیتابی سے کچھ تسکین تو ہو

الحمد للہ تمہاری خیریت پائی جان میں جان آئی چونکہ تمہاری ملاقات جسمانی موجب لذت
زندگانی ہے لہذا تمہاری دید کی تمنا میں ہر وقت بےچین رہتا ہوں مثل ماہی بے آب تڑپتا ہوں
نہ دن کو تاب نہ شب کو خواب ہے مگر کیا کروں بندگی بیچارگی ع

نہ چین جاں کو نہ تاب دل کو نہ خواب چشم پُر آب میں ہو
غم جُدائی سے جان میری عجب طرح کے عذاب میں ہو

دل سے یہ دعا ہے کہ جامع المتفرقین وہ دن دکھائے کہ تمہارا جمال دیکھوں اگر حیات باقی ہے تو عنقریب بہ حصول رخصت تمہارے پاس پہونچتا ہوں اصلا تشویش نہ کرو خدا کے فضل پر نظر رکھو فقط۔

چوتھی فصل میں تہنیت کے خطوط

رقعہ دعوت

بفضلہ تعالیٰ

ہوگی نیاز حضرتِ پیران پیر کی یعنی جناب غوث شہ دستگیر کی
حاصل کریں ثواب تناول طعام سے یہ عرض ہو قبول عنایت حقیر کی

تاریخ گیارہ ماہ حال روز پنجشنبہ کو آٹھ بجے دن سے بارہ بجے دن تک خانہ عاصی پر رونق افروز ہو کر تناول طعام سے بندہ کو ممنون و مشکور فرماویں زیادہ کرم ہو جیو۔

الداعی

عاصی محمد عنایت علی خاں محافظ دفتر عفا اللہ عنہ

مبارک باد تولد فرزند

مجموعہ خوبیہائے بیکراں جناب عنایت علی خاں صاحب سلمہ الرحمٰن بعد سلام مسنون الاسلام حاصل المرام یہ ہے کہ آج عبد الغفور کی تحریر سے یہ معلوم ہوا کہ پنجشنبہ کے روز تاریخ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۱ ستمبر ۱۸۹۰ء تین بجے دن کو آپ کے گھر میں فرزند ارجمند تولد ہوا ہے اور آپ نے نام اس کا الطاف علی خاں رکھا ہے حق تعالیٰ عز و جل مبارک کرے اس مژدہ کے سننے سے اس خیر طلب کے دل کو از حد مسرت ہوئی باغبان حقیقی اس نونہالِ گلشنِ مُراد کو دنیا کے باغ میں ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھے اور عمر طبعی تک پہونچاوے۔

رقعہ رسم بسم اللہ خوانی

الحمد للہ والمنہ کہ ان ایّام مسرت نظام میں رسم بسم اللہ خوانی برخوردار لطف علی خاں عمرہٗ وزاد اللہ علمہٗ تاریخ ۱۵ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۵ھ یوم آدینہ مقرر ہے توقع کہ بعد نماز ظہر خانہ نیاز مند پر تشریف ارزانی فرماکر بعد تناول طعام شریک جلسہ عیش وطرب ہوکر بندہ کو ممنون فرماویں۔

الملتمس

فدوی محمد عنایت علی خاں مہتمم جاگیرات منضبطہ عرس موضع کریم آباد وغیرہ واردحال کرورہ ضلع بلند شہر۔

پیام شادی یعنی رقعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد یہ کمترین بندگان رب العالمین آپ جیسے نیک نفس کی خدمت مبارک سے فیض حاصل کرنے کا بذریعہ یگانگت ارادہ رکھتا ہے امید ہے کہ آپ میری ناچیز گذارش کو قبول کرکے بندہ زادہ محمد حسین کو اپنا کمترین فرزندان تصوّر کرلینے کا شرف عطا فرماکر میری عزّت افزائی فرماویں گے جس کے ساتھ ساتھ ادائے سنّت نبوی کے اجر کا فائدہ خود بھی حاصل کریں گے اور مجھے بھی مستفید فرماویں گے والسّلام۔

تفصیل رقعہ ہذا حسب ذیل ہے

لڑکے کا نام	محمد حسین
عمر	۲۱ سال
معاش	زمینداری وملازمت محکمہ پرمٹ پچاس روپیہ ماہوار
سکونت	شہر میرٹھ محلہ کمبوہ دروازہ

والد کا نام اور معاش	احمد حسین زمیندار موضع سکندرہ و نصیر پور وغیرہ
دادا کا نام اور معاش	سید رضا حسین صاحب زمیندار مرحوم
قرابت ننھال	نانا کا نام سید بدر الحسن صاحب رئیس و زمیندار متوطن میرٹھ
دیگر اعزہ کا حوالہ	لڑکے کا بڑا بھائی - اعجاز حسین کی شہر میرٹھ بخانہ میر صفدر حسین شادی ہوئی ہے لڑکے کے چچا میر امجد حسین ریاست بھوپال میں ملازم ہیں اور اُن کے دونوں لڑکے سید الطاف حسین صاحب رئیس مارہرہ کے یہاں کتخدا ہوئے ہیں -

مفصل حالات دریافت طلب میر تہور علی صاحب رئیس میرٹھ سے خصوصًا اور جس سے مناسب مقصود ہو عمومًا معلوم ہو سکتے ہیں -

المکلف

سید احمد حسین عفی عنہٗ از مقام سکندرہ ۲۷ رجب ۱۳۳۹ھ

پانچویں فصل میں تعزیت کے خطوط

برادر عبد العزیز خاں ۲۰ ربیع الثانی کو راہی عالم بقا ہوا اس صدمہ سے میرے عقل و ہوش بجا نہیں جز استرا خوف و رجا سب بھول گیا ہر دم اسی کا خیال ہر لحظہ اسی کا ملال نہ تو وہ بھائی زندہ ہوتا ہے نہ دل کو صبر آتا ہے ہر دم اپنے دل کو سمجھاتا ہوں لیکن اسکی محبت کا جوش کچھ سمجھنے نہیں دیتا کئی بار چاہا کہ زہر کھا کر یا سر پھوڑ کر مر جاؤں لا دیدہ و دانستہ حرام موت مرنا محال ہے اس سبب سے بدلائل عقلی و نقلی اس خیال کو روکا لیکن یہ مشکل پیش آئی کہ میرا جی نہیں لگتا ارادہ ہے کہ دنیا کے تعلقات کو چھوڑ کر مکہ معظمہ چلا جاؤں اور ہمہ تن خدائے پاک کی یاد میں مشغول ہوں ؎

ہم نے اس ہستی میں رہ کر یہ اٹھائے رنج و غم
جو روانہ ہو گئے سوئے عدم اچھے رہے

جواب:۔ برادر عبدالعزیز خاں کی وفات سے اس قدر رنج ہوا کہ میں نے اپنی حیات پر ممات
کو ترجیح دی اس حادثہ ہوش ربا سے ایسا ابتلائے الم ہوا کہ نشتر غم نے جگر کو
زخمی کیا ہے ؎

دنیا میں کوئی داغ سے خالی جگر نہیں — بے داغ چرخ پر بھی تو روشن قمر نہیں
دنیا نہیں ہے کچھ بھی جو دیکھا بچشم غور — اس پردہ مبتلا ہیں کہ جن کو نظر نہیں

افسوس کیسے کیسے امیر و فقیر حکیم و فہیم دنیا میں پیدا ہو کر ناپید ہو گئے کسی نے داروئے
موت طب میں نہ دیکھی ؎

موت کا گر ہوتا حکمت سے علاج — کاہے کو مرتا کوئی یونان میں

اگرچہ یہ غم وہ غم نہیں جو دل سے محو ہو لیکن بجز صبر اور کیا کیا جاوے پس تم رضائے مولی
از ہمہ اولی تصور کر کے صبر کرو اور ہمارے آنے تک کعبہ شریف جانے کا قصد نہ کرو اگر
عبادت الٰہی کرنا مقصود ہے تو وہ معبود ہر جگہ موجود ہے۔

دیگر:۔ میں اس سانحہ ہوشربا واقعہ حیرت افزا کو بکمال افسوس سے لکھتا ہوں کہ تاریخ
۲۲ نومبر ۱۸۸۸ء کو جناب چچا علی بخش خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر رحلت فرمائے
عالم جاودانی ہوئے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون قصبۂ ہذا میں اُن کا دم غنیمت تھا
ملنسار و خلیق تھے سب ہندو مسلمان اُن کے مدّاح ہیں سچ ہے ؎

دنیا نہیں ہمیشہ کسی کی قیام گاہ — جو ہے یہاں وہ تیر قضا کا نشانہ ہے

جواب:۔ آپ کے چچا علی بخش خاں صاحب کی رحلت فرمائی سے سب لوگ
افسوس میں ہیں جس نے سُنا ہائے ہائے کرنا شروع کیا کیونکہ اُن کی ذات سے
خاص و عام کو فائدہ تھا بڑے بامروت تھے۔ ہمیشہ اشفاق و احسان سے سب کو
مسرور کرتے تھے اُن کے وجود فیض آمود سے جو گھر آباد تھے وہ بے چراغ ہو گئے
خدا اُن کو غریق رحمت کرے واقعی دُنیا ایک خواب غفلت ہے عدم جسکی تعبیر ہے
زمانہ ایک مرقع حیرت فنا جس کی تصویر ہے۔

دیگر۔ بڑے افسوس سے یہ جانگداز سانحہ حوالہ قلم کیا جاتا ہے کہ ظفریاب خاں

عین شباب میں ۵ شہر صفر کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سفر کر گئے۔ اپنے والدین کو بڑھاپے میں داغ دے گئے ہر چند اُن کے والد ماجد نے ان کی تعلیم میں اہتمام بلیغ کیا تھا اور اُن کو علم عربی سے فراغ حاصل ہوگیا تھا مگر تعلیم یافتہ انگریزی لوگوں کی صحبت نے ایسا اثر کیا کہ کثرت مے خواری سے مرحوم نے اپنی جان دی ہے

سب جیتے جی کے جھگڑے ہیں سچ پوچھو تو کیا خاک جیے
جب موت سے آکر کام پڑا سب قصّے قضیے پاک ہوئے

خیر خدا اُن کے عزیزوں کو تسلّی اور مرحوم کو مغفرت نصیب کرے آمین!۔

جواب۔ آپ کے خط نے خبر وحشت اثر سنائی ظفریاب خاں کے انتقال سے میری آنکھوں کے نیچے تاریکی آئی غم کی گھٹا میرے دل پر چھائی بلکہ تمام بستی میں سخت ماتم ہوا اگرچہ ہر ایک متنفّس کو یہی شاہ راہ درپیش ہے۔ مگر عین شباب میں فوت ہونا ایک افسوس ناک واقعہ ہے ہے

گر پیر نود سالہ بمیرد عجبے نیست — ایں ماتم سخت است کہ گویند جوانمرد

بہرکیف مشیت ایزدی میں دم مارنے کی گنجائش نہیں کیونکہ کل کاموں کا فاعل وہی ہے ہے

قدرت اُس کی رنگ برنگی وہ قدرت کا مالی — آپ ہی بوئے آپ ہی سینچے آپ کرے رکھوالی

دیگر:۔ افسوس صد ہزار افسوس کہ پرسوں کے روز شہسوار خاں کو گھوڑے سے گرتے ہی موت نے جھٹ پٹ چٹ کر دیا اس حادثہ جانگزا سے جس قدر رنج اور قلق مجھ کو ہوا اندازہ اس کا حد قیاس سے خارج ہے دُنیا ایک ایسا مقام گذاشتنی اور گذشتنی ہے کہ جس کے چھوڑ دینے میں کسی کو گریز نہیں ہے

پیر و مرید شاہ و گدا امیر و وزیر — سب آن کر اجل کے ہوئے دام میں اسیر
مفلس غریب صاحب تاج و علم سریر — کون اس جہاں میں زندہ رہا ہے میاں نظیر

جواب:۔ شہسوار خاں کے انتقال سے از حد رنج ہوا خدا ان کو بہشت نصیب کرے

افسوس یہ دار ناپائدار جائے مصیبت و آزار ہے نہ منزل آرام و قرار ہے

اک آن میں عدم ہو برنگ شمیم گل — کیا اعتبار ہستیٔ ناپائدار کا

ہر چند دل اس واقعہ سے مبتلائے اندوہ و آلام ہوا الا کچھ فائدہ نہ دیکھا لہذا صبر اختیار کیا فقط۔

دیگر:۔ شیخ ظہور الاسلام صاحب دفعتاً عارضہ سرسام میں مبتلا ہوکر اس دار فانی سے عالم بقا کو رحلت کر گئے عجب صدمہ جانکاہ دے گئے میری آنکھوں میں جہاں تاریک ہو گیا کلیجہ ہل گیا اس ماتم میں کمر بار غم سے خم ہو گئی طبیعت درہم برہم ہو گئی ؎

غم سے خم ہو گئی کمر یکسر
رگیں تن کی بنی ہیں جوں مسطر

افسوس بسا ہوا گھر اُجڑ گیا سنسان ہو کا مکان ہو گیا سچ ہے دنیا رنج و الم کا مقام ہے جس راہ وہ گئے۔ ہم کو بھی درپیش ہے معاملہ کم و بیش ہے بجز صبر چارہ نہیں دم مارنے کا یارا نہیں۔

جواب:۔ آپ کے خط سے شیخ ظہور الاسلام کے انتقال کا حال معلوم ہوا اُس کی مرضی اس میں اختیار نہ ہمارا نہ تمہارا مشیت ایزدی میں دم مارنے کا کیا یارا موت حاصل زندگانی ہے ایک دن سب کو آنی ہے حرف بقائے جاودانی کسی کے نامۂ زندگانی میں تحریر نہیں کیا ہے جو لکھ دیا ہے اُس میں گھٹانے بڑھانے کی کسی کو طاقت نہیں وقت مقرر ہے دنیا گذران ہے جو ہے رواں دواں ہے بقا بجز ذات خدا دوسرے کو کہاں ہے پس جو بندہ پر گذرے راضی برضا رہے کیونکہ بجز صبر کچھ چارہ نہیں اُسکے کارخانہ میں کسی کو اجارہ نہیں شادی و غم دونوں توام پھر کیا خوشی اور کیا غم اے میاں کسی کے مرنے کا تو وہ غم کرے جو آپ نہ مرے ؎

کسی کی مرگ پر اے دل نہ کیجے چشم تر ہرگز
بہت سادے ہیں اُن پر جو اس جینے پہ مرتے ہیں

دیگر:۔ برخوردار عبد الستار عارضۂ چیچک میں بیمار ہو کر بارھویں رجب کو پستان دایہ اجل سے دودھ پی کر آغوش لحد میں جا سویا یعنی میرے سینہ پر داغ اپنی مفارقت کا رکھ کر زندہ درگور کر گیا خیر مشیت ایزدی یہی تھی صابر ہوں آپ بھی صبر کیجیے۔

جواب:۔ برخوردار عبد الستار کنار والدین سے کنارہ کر کے انگشت دایہ اجل پکڑ کر

ملک عدم کو گیا گویا جان کو ہماری آنکھوں میں تیرہ و تاریک کر گیا ہر چند میں نے گریہ و فغاں کیا اور سر پر پتھر اور پتھر پر سر مارا اِلّا غیر از صبر کچھ چارہ نہ دیکھا آخر کار شکیبائی اختیار کی فقط۔

چھٹی فصل میں تجارتی و کاروباری خطوط

سوال:۔ کرم فرمائے بندہ جناب منیجر صاحب نولکشور پریس لکھنؤ۔ تسلیم واقعی آئینہ سراغرسانی ملازمان پولیس کے لیے رہبر کامل ہے جو تعریف کتاب کی آپ نے اشتہار میں لکھی ہے وہ بہت کم ہے مہربانی فرماکر کتاب مذکور کی ایک جلد بنام ہیڈ محرر صاحب تھانہ موہن لال گنج ضلع بارہ بنکی بذریعہ ویلو بھیجکر مشکور فرمائیے۔

راقم نیاز محمد خاں کانسٹبل از گونڈہ

جواب، مہربان بندہ تسلیم۔ ایک جلد آئینہ سراغ رسانی اُردو بہ قیمت عہ بذریعہ ویلو بنام ہیڈ محرر صاحب تھانہ موہن لال گنج ارسال ہے اطلاعاً آپ کو بھی لکھا جاتا ہے کہ دس جلد فروخت کرانے پر ایک جلد مفت آپ کی نذر کی جاویگی امید ہے کہ اشاعت کے واسطے کوشش فرمائیے گا۔

منیجر نولکشور پریس لکھنؤ

سوال:۔ برادر مہربان۔ بابو ریاض الدین صاحب بک سیلر لکھنؤ۔ بعد سلام مسنون مدعا نگار ہوں کہ کتب مندرجہ ذیل بہ قیمت رعایتی براہ کرم بذریعہ ویلو جلد تر بھیجکر مشکور فرمائیے میں نے ان کتابوں کو جے پور میں اپنے ایک مہربان کے پاس سرسری نظر سے دیکھا تھا مجھے پسند آئیں ہر ایک کتاب اپنی اپنی جگہ پر بہت دلچسپ و عمدہ ہے میرے خیال میں کوئی کتب خانہ ان کتابوں سے خالی نہ ہونا چاہیے اور آپ نے بھی واللہ رعایت کی حد کردی ہے اب بھی اگر ملک ایسے انمول موتیوں کی قدر نہ کرے تو اس پر حیف ہے۔ زیادہ والسلام۔

تفصیل کتب مطلوبہ۔ بزم عشرت ایک جلد ۸ر بزم نشاط ایک جلد ۸ر بزم طرب ایک جلد ۸ر

بزم سرور ایک جلد ۸ر ملک العزیز ورجنا ایک جلد ۶ر منصور موہنا ایک جلد ۶ر حسن انجلینا ایک جلد ۸ر۔ امید وصال ایک جلد ۹ر۔

آپ کا محب بھائی اعجاز الدین از اجمیر)

جواب:- بھائی صاحب منشی اعجاز الدین صاحب السلام علیکم۔
بوصول عنایت نامہ کتب مطلوبہ بذریعہ ویلیو ارسال خدمت ہیں حساب مرسلہ ویلیو حسب ذیل ہے جدید فہرست بھی روانہ کی جاتی ہے اور جو کتابیں درکار ہوں طلب فرمائیے۔ زیادہ نیاز۔
تفصیل ویلیو روانہ شدہ۔ قیمت ہر چہار جلد موتی بک (۲؏) قیمت رہائشی ملک العزیز ورجنا وغیرہ (۲؏)
فیس منی آرڈر ۲ر محصول ڈاک وپیکنگ (۱۲) میزان کل للعہ

دستخط منیجر کارخانہ

سوال:- عنایت فرمائے بندہ جناب منیجر صاحب نولکشور بکڈپو لکھنؤ آداب عرض ہے اشیاء مفصلہ ذیل براہ مہربانی جلد بھیجیے میرے یہاں اسٹیشنری کا سامان بالکل ختم ہوگیا ہے اور مجھے تکلیف ہو رہی ہے ترسیل اشیاء میں جلدی کیجیے تاکید جانیے۔ والسلام خیر الکلام۔
ہولڈر دو آنہ والے ۳ عدد۔ لفافہ سادہ نیلگوں ۱۰۰ عدد۔ کاغذ خطوط ایک گڈی۔

نیاز مند مشتاق احمد فیروزہ آباد ضلع آگرہ

جواب:- مہربان من السلام علیکم باشیاء مطلوبہ بذریعہ ویلیو ارسال خدمت ہیں۔ حساب ویلیو مرسلہ حسب ذیل ہے کارہائے لائقہ سے یاد فرماتے رہیے زیادہ سلام۔
ہولڈر تین عدد۔ ۶ر لفافہ سادہ نیلگوں ۱۰۰ عدد ۴ر کاغذ خطوط رول دار ایک گڈی ۲ر
محصول ڈاک وپیکنگ فیس منی آرڈر۔ ۶ر میزان کل ۱۲ر

دستخط منیجر

سوال:- عنایت فرمائے بندہ تسلیم۔ ایک ایک جلد بہشتی زیور کامل و نماز مترجم کامل بذریعہ ویلیو میرے مہربان منشی علی حسین ضلعدار کے نام اسی سابقہ پتہ سے بھیجکر مشکور فرمائیے

کتب مذکورہ بالا لاجواب ہیں اور تمام ضروری مسائل اُن میں موجود ہیں جن سے عمدگی و خوبی بہت بڑھ گئی ہے میں اپنے احباب میں اسکی پوری پوری اشاعت کروں گا ان کے ساتھ ایک جلد جنت کی کنجی بھی جو آپ کے یہاں سے بلا قیمت شائع ہوئی ہے بھیج دیجیے۔

(آپ کا خیراندیش محمد علی عفی عنہ از نصیر آباد)

جواب۔ مہربان من تسلیم حسب تحریر آپ کے ایک ایک جلد بہشتی زیور کامل مع بہشتی گوہر اور نماز مترجم کامل بہ قیمت عہ بنام منشی علی حسین صاحب ضلعدار ارسال ہے فہرست کتب کلاں اور جنت کی کنجی بھی بھیجی جاتی ہے۔ اور جو کتب درکار ہوں طلب کیجیے۔ والسلام۔

دستخط منیجر

سوال:۔ جناب منیجر صاحب زاد لطفہ۔ تسلیم

مہربانی فرماکر مفصلہ ذیل کتب بہ قیمت رعایتی بذریعہ ویلو بھیجکر مشکور کیجیے میری آپ سے استدعا ہے اور وہ یہ ہے کہ رعایت کی میعاد آپ کیوں مقرر کر دیتے ہیں بعض اوقات میعاد گذر جانے کے سبب لوگ خریداری کتب سے محروم رہجاتے ہیں آیندہ میری استدعا پر ضرور لحاظ کیا جاوے۔

تفصیل کتب:۔ امید وصال ایک۔ جانکی ایک۔ چابک سوار معشوقہ ایک۔ التمش ایک۔ کیفر کردار ایک۔ لال کپتان ایک۔ حسرت وصل ایک

آپ کا خیراندیش سیتارام از پنچھوہ ضلع باندہ بنگی

جواب:۔ مہربان من تسلیم۔

کتب مطلوبہ بہ قیمت رعایتی بذریعہ ویلو ارسال خدمت ہیں۔ اور جو کام میرے لائق ہو اس سے اطلاع دیتے رہیے فہرست کارخانہ و جنتری بھی ملفوف ہے سوائے کتب کے اور اشیا مطلوبہ بھی بھیج سکتے ہیں۔ زیادہ نیاز۔

دستخط منیجر

ساتویں فصل میں طریقہ تحریر عرضی و رقعہ و تمسک و رسید وغیرہ

عرضی

غریب پرور سلامت

کمترین گورنمنٹ اسکول کا تعلیم یافتہ مڈل پاس ہے۔ قانون فوجداری و دیوانی میں امتحان دیکر سند حاصل کی ہے و علم انگریزی و اُردو میں اس قدر مہارت ہے کہ انگریزی کا ترجمہ اردو میں اور اردو کا ترجمہ انگریزی میں بخوبی کرلیتا ہے الا نہایت تکلیف میں ہے اور کوئی ایسی وجہ معاش نہیں کہ جس سے اپنی گذر اوقات کرے چونکہ ان دنوں ایک عہدہ تحصیلداری کا خالی ہے اور بجز حضور کے بندہ کا کوئی مربی نہیں اُمید کہ براہ قدردانی و شرفا نوازی کے عہدۂ معروض الصدر پر پرورش فدوی کی فرمائی جاوے۔ واجب تھا عرض کیا فقط۔

معروضہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۱ء

عرضی فدوی حسن علیخاں قصبہ کلانور ضلع رہتک

دیگر

غریب پرور سلامت

ان دنوں فدوی کے بھائی کی شادی درپیش ہے اور کمترین کی طلبی میں دو خط مکان سے آئے ہیں اس شادی میں بندہ کا شریک ہونا نہایت ضروری ہے لہذا بغرض ملاحظہ بندگان عالی دونوں خط ہمرشتہ عرضی ہذا بھیجکر امیدوار ہے کہ رخصت دو ماہ کی مرحمت ہو واجب تھا عرض کیا۔

معروضہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۱ء

عرضی فدوی ظفر علی دفعدار متعینہ محکمہ پولیس آگرہ

قرض لینا بذریعہ رقعہ

میرے عنایت فرما لالہ مہتاب چند صاحب ساہوکار سکنہ موضع ماکڑی زاد عنایتہٗ
بعد سلام کے واضح ہو کہ حسب پیش آمد ضرورت مبلغ سو روپیہ کہ نصف اُس کے پچاس روپیہ
ہوتے ہیں بذریعہ تحریر ہذا بحساب سود فیصدی ایک روپیہ ماہانہ بوعدہ عند الطلب
میں نے آپ سے قرض لیے ہیں مبلغان مذکور مع سود بلا عذر ادا کردوں گا یہ رقعہ ٹکٹ
چسپاں اس واسطے تحریر کر دیا کہ سند ہو اور وقت پر کام آوے۔

المرقوم ۲۱ نومبر ۱۸۹۱ء

محمد عنایت اللہ خاں کلانوری زمیندار کروزہ پرگنہ اہار

تمسک:- اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے روپیہ قرض لے کر دستاویز لکھ دے۔
قرض لینے والے کو مدیون اور قرض دینے والے کو داین کہتے ہیں مثال اس کی ہے۔

ینکہ عبد الغفور خاں دفعدار ولد صندل خاں وردی میجر
ساکن قصبہ کلانور محلہ جبین خاں ضلع رہتک کا ہوں جو کہ
مبلغ دو سو روپئے سکہ رائج الوقت کہ آدھے اُس کے
سو روپیہ ہوتے ہیں لالہ جمنا داس ولد دیبی داس قوم بقال
ساکن بازار قصبہ مندرجہ عنوان سے بہ تقرر سود فیصدی
عہ ماہوار قرض لے کر اپنے تحت و تصرف میں لایا اقرار
کرتا ہوں کہ عند الطلب مبلغان مذکور مع سود بلا عذر
ادا کردوں گا۔ اور جس قدر روپیہ اصل و سود میں دوں گا
بلا درج پشت تمسک میری طرف سے ہر طرح باطل ہوگا
یہ تمسک گواہاں کے روبرو اس غرض سے لکھ دیا
کہ سند ہو۔

المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ء

العبد — عبد الغفور خاں دفعدار بقلم خود

گواہ شد — محمد نور خاں سوار بقلم خود

گواہ شد — [illegible] دفعدار بقلم خود

تمسک آڈھی

بیتکہ امیر خان ولد منیر خاں قوم راجپوت مسلمان ساکن موضع سیتل ضلع رہتک کا ہوں جو کہ حسب پیش آمد ضرورت مبلغ دوسو روپئے سکۂ چہرۂ شاہی کہ نصف اُس کے سو روپیہ ہوتے ہیں بحساب سود ۱۲ فیصدی ماہانہ لالہ دولت رام پسر لچھمی نراین قوم بقال ساکن قصبہ کلانور سے بہ وعدہ عند الطلب لے کر اقرار کرتا ہوں کہ عند الطلب مبلغان مذکور مع سود ادا کردونگا اور وصول بلا درج پشت ہر طرح باطل ہوگا اور واسطے اطمینان داین موصوف کے ایک مکان مسکونہ اپنا جس پر بذات خود قابض ہوں اور وہ اس وقت تک کسی جگہ منتقل یا دیر مطالبہ نہیں ہے تمسک ہذا میں آڈھ و مستغرق کردیا تا ادائے کل زر اصل و سود کے مکان مستغرقہ بالا کو دوسری جگہ پر کسی طرح منتقل نہ کرونگا اگر کروں تو انتقال کیا ہوا میرا ناجائز ہوگا لہذا تمسک آڈھی لکھدیا کہ وقت ضرورت کے کام آوے۔

المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ء

العبد امیر خان ولد منیر خاں بقلم خود

گواہ شد نظر خاں ولد کریم خاں بقلم خود

گواہ شد نظر خاں ولد کریم خاں بقلم خود

رسید۔ اس کو کہتے ہیں کہ کسی سے کچھ روپیہ یا چیز لے کر دستاویز لکھ دے اور قبض الوصول مثل رسید کے ہے۔ لیکن اس میں اقرار وصول تنخواہ لکھا جاتا ہے مثال اُسکی یہ ہے۔

معدن لطف و کرم کرامت علی خاں صاحب وفعدا دسلامت پس از ابلاغ مراسم نیاز مدعا نگار ہوں جو کہ آپ نے معرفت مولا بخش ملازم اپنے کو مبلغ پچاس روپیہ بابت قیمت یابو بھیجے تھے مجھ کو وصول ہوئے یہ رسید ٹکٹ چسپاں آپ کے اطمینان کے واسطے لکھ کر بھیجتا ہوں۔ المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ء

العبد داؤد خاں ولد شیر خاں بقلم خود

فارغخطی:۔ فارغخطی اُس کو کہتے ہیں کہ لین دین کے حساب وکتاب بیباق کرنے کی دستاویز دائن اداکنندہ کو لکھدے یاکوئی اپنی نوکری کا حساب سمجھ کر دستاویز تحریر کردے اس کو فارغخطی کہتے ہیں مثال اسکی یہ ہے ۔

مینکہ گردھاری لال ولد ہزاری لال قوم بقال سکنہ قصبہ کلانور کا ہوں جو کہ مابین میرے و ظہور علی خاں پسر صندل خاں وردی میجر کے کئی برس سے لین دین تھا آج سب حساب کتاب ہوکر دس روپیہ اُن کے ذمہ نکلے اسی وقت وہ بھی وصول ہوگئے اب ایک کوڑی باقی نہ رہی لہذا یہ فارغخطی اشخاص مندرجہ حاشیہ کے روبرو اس غرض سے لکھ دی کہ عندالحاجت کام آوے ۔ المرقوم ۲۹ نومبر ۱۸۹۱ء

العبد گردھاری لال بقلم خود

گواہ شد ... بقلم خود

رہن نامہ: رہن نامہ اسے کہتے ہیں کہ جس میں کسی چیز کے گرو کرنے کا حال کسی قدر روپیہ کے عوض میں لکھا جاوے رہن کرنے والے کو راہن اور گرو رکھنے والے کو مرتہن کہتے ہیں مثال اس کی یہ ہے ۔

مینکہ عبداللہ خاں ولد نبی بخش قوم راجپوت مسلمان سکنہ قصبہ کلانور محلہ جبین خاں ضلع رہتک کا ہوں جو کہ دردست بسوہ موضع نبی پور پرگنہ رسول آباد ضلع مصطفےٰ آباد مملوکہ ومقبوضہ میرا ہے اور میں بلاشرکت غیرے دخیل وقابض ونیز اسکی آمدنی سے متمتع ہوتا ہوں اب بحالت صحت نفس ودرستی حواس خمسہ موضع مذکور حقیت زمینداری اپنی مع جمیع حقوق داخلی وخارجی اراضی مزروعہ وغیرمزروعہ جنجر وبنجر شور وکلرہ پوکھر وتالاب وچاہات پختہ وخام وباغات ودرختان مثمرہ وخودرو وآبادی وجنگل ڈھاکہ وبود ودرجوت ورقومات سوائے وآمدنی ہر قسم متعلقہ زمینداری بعوض بیس ہزار روپے کہ نصف اُس کے دس ہزار سکہ رائج الوقت ہوتے ہیں پاس لالہ ہزاری لال ولد کروڑی ٹال قوم بقال وساہوکار موضع علی آباد پرگنہ وضلع رہتک کے رہن کیا اور گروی رکھا اور زر رہن تمام وکمال مرتہن سے

العبد عبداللہ خاں ولد نبی بخش خاں سکنہ قصبہ کلانور ... موضع نبی پور بقلم خود

نقد یکمشت وصول پاکر شے مرہونہ اپنے قبضہ مالکانہ سے نکال کر قبض و دخل مرتہن میں بہ صیغہ مرتھنی من ابتدا فصل خریف ۱۲۹۹ فصلی دیدی اور قائم مقام مثل ذات اپنی کے کردیا آج سے مرتہن کو ہر طرح کا اختیار مثل ذات میری کے نسبت شے مرہونہ پر حاصل ہے جس طرح چاہے اُس سے فائدہ اُٹھائے اور آمدنی اس کی بمقابلہ سود زر رہن تاقیام رہن برابر مجرا محسوب ہوتی رہیگی مجھ راہن کو دعوی منافع پیداوار و مرتہن کو دعوی زر سود کسی حالت میں نہ ہوگا جب چاہوں یکمشت زر رہن ادا کرکے انفکاک رہن کرالوں تو بغیر ادائے یکمشت زر رہن انفکاک شے مرہونہ عمل میں نہ آئیگا تا ادائے کل زر رہن کے منفکر کو دوسری جگہ کسی طرح انتقال کا اختیار نہ ہوگا اگر کروں تو وہ انتقال کیا ہوا میرا ناجائز ہوگا اور داخل خارج باضابطہ کرادونگا اگر داخل خارج نہ کراؤں یا کلاً و جزاً جائداد مرہونہ میرے یا میرے ورثار کے کسی فعل کے ارتکاب سے نکل جاوے تو مرتہن کو اختیار ہے کہ روپیہ اپنا یعنی زر رہن مع سود فیصدی ۱۲ روپیہ ماہانہ کے حساب سے میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے موافق ضابطہ کے وصول کرے اگر کوئی سہیم یا شریک نسبت شے مرہونہ کے دعویدار ہو تو جوابدہی اس کی بذمہ میرے ہے یہ رہن نامہ دخلی اس واسطے لکھ دیا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے۔

المرقوم ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء

العبد ——— [illegible] بقلم خود

گواہ شد ——— نقش طلب [illegible] بقلم خود

گواہ شد ——— [illegible] بقلم خود

بیع بالوفا بیع بالوفا اس کو کہتے ہیں کچھ میعاد رہن کی مقرر کرکے یہ شرط لکھیں کہ مثلاً دو برس کے اندر روپیہ ادا کرکے نہ چھڑالیوں تو شے مرہونہ یعنی گروی کی ہوئی چیز بیع ہو جاوے مثال اس کی یہ ہے۔

منکہ نجیب خاں ولد حبیب خاں قوم راجپوت سکنہ قصبہ کلانور محلہ شاہ مراد خاں ضلع رہتک کا ہوں جو کہ ایک منزل مکان خام موضع مندرجہ عنوان کہ جس میں ایک دالان مع دو حجرہ مغرب رویہ و ایک باورچیخانہ مشرق رویہ و ایک پاخانہ جنوب رویہ دروازہ آمد و رفت شمال رویہ ان چار حدود سے محدود ہے ۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
متصل مکان عبد الشکور خاں	ملحق مکان حسن خاں	ملحق مکان رضا خاں ولد میر علیخاں	شاہراہ عام

زر خرید ملکیت میری ہے بلا شرکت غیرے میرے قبضہ و دخل میں ہے اب بوجہ ضرورت خانگی بحالت صحت نفس و ثبات عقل اپنی کے بالعوض تین سو روپیہ کہ نصف جس کے ایک سو پچاس روپیہ ہوتے ہیں پاس لالہ جگن لال ولد رتن سنگھ قوم بقال سکنہ قصبہ مذکور دو برس کے واسطے رہن کیا اور گرونی رکھا اور زر رہن کل وصول پاکر مکان مرہونہ پر قابض و دخیل کر دیا اب مرتہن کو اختیار ہے جسے چاہے کرایہ کو دے اور بالعوض سود کے تا فک رہن یعنی دو برس تک کرایہ لیتا رہے اور دو برس کے اندر کل زر رہن ادا کر کے مکان اپنا نہ چھڑا لوں تو پھر وہ بیع سمجھا جائے میری ملکیت کا حق اس میں باقی نہ رہے گا اور مدت رہن تک مرمت شکست و ریخت شے مرہونہ مقر کے ذمہ ہے لہذا یہ کلمے بطریق رہن نامہ و اقرار بیع بالوفا کے لکھ دیے کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوے ۔

المرقوم یکم ستمبر ۱۸۹۱ء

العبد ــــــــ نجیب خاں ولد حبیب خاں بقلم خود

گواہ شد ــــــــ نصیب خاں ولد حبیب خاں بقلم خود

گواہ شد ــــــــ [illegible] خاں ولد [illegible] خاں بقلم خود

گواہ شد ــــــــ [illegible] خاں ولد [illegible] خاں بقلم خود

بیعنامہ :- بیعنامہ اس کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کے بیچنے والے کی طرف سے لینے والے کے نام لکھا جائے اور بیچنے والے کو بایع اور لینے والے کو مشتری اور بکی ہوئی چیز کو مبیعہ کہتے ہیں اور قیمت کو ثمن کہتے ہیں مثال اس کی یہ ہے ۔

میں کہ یار علی ولد نثار علی قوم شیخ ساکنہ موضع کلانور ضلع رہتک
کا ہوں جو کہ ایک منزل حویلی پختہ کہ اندر اس کے پچھم دیوار بد
دکھن کی طرف دالان در دالان سنگین کڑیوں سے پٹے ہوئے
اور ہر ایک دالان کی بغل میں ایک ایک کوٹھری مع ایک ایک
جوڑی چوکھٹ وکیواڑ اور اتر کی طرف ایک چھوٹا دالان اور آگے
اس کے ٹین کا سائبان اور داہنی طرف باورچیخانہ اور بائیں جانب
کونے میں پاخانہ اور درمیان میں مربع اس کے زمین ڈیڑھ سو گز
ہے اور چاروں حدود کی تفصیل یہ ہے -

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
متصل مکان سلطان خاں ولد سبحان خاں	ملحق زمین افتادہ رمضان خاں ولد حبیب خاں	ملحق مکان سلطان خاں	شاہراہ عام

جو کہ میری ملکیت موروثی اور زر خرید وتعمیر کرائی ہوئی میرے
بزرگوں کی ہے اور بلا شرکت غیرے میں اس پر قابض ہوں اب
میں نے بحالت قیام عقل ودرستی ہوش وحواس برضا ورغبت
اپنی کے حویلی مذکور بالعوض چار ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کہ
ادھے اسکے دو ہزار ہوتے ہیں عبد الغفور خاں ولد حاجی
امام علی خاں قوم راجپوت مسلمان ساکن موضع مذکور کے ہاتھ
بیچ ڈالی اور کل روپیہ اس کی قیمت کا مشتری مذکور سے لے کر
اپنے قبضے میں لایا اور آج سے حویلی دنیز اس کی زمین متعلقہ
بمثل اپنی ذات کے مشتری کو قبضہ دیدیا اب رہن وبیع کے
بارے میں مجھ کو یا میرے وارثوں کو کسی طرح کا دعویٰ نہ ہوگا
اگر کوئی شریک یا حصہ دار پیدا ہو کے حویلی مبیعہ پر کچھ اپنا دعویٰ
کرے تو اس کی جوابدہی بائع کے ذمہ ہے وہ بصورت نکل جانے
جزو وکل حویلی مسطور کے مشتری مذکور کو یہ اختیار ہے کہ زر ثمن

العبد — یار علی خاں ولد نثار علی خاں قوم شیخ ساکن موضع کلانور — دستخط بقلم خود
گواہ شد — محمد عثمان خاں ولد مراد خاں ساکن موضع مذکور — دستخط بقلم خود
گواہ شد — یعقوب خاں ولد محمود خاں ساکن موضع مذکور — دستخط بقلم خود
گواہ شد — ابراہیم خاں ولد اشرف خاں ساکن موضع مذکور — دستخط بقلم خود

اپنا بحساب سو فیصدی عہ ماہواری منمقر کی دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے حسب ضابطہ
وصول کرے یہ بیعنامہ بگواہی گواہان حاشیہ اس واسطے لکھ دیا کہ سند ہو اور ایک
قطعہ دستاویز بزرگوں کے وقت کی میرے پاس تھی وہ میں نے مشتری کو دیدی فقط
المرقوم ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۱ع

بیع نامہ موضع

تاڑ خاں ولد جھاڑ خاں پوتا پہاڑ خاں زمیندار و نمبردار موضع دھاڑ بقلم خود
العبد
گواہ شد
گواہ شد
گواہ شد

مینکہ تاڑ خاں بیٹا جھاڑ خاں پوتا پہاڑ خاں قوم پٹھان ساکن و
زمیندار موضع دھاڑ پرگنہ راڑ ضلع بھاڑ کا ہوں جو کہ یہ منمقر روبست
بست لبسوہ موضع مندرجہ عنوان کا بلا شرکت غیرے وراثتاً مالک
و نمبردار و نیز قابض و دخیل ہے وہ موضع مذکورہ بالا بار کفالت
وغیرہ سے ہر طرح مبرا ہے اب بحالت صحت نفس و ثبات عقل
و برضا و رغبت اپنی کے بلا اجبار و اکراہ موضع مسطورہ بالا کو مع
جملہ حقوق داخلی و خارجی و آراضی زرعی و غیر زرعی جنجر و بنجر و شور
و کلر و چراگاہ و آبادی و غیر آبادی و بینڈ و سرپوکھا و معہ نج و ڈھاکہ
و چاہ ہائے پختہ و خام و جھیل و تالاب و باغات و اشجار مثمرہ و غیر مثمرہ
خودرو و کھائی ہر قسم متعلقہ زمینداری و پرستش گاہ و رقومات
سوادپور یہ جوت و کھاد و کوڑہ و دیگر حقوق ما یتعلق بہا محمد پہلوان خاں
ولد مراد خاں قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور ضلع رہتک کے ہاتھ
بالعوض مبلغ چوبیس ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کہ نصف اُسکے
بارہ ہزار روپیہ ہوتے ہیں بیع کیا اور بیچا اور زر ثمن تمام و کمال
یکمشت مشتری سے وصول پاکر حقیت مذکور پر قبضہ و دخل جس
حیثیت سے مجھ بائع کا ہے مشتری موصوف کو دیدیا اور مثل اپنے
مالک کردیا اب نہ مجھ مقر و وارثان مجھ مقر کو حقیت بیعہ اور

اس کے زرثمن میں کچھ دعوی اور نہ مشتری کو کچھ تنازعہ اقرار کرتا ہوں کہ بالفرض والتقدیر
کوئی سہیم وشریک پیدا ہو کر اپنے حق یا اور طرح کا دعوی کرے تو اس کی جواب دہی مجھ
بائع کے ذمہ ہے اس کے اخراجات وصرف سے مشتری کو کچھ سروکار نہیں میرے یا
میرے کسی قائم مقام کے کسی فعل کے ارتکاب سے کلاً یا جزاً جائداد مبیعہ نکل جائے یا
میں داخل خارج نہ کراؤں تو مشتری مذکور کو اختیار ہوگا کہ زرثمن اپنا مع سود فی صدی عہ
ماہوار کے حساب سے میری ذات و نیز جائداد منقولہ وغیر منقولہ سے حسب ضابطہ وصول
کر لے منقر کو کسی طرح کا عذر نہ ہوگا یہ جمیع مراتب اقرار کر کے یہ بیعنامہ لکھ دیا کہ سند ہو
اور وقت ضرورت کام آوے۔

المرقوم ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء

ہبہ نامہ:۔ اس کو کہتے ہیں کہ جب یا کسی طرف سے کسی چیز کو بخشش دینے کا حال لکھا جائے اس کی
مثال یہ ہے۔

منکہ عنایت علیخاں ولد محمد گلاب خاں ساکن قصبہ کلانور ضلع رہتک
محلہ جین خاں کا ہوں جو کہ مسمی کبیر کو منقر نے پرورش کیا تھا اس نے
تمام عمر سچے دل اور خیر خواہی و اطاعت گذاری سے ہر طرح پر مجھ کو
خوش رکھا عرصہ تین برس کا ہوا کہ وہ فوت ہو گیا اس کا بیٹا مسمی کلوا
کما ینبغی میری خدمت کرتا ہے اب بخیال اس امر کے کہ اس کا
باپ دست پروردہ خادم صمیم میرا تھا اور نامبردہ بھی قدم بہ قدم
اپنے باپ کے ہے لہذا برضا ورغبت و بحالت صحت نفس
وقیام عقل کے اقرار کرتا ہوں اور لکھے دیتا ہوں کہ منجملہ
جائداد منقولہ وغیر منقولہ مفصلہ ذیل اس کو ہبہ کر دی اور بخش دی
اس کی ملکیت سے دست بردار ہو کر آج سے جائداد موہوبہ پر قبضہ
اس کا مالکانہ کرا دیا اور مثل اپنی ذات کے اختیار دے دیا
آیندہ مجھ کو اپنی زندگی میں اور میرے ورثا کو میری وفات کے
بعد اس جائداد کی نسبت کچھ دعوی و تعلق نہ ہوگا۔

العبد ——— عنایت علیخاں بقلم خود

گواہ شد ——— محبوب خاں ولد محبوب خاں بقلم خود

گواہ شد ——— محمد عصمت خاں ولد عصمت خاں بقلم خود

تفصیل جائداد موہوبہ

منقول	غیر منقول
چارپائی چار عدد۔ برتن تانبہ ۶ عدد وزن ۱۰ سیر قیمتی صہ	ایک مکان خام موضع عنایت آباد اراضی مزروعہ موازی ۱۲ بیگہ واقع موضع عنایت آباد قیمتی الــــ
	قیمتی عنعہ

وصیت نامہ :۔ وصیت نامہ اس کو کہتے ہیں کہ جو کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے وارث یا دوسرے کو لکھدے کہ میرے مرنے کے بعد یہ کام اس طرح پر کیا جاوے اور مال یوں دیا جاوے۔ مثال اس کی یہ ہے۔

مینکہ محمد عنایت علی خاں ولد گلاب خاں قوم راجپوت مسلمان سکنہ کلانور محلہ جین خاں ضلع رہتک کا ہوں چونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ حیات مستعار محض بے اعتبار ہے وقت مقرر پر جان دینے میں ہر ایک لاچار ہے اس میں کسی کا کیا اختیار ہے پس جو شخص عاقل و دانا ہے وہ بہ مقتضائے دوربینی و عاقبت اندیشی کی پختگی ان مطالب کی کہ جس کا سرانجام پذیر ہونا بعد وفات کے دنیا و آخرت کی مصلحتوں کے لیے ضروری ہے بذریعہ تحریر کر دیتا ہے اور جو انسان نادان بلا پختہ کیے ہوئے انتظام ضروری کے مرجاتا ہے اکثر اس کے انتقال کے بعد ایسے قبائح و برائیاں پھیلتی ہیں اور وہ بدانتظامیاں قدم جاتی ہیں کہ معاذ اللہ اس لیے یہ راقم اپنی حیات میں کہ اس وقت اپنی زبان و قلم پر اختیار رکھتا ہے بہ قیام ہوش و حواس و برضا و رغبت یہ وصیت کرتا ہے کہ درو بست لبست بسوہ موضع عنایت آباد پرگنہ گلاب گڑھ ضلع سکندرآباد بلا شرکت غیر مملوکہ و مقبوضہ میرا ہے وہ ہر طرح کے بار کفالت سے مبرا ہے سو بعد وفات منمقر لطف علیخاں و الطاف علیخاں پسران مزاج النساء و نیاز النساء و ممتاز النساء دختران و مسماتان وزیر النساء و سعید النساء زوجگان منمقر موضع مذکور و نیز جائداد منقولہ و غیر منقولہ متروکہ میری بموجب

العبد ــــــــ محمد عنایت علیخاں کلانوری بقلم خود
گواہ شد ــــــــ
گواہ شد ــــــــ

حصص شرعی باہم مالک و قابض ہو کر خواہ تقسیم کرادیں یا بالاجمال اس کی آمدنی سے متمتع ہوں منجملہ محاصل موضع مسبوق الذکر کے مبلغ دوسو روپیہ ہر سال حسب تفصیل مندرجہ فرد منسلکہ وصیت نامہ ہذا کے اخراجات ضروری مسجد واقع قصبہ کلانور محلہ جبین خان و خانقاہ حضرت جان محمد صاحب قدس سرہ واقع قصبہ مندرجہ عنوان میں صرف کریں اگر اس بات میں میرے ورثا کی جانب سے کچھ اغماض و انحراف ہو تو اہل محلہ و بصورت اختلاف اہل محلہ حاکم وقت کو اختیار ہے کہ ہر سال محاصل مذکور میں سے مبلغ دوسو روپے حسب ضابطہ میرے ورثا و نیز اُن کے قائم مقامان سے وصول کرکے موافق فرد مسطورہ بالا معرفت نمبرداران قصبہ مسطور یا دیگر اشخاص معتبرین کے مسجد و خانقاہ میں صرف کرادے اور میرے ورثا و نیز اُن کی آل و اولاد کو موضع مذکور کے جز و کل حصہ کے رہن یا بیع یا مستغرق وغیرہ کرنے کا کسی حالت میں اختیار نہ ہوگا موضع مذکور اُن کے قرضہ سے ہر طرح محفوظ رہے گا۔ یہ وصیت نامہ اپنی زندگی و صحت جسمی میں اس واسطے لکھ کر حسب ضابطہ رجسٹری کرادیا کہ سند ہو اور بوقت ضرورت کے کام آوے۔ المرقوم ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

العبد محمد یعقوب خاں ولد محمد نور خاں رسالدار میجر سکنہ ... بقلم خود

اقرار نامہ: اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص قول و قرار کرکے کاغذ لکھ دے۔ مثال اس کی یہ ہے۔

ینکہ سیتارام بیٹا دیارام موچی سکنہ قصبہ کلانور ضلع رہتک کا ہوں جو کہ منظر بیس روپیہ واسطے بنانے چار کاٹھی مع کل ساز متعلقہ کے احمد علی خاں صاحب رسالدار ولد گلاب خاں صاحب زمیندار سکنہ قصبہ مذکور سے بطور پیشگی نقد لیکر اقرار کرتا ہے کہ دو مہینہ کے اندر چاروں کاٹھی مع کل سامان تیار کرکے پندرہ روپیہ فی کاٹھی کے حساب سے اُن سے لیگا اگر وعدہ مسطور پر شے مذکور

العبد سیتارام موچی بقلم خود

بنا کر دوں تو مبلغان مذکور دو روپیہ سود فیصدی کے حساب سے
بلا عذر ادا کر دوں گا اگر مع کل سامان متعلقہ کے تیار کر کے دفعدار
موصوف کو دیدوں گا تو باقی قیمت فی کاٹھی مع کل سامان پندرہ روپیہ
کے حساب سے اُن سے لے لوں گا یہ اقرار نامہ بہ شہادت گواہان
اس واسطے لکھ دیا کہ سند ہو اور حاجت کے وقت کام آوے۔

المرقوم ۱۱ دسمبر ۱۸۹۱ء

العبد ــــــــ گواہ شد ــــــــ
[illegible] دفعدار — نشان انگوٹھا
[illegible] دفعدار — نشان انگوٹھا

تملیک نامہ:۔ اس کو کہتے ہیں کہ جو کوئی اپنی ملکیت کی چیز کسی کو دے کر اُس کو مالک کر دے مثال اس کی یہ ہے:۔

ینکہ امیر خاں پسر نذیر خاں ساکن موضع کھیڑی ضلع رہتک کا ہوں
جو کہ ایک قطعہ مکان واقع موضع مندرجہ عنوان کہ جس میں ایک دالان
مغرب رویہ مع دو حجرہ شرق رویہ ایک پاخانہ جنوب رویہ دروازہ
آمد و رفت ان حدود سے محدود ہے۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
پاخانہ	مکان منیر خان	شاہراہ عام	ملحق زمین افتادہ

زر خرید و بنوایا ہوا مملوکہ و مقبوضہ اپنا مع زمین زیر آمد بحالت صحت
نفس و درستی حواس خمسہ بہ رضا و رغبت اپنی کے مسمی کبیر خاں ولد
دلگیر خاں ہمشیرہ زادہ حقیقی اپنے کو آج سے دے کر ہر طرح مالک
اور مختار و قابض کر دیا اقرار کرتا ہوں کہ اب مجھ کو یا کسی میرے
وارث کو مکان مذکورہ سے کچھ دعویٰ و تعلق نہ رہا یہ تملیک نامہ
اسواسطے لکھدیا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوے۔

المرقوم ۶ دسمبر ۱۸۹۱ء

العبد ــــــــ گواہ شد ــــــــ گواہ شد ــــــــ گواہ شد ــــــــ
امیر خاں ولد نذیر خاں — نشان انگوٹھا
[illegible] — نشان انگوٹھا
[illegible] — نشان انگوٹھا
[illegible] — نشان انگوٹھا

نکاح نامہ:۔ اس کو کہتے ہیں کہ جس میں صورت نکاح اور تعیین مہر کا حال لکھا جاوے اسی کو کابین نامہ بھی
کہتے ہیں اور مخفی نہ رہے کہ بموجب سرکلر نمبری ۲ مورخہ ۹ فروری ۱۸۸۸ء باجلاس کونسل رسوم اسٹامپ و نیز رجسٹری

سے کابین نامہ نافذ ہوکر تمام برٹش انڈیا میں زمانہ آیندہ وگذشتہ کے لیے ممات ہوگیا ہے مثال کابین نامہ کی یہ ہے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خداوند ونعت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میں شیخ علی حسین ولد شیخ علی حسن اپنی رضا ورغبت وثبات عقل وموافق شرع شریف بہ وکالت سید محبت علی ولد سید شفقت علی کہ اُن کی وکالت پر محمد پہلوان خاں ولد مروان خاں وعبد الغفور خاں ولد حاجی محمد علیخاں زمینداران موضع کالوپور نے قاضی شرع کے روبرو گواہی دی اور مساۃ نوجہاں دختر شیخ فدا حسین کو با قبال مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کہ نصف اُسکے ڈھائی ہزار روپیہ اپنے عقد میں لایا یہ نکاح شرعی شہرت واعلان کے ساتھ واقع ہوا اور ایجاب وقبول حاضرین مجلس اہل اسلام وکافہ انام کے روبرو تمام ہوا یہ ناکح منکوحہ مذکور کو کمال دلجوئی وزوجیت کی حق ادائی کے ساتھ اپنے پاس رکھکر نان ونفقہ وضروری خرچ اپنے ذمہ سمجھے گا - یہ وثیقہ مہرنامہ حضار محفل کی گواہیوں سے اس واسطے مرتب کرادیا کہ سند مضبوط ہوکر حاجت کے وقت کام آوے -

المرقوم یکم مارچ مطابق غرہ شعبان ۱۳۰۹ھ

العبد

گواہ شد

گواہ شد

گواہ شد

گواہ شد

ایضاً

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار صحیح وشرعی کرتا ہوں میں مولوی امانت علی ولد سید دیانت علی قوم سید ساکن قصبہ خورجہ ضلع بلند شہر باپ اور ولی حقیقی وقدرتی محمد ریاض الحسن اپنے پسر کا اوپر اس بات کے کہ بتاریخ امروز نکاح صحیح وشرعی محمد ریاض الحسن مذکور میرے پسر نابالغ کا بہ ولایت میرے ساتھ مساۃ امراؤ بانو دختر سید امداد حسین ساکن موضع دلی پور ضلع بلند شہر کے

العبد

پتعین مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت کہ نصف جسکے
دو ہزار پانچ سو روپیہ ہوتے ہیں مہر موجل بوکالت شیخ فدا حسین صاحب
ساکن موضع رسول پور کے کہ اُن کی وکالت پر سید نثار محمد صاحب
و سید عابد حسین صاحب ساکنان موضع ولی پور نے گواہی دی
ہے منعقد ہوا ہے۔ چنانچہ ہر واحد نے حاضرین مجلس سے
ایجاب و قبول متعاقدین کا سنا دیا ہم مبارک باد دی۔ نکاحًا
صَحِیحًا شَرْعِیًّا جَائِزًا نَافِذًا عَلَی الطَّرِیقَۃِ الشُّہْرَۃِ وَالْإِعْلَانِ لَا عَلٰی سَبِیلِ
الْخُفْیَۃِ وَالْکِتْمَانِ ط لہذا یہ چند کلمے بہ طریق کابین نامہ کے لکھ دیے
کہ سند ہو اور وقت حاجت کے کام آوے۔

المرقوم ۱۱ شعبان سنہ ۱۲۰۹ھ

گواہ شد ... گواہ شد ...
قاضی عبد الرزاق ... بقلم خود
حافظ احمد اللہ ساکن ... بقلم خود

طلاق نامہ

موجب تحریر اس مقال اور باعث تفصیل اس اجمال کا یہ ہے
کہ مسماۃ فلاں عرصہ بیس برس سے موافق شرع شریف میرے
عقد میں تھی آج بحالت ہوش و حواس و ثبات عقل میں نے
اس کو طلاق دی اور اس کے حق میں لفظ طلقتک کہا جس قدر
مہر شرعی تھا بمقابلہ اشخاص مندرجہ حاشیہ حوالہ مسماۃ مذکورہ
کر دیا۔ اب بعد انقضائے ایام عدت مسماۃ مذکور جس سے
چاہے نکاح کرے مجھ کو مزاحمت نہیں۔

المرقوم ۔ ماہ فروری سنہ ۱۹۱۹ء

العبد ... گواہ شد ... گواہ شد
فخر الدین بقلم خود ... بقلم خود ... حبیب فلاں بقلم خود

محضر نامہ:- محضر نامہ اسکو کہتے ہیں جو کسی حال کے ثابت کرنے کے لیے کاغذ لکھ کر واقف کاروں کی مہر اور گواہیاں لکھا لیتے ہیں اور اس کو صورت حال کہتے ہیں۔ مثال اسکی یہ ہے۔

چونکہ خداوند مطلق حاکم برحق کے نزدیک امر حق کا چھپانا اور

اسکی شہادت و گواہی سے آپ کو بچانا گناہ ہے اس واسطے فقیر چھوٹے شاہ ولد بونٹے شاہ اپنے حق میں گواہی کرتا ہے اور سب صاحب باشندے قصبہ کلانور کی شہادت اس بات پر چاہتا ہے کہ موازی بیس بیگہ پختہ اراضی نمبر امعافی واقع سواد قصبہ مذکور متصل تکیہ پانہ خرد شروع جلوس عالمگیری سے میرے جدامجد کے نام جاری و بحال ہے منجملہ اسکے تین بیگہ زمین مسمی کھوٹے شاہ پسر سونٹے شاہ نے از راہ بددیانتی اپنی زمین میں شامل کرلی ہے اور پارسال بوجہ جلنے میرے مکان کے اثاث البیت کے ساتھ سند عطیہ اراضی مذکور جل گئی جو کوئی اس حقیقت سے آگاہی رکھتا ہو تو سراس کاغذ پر مہر اور اپنی گواہی کردے اور اگر خود لکھنا نہ جانے تو دوسرے سے اپنی گواہی لکھادے۔

المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء

امیر فلاں نمبردار — گواہ شد
پیر بخش فلاں نمبردار — گواہ شد
قاسم علی خاں نمبردار — گواہ شد
دیانت علی پٹواری بقلم خود — گواہ شد
گواہ شد محفوظ علی نمبردار بقلم خود

ضامنی } تین طرح کی ہے۔ حاضر ضامنی۔ مال ضامنی۔ فعل ضامنی جسمیں یہ اقرار ہو کہ فلاں شخص کو حاضر کرونگا۔ اس کو حاضر ضامنی کہتے ہیں۔ اور جس میں یہ اقرار ہو کہ اگر فلاں شخص نے اس قدر روپیہ اس عرصہ میں داخل نہ کیا تو بالعوض اسکے میں داخل کروں گا وہ مال ضامنی کہلاتی ہے۔ اور جس میں یہ شرط تحریر ہو کہ اب شخص سے فلاں بدفعلی وقوع میں نہ آویگی اگر آوے تو اس کا میں ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ جو سزا سرکار چاہے متعقر کو کرے اس کو فعل ضامنی کہتے ہیں۔ منجملہ ان تین ضامنی کے بطور مثال حاضر ضامنی لکھتا ہوں۔

میں فلاں بیٹا فلاں ساکن موضع فلاں کا ہوں جو کہ مسمی فلاں بمقدمہ فوجداری حسب دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند ماخوذ ہوا ہے اس سے حاضر ضامنی طلب ہے سو میں بذریعہ تحریر ہذا اس کا ضامن ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ جب نامبردہ کی عدالت میں طلبی ہوگی حاضر کردونگا

فلاں بقلم خود — گواہ شد
فلاں بقلم خود — گواہ شد

اور بصورت نہ حاضر کرنے کے اسکے ذمہ کی جوابدہی منمقر کے
ذمہ ہے۔

المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۰ء

مختار نامہ عام

مینکہ اشرف النساء بیوہ ڈپٹی علی بخش خاں صاحب مرحوم زمیندار
موضع گوروہ و جویا وغیرہ پرگنہ اہار ضلع بلند شہر کی ہوں جو کہ منمقرہ
پردہ نشین ہے اور اکثر مقدمات میری جانب سے نام اوروں کے
اور اوروں کی جانب سے بنام میرے عدالتہائے دیوانی و فوجداری
وکلکٹری وغیرہ میں دائر رہتے ہیں اور ہوں گے اور میں بسبب پردہ نشینی
کے بذات خود پیروی عدالت کی نہیں کرسکتی لہذا میں نے اپنی جانب سے
محمد عنایت علی اپنے بھتیجے و داماد کو کہ جس پر اعتماد کلی ہے بہ تحریر اس
مختار نامہ عام کے مختار عام و قائم مقام ذات خود مقرر کیا۔ اقرار ہے
کہ مختار مذکور جملہ مقدمات میں منمقرہ کی طرف سے فریق ہوکر بحضور جملہ
حکامان مال و فوجداری و دیوانی و عدالت العالیہ ہائی کورٹ و صاحبان
صدر بورڈ بہادر و محکمہ جات ڈاکخانہ و افیون و تھانہ و چنگی و آبکاری و
نمک و نہر و ریل و بندوبست و محکمہ عالیہ گورنر جنرل بہادر حاضر ہوکر
ہر قسم کے جملہ مقدمات میں جو کچھ پیروی کرے اور جس طرح کی کارروائی
عمل میں لاوے یا کوئی مختار یا وکیل یا بیرسٹر مقرر کرے وہ جس قدر
محنتانہ ان کو دیوے یا کوئی دعویٰ یا جوابدہی یا کسی طرح کی دستاویز
پیش کرے یا میرے العبد اور دستخط بقلم خود کرے یا بمقابلہ کسی مدعی
یا مدعا علیہ کے سوال و جواب کرے خواہ اجرائے ڈگری کراوے
بار رد ڈگری و نیز ہر قسم کا زر یافتنی میرے العبد و دستخط سے معرفت کسی مختار

العبد اشرف النساء بیوہ ڈپٹی علی بخش خاں مرحوم زمیندار موضع گوروہ وغیرہ بقلم خود گواہ شد محمد عنایت علی بقلم خود

گواہ شد

وکیل یا بیرسٹر یا بطور خود کسی محکمہ سے وصول کرے یا میری جانب سے کسی طرح کا روپیہ داخل کرے یا کسی محکمہ میں پنچایت یا نالش یا تصفیہ باہم کرے یا اقبال دیوے یا ثالثی قبول کرے یا اقرارنامہ کسی قسم کا تحریر کرے یا کوئی دستاویز لکھے یا رجسٹری کراوے یا کسی قسم کا روپیہ کاشتکاران خواہ کسی اور سے وصول کرے اور اپنی رسید لکھ دے اور تحصیل و تشخیص کرے یا میری جائداد تقسیم کراوے یا قرعہ برادری کرے یا نیلام خریدے یا ٹھیکہ دیوے یا لیوے یا رہن کرے یا نیلام خرید یا بذریعہ تحریر اپنی دنیا کرے یا شرکت نامہ کسی قسم کا لکھے یا عدالت وغیرہ میں کسی کی ضمانت کرے یا اپنی طرف سے میری جائداد پر کارندہ مقرر کرے یا اطلاعنامہ دفعہ ۳۶ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء اپنے نام سے جاری کرے یا اطلاع نامہ دفعہ ۳۶ ایکٹ مذکور کرے یا کوئی جائداد وغیرہ میرے واسطے خریدے یا کوئی جائداد میری رہن یا بیع کرے یا کسی کے نام ہبہ کرے یا جس قدر روپیہ کسی مہاجن وغیرہ سے بذریعہ تمسک ورقعہ لیوے اور اس تمسک میں میری جائداد مستغرق کرے یا داد و ستد کسی سے کرے یا کھیتی کراوے یا کسی کو پٹہ قبولیت وسرخط لکھے یا گاؤں میں آباد کرے یا کنواں بنائے یا باغ لگانے کی اجازت دے غرضکہ جملہ اختیارات مالکانہ جو منمقر کو حاصل ہیں وہ مختار مذکور کا عمل کردہ ذات خاص اپنی کے قبول و منظور رہے اور رہوگا لہذا یہ مختارنامہ عام لکھ دیا کہ سند ہو اور وقت حاجت کے کام آوے۔

المرقوم ۱۲۔ مارچ ۱۸۹۲ء

وکالت نامہ:۔ وکالت نامہ اس کو کہتے ہیں کہ جو کوئی اپنے مقدمہ کی خبرگیری و پیروی سوال جواب و دستاویز پیش کرنے کے واسطے کسی وکیل کو مقرر کرے اور وکالت نامہ لکھ دے اگر بجائے لفظ

وکیل کے مختار لکھ دے تو مختار نامہ ہو جاتا ہے۔ مثال وکالت نامہ کی یہ ہے۔

یںنکہ رحیم اللہ خاں ولد کریم اللہ خاں قوم پٹھان ساکن موضع گروره پرگنہ اہار ضلع بلند شہر کا ہوں جو کہ منمقر نے دعوے پانچ سو روپیہ کا عدالت منصفی بلند شہر میں بنام علیم اللہ خاں وعظیم اللہ خاں ساکن موضع مذکور کے دائر کیا ہے لہذا اپنی جانب سے عبد الرحیم خاں وکیل عدالت دیوانی کو وکیل مقرر کرتا ہوں کہ وکیل موصوف جو اس مقدمہ میں پیروی و سوال وجواب کریں یا کوئی ثبوت کاغذی داخل کریں یا واپس لیں وہ سب ساختہ و پرداختہ وکیل موصوف کا مثل کردہ ذات خاص مجھ کو قبول و منظور رہے لہذا یہ وکالت نامہ لکھ دیا کہ سند ہو۔ المرقوم ۱۲ مارچ ۱۸۹۲ء	العبد — رحیم اللہ خاں ولد کریم اللہ خاں بقلم خود گواہ شد — بقلم خود گواہ شد — احمد اللہ خاں بقلم خود

امانت نامہ :۔ اس کو کہتے ہیں کہ جو کوئی کسی کی امانت رکھ کر دستاویز لکھ دے۔

مثال اسکی یہ ہے۔

یںنکہ حافظ کریم الدین بیٹا حافظ نجم الدین قوم شیخ ساکن قصبہ کلانور ضلع رہتک کا ہوں جو کہ مولوی قطب الدین صاحب خلف مولوی رفیع الدین صاحب ساکن قصبہ مندرجہ عنوان نے ایک ہزار روپئے کلدار کہ آدھے اُس کے پانچ صد روپیہ ہوتے ہیں میری و نیز اصحاب مندرجہ حاشیہ کے سامنے گنکر اور ایک کیسہ میں رکھ کر سر بمہر کر کے منمقر کے پاس امانت رکھے ہیں جس وقت چاہیں مجھ سے لیں مجھ کو دینے میں کچھ عذر نہ ہوگا اگر وہ مرجائیں تو اُن کے بیٹے فیض الدین کو دیدیے جاویں گے اگر منمقر مرجاوے تو میرا بیٹا شرف الدین امانت مذکور عند الطلب مولوی صاحب موصوف کو دے دیگا یہ امانت نامہ	العبد — حافظ کریم الدین بقلم خود گواہ شد — مولوی محمد ... بقلم خود گواہ شد — حاجی ... بقلم خود

اس واسطے لکھا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے۔

المرقوم ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع

سرخط: - دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ جو کوئی کسی کا مکان کرایہ پر لے کر دستاویز لکھ دے اور اس کو کرایہ نامہ کہتے ہیں اور دوسرا یہ کہ ادنی لوگوں کو نوکر رکھ کر ان کی نوکری کا کاغذ لکھے سرخط مکان کا یہ ہے۔

مینکہ حسن علی خاں تحصیلدار سابق تحصیل انوپ شہر ضلع بلند شہر کا ہوں جو کہ میں نے ایک حویلی پختہ مملوکہ و مقبوضہ شیخ تراب علی صاحب سررشتہ دار کچہری میرٹھی پانچ روپیہ ماہوار پر اپنی سکونت کے لیے شیخ صاحب موصوف سے کرایہ کو لی ہے اقرار کرتا ہوں کہ کرایہ مسطورہ بلا عذر ماہ بماہ بخط رسید مالک مذکور کو دیتا رہوں گا و مرمت و شکست و ریخت و چوکی داری بذمہ مالک مکان ہے جس وقت مالک مکان کو اپنا مکان خالی کرانا منظور ہو تو ایک ماہ پیشتر مجھے اطلاع دے کہ اس مدت کے اندر خالی کر دوں گا اگر کرایہ ماہ بماہ نہ دوں تو مالک مکان جب چاہے اپنا مکان مجھ سے خالی کرائے و کرایہ یافتنی اپنا حسب ضابطہ وصول کرے۔

المرقوم تاریخ و ماہ و سنہ فلاں

العبد — گواہ شد — گواہ شد

پٹہ: - اس کو کہتے ہیں کہ زمیندار کاشتکار کو بغرض کاشت اراضی شرطوں کے ساتھ پٹہ لکھ دے اور بذریعہ تحریر کاشتکار اسے منظور کرے اسی کو قبولیت نامہ بھی کہتے ہیں مثال اسکی یہ ہے۔

منجانب ظفر علیخاں نمبردار ظفرآباد بنام موا ابی پسر بلاہی قوم چوہان سکنہ موضع مذکور قول و قرار یہ ہے کہ موازی ۵ بیگہ اراضی پختہ مزروعہ نمبر ۶۶ مندرجہ خسرہ واقع موضع مذکور حسب درخواست نامبردہ بحساب پرتہ فی بیگہ عہ کر جملہ پچاس روپیہ جمع سالتمام ہوئے شروع سال سنہ ۱۲۹۹ف سے لغایت سنہ ۱۳۰۳ف تک بغرض کاشت باتحد قبولیت نامبردہ کو اس اقرار سے دی گئی کہ بلا عذر و حیلہ

العبد — گواہ شد

آفات ارضی و سماوی نصف روپیہ فصل خریف و نصف فصل ربیع
میں، چوہان مذکور مجھ ممبردار کو ادا کرتا رہے اگر نہ ادا کرے تو
مجھ کو اختیار ہے کہ حسب ضابطہ اسکی نالش کر کے اشیاء منقولہ و
غیر منقولہ سے روپیہ اپنا وصول کروں اور اُس وقت مجھ کو
بھی اختیار ہے کہ اس کو بیدخل کرا دوں یہ پٹہ اس واسطے
لکھدیا کہ سند ہو۔ المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء

العبد — [illegible] بقلم خود

تقسیم نامہ

ہمکہ نور محمد خاں و فیض طلب خان پسران اشرف علی خاں قوم
راجپوت مسلمان زمینداران موضع خیال پور پرگنہ کمال پور
ضلع اقبال پور کے ہیں جو کہ بست بسوہ موضع و باغات و مکانات
وغیرہ جو اس موضع میں واقع ہیں بلا شرکت غیرے ملکیت ہم
دونوں بھائی کی ہیں اب ہم نے بخیال خرخشہ و نزاع آیندہ کے
بحالت صحت نفس و ثبات عقل مصلحت وقت دیکھ کر برضامندی
خود ہا بموجب جمعبندی و خسرہ بندوبست موضع مذکور کے
دو محال کرتے ہیں و نیز جملہ اشیاء منقولہ و غیر منقولہ بعد مساوی کرنے
اس کی مالیت کے بحصہ مساوی ہم دونوں پر حسب تفصیل مندرجہ
فرد منسلکہ کے تقسیم ہوئی اور اپنے اپنے حصوں پر قبضہ
کر لیا سال آیندہ سے یعنی ۱۸۹۹ء سے مالگذاری سرکاری
جدا جدا ادا کریں گے اور ایک ایک فرد اس تقسیم نامہ کی
جن کی ان میں صراحت حصص مساوی مالیت کُل جائداد
منقولہ و غیر منقولہ درج ہے ہم مقران کے پاس رہے گی مطابق
اس تقسیم کے محکمہ کلکٹری میں درخواست دے کر کھیوٹ جُداگانہ

العبد — نور محمد خاں و فیض محمد خاں پسران اشرف علی خاں بقلم خود

گواہ شد — محمد عثمان ولد [illegible] بقلم خود

دونوں محال کی مرتب کراکے جمعبندی علیحدہ علیحدہ کرادی جائیں گی اب آیندہ کو ہم منقران میں سے کسی کو یا ہمارے وارثوں کو خلاف شرائط مندرجہ اس تقسیم نامہ کے اختیار تعرض ہمگز نہ ہوگا یہ تقسیم نامہ بشہادت گواہان حاشیہ اس واسطے مرتب ہوا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوے۔ المرقوم ۱۴ مارچ ۱۲۹۳ء

گواہ شد

اقرار نامہ ثالثی

العبد

مینکہ وزیر علی ولد امیر علی مدعی و عبد الصمد خلف عبد الاحد مدعا علیہ ساکنان شہر لکھنؤ محلہ اشرف آباد تھانہ چوک چوکی یحییٰ گنج کے ہیں جو کہ درمیان ہم مقران کے بابت جائداد متروکہ شیخ غلام علی مرحوم کے نزاع و مناقشہ ہے لہذا بہ فہمائش بعض عزیزان و دوستان روساء شہر بحالت صحت ذات و ثبات عقل بلا جبر و اکراہ بدرستی ہوش و حواس و رضامندی اقرار کرتے ہیں اور لکھے دیتے ہیں کہ مقران نے واسطے فیصلہ تقسیم جائداد متروکہ مذکورہ بالا کے شیخ جواد علی و خدابخش و مولوی عبد الکریم صاحبان ساکنان شہر مذکورہ کو پنچ صاحبان مقرر کیا اور یہ اقرار نامہ ثالثی تحریر کردیا کہ جو کچھ جملہ پنچ صاحبان مقدمہ مذکور الصدر کا فیصلہ کریں گے وہ ہر صورت ہر حالت میں بلا کسی عذر و حیلہ کے ہم کو قبول و منظور ہوگا اور اس اقرار نامہ سے ہم فریقین کسی قسم کا انحراف نہ کریں گے اور اگر ہم میں سے کوئی فریق کسی قسم کا عذر و حیلہ کرے وہ قابل سماعت کسی عدالت کے نہ ہوگا لہذا یہ چند سطر بطریق مروجہ لکھ کر اقرار نامہ ہذا حوالہ پنچ صاحبان موصوفین بالا کردیا کہ سند ہو اور بوقت ضرورت کے کام آوے۔

گواہ شد

گواہ شد

گواہ شد

راضی نامہ

بعدالت منصفی لکھنؤ

مقدمہ نمبر ۱۲۴/۱۵ ابتدائی

حشمت اللہ خاں ولد عظمت اللہ خاں قوم پٹھان ساکن یحییٰ گنج لکھنؤ — مدعی

بنام

عبداللہ ولد رستم علی قوم شیخ ساکن بھدیواں لکھنؤ — مدعاعلیہ

غریب پرور سلامت

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعی کی طرف سے دوسو روپیہ کا دعویٰ تھا اور بعدالت نے واسطے حاضری مدعی و مدعاعلیہ و گواہان تاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۹۴ء مقرر کی تھی مدعاعلیہ نے مجھ مدعی کو روپیہ مندعویہ ادا کردیا ہے اور میں نے خرچ عدالت سے دست برداری کرلی لہٰذا گذارش ہے کہ دعویٰ ہذا خارج فرماکر داخل دفتر کیا جائے۔

خاتمۃ الطبع

الحمدللہ رب العالمین کہ دوشنبہ کے روز تاریخ چودہ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۹ھ کو یہ رقعات عنایت علی بعد نظر ثانی درست ہوکر زمانہ میں یادگار مجھ محمد عنایت علی کی ہوئی

من نوشتم صرف کردم روزگار — من نمانم این بماند یادگار

عبدالحلیم نیجر بکڈپو سنہ ۱۹۶۷ء